

کتاب خانہ مہتاب علی
۱۰۸۰۵۸

از آقا ولیام اللہ علیہ السلام
وہو علیہ السلام

کتاب مستطاب المسمی

خاتمہ

تالیف سال ۱۰۷۷ھ ہجری
از تصانیف حضرت سلطان العرفاء الکاملین امام الاولیاء الواصلین سید سادات
صدر الدین ابوالفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو راز خواجہ سیدہ نواز جشتی

قدس سرہ العزیز

(ببین تصحیح)

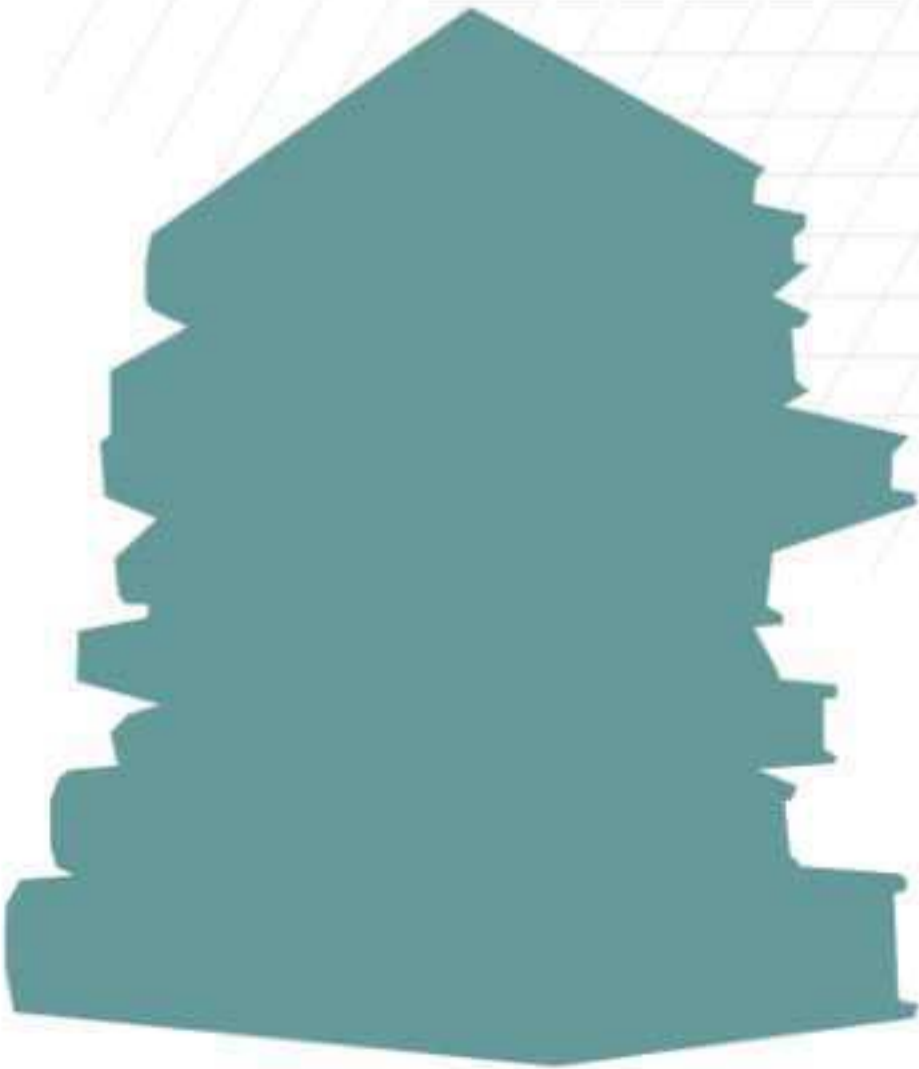
حافظ مولوی سید عطا حسین صاحب ام۔ اے۔ سی۔ ای

ناظم تعمیرات و طبعیاب کار آصفیہ

کتاب کے لئے کاپیہ۔۔۔ توسط مولوی سید عطا حسین صاحب محلہ لنگم ٹی۔ حیدرآباد دکن

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

128213

۱۔ الحمد لله الودود الکریم العزیز الحکیم التوب الحریر
الذی خلق الانسان لعبادته وانعم علی اولیائه بحبته ومعرفته
وقربه ومشاهدته والصلوة والسلام علی سید المرسلین
خاتم النبیین سیدنا محمد وآله الطیبین الطاهرین
واصحابہ الاکرامین المہدین

۲۔ یہ کتاب جو خاتمہ کے نام سے موسوم و مشہور ہے حضرت
سلطان العرفاء الکاملین امام الاولیاء الواصلین سید السادات مخدوم
سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی تصانیف میں ممتاز و درجہ
کی تصنیف ہے۔ حضرت مخدوم امام زید شہید بن امام ہمام سیدنا زین العابدین
علیہما السلام کی اولاد میں ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب اور سلسلہ طریقت دونوں
بائیسویں واسطہ سے حضرت سرور کائنات منقر موجودات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ ان کا نام محمد کنیت ابو الفتح
اور لقب صدر الدین ولی الاکبر الصادق ہے۔ دکن میں وہ عام
طور پر خواجہ بندہ نواز کے لقب سے مشہور ہیں۔ اس زمانہ تک
سادات سر کے بال بڑھایا کرتے تھے۔ چونکہ حضرت مخدوم کی کا کلیں نہایت

طویل تھیں اس لئے انہیں گیسو دراز بھی کہتے آئے ہیں اور یہ لفظ ان کے نام کا جزو ہو گیا ہے۔ اس طرح القاب اور کنیت کے ساتھ حضرت مخدوم کا پورا نام سید صدر الدین ولی الاکبر الصادق ابوالفتح محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز ہے۔ اون کے والد ماجد کا نام سید یوسف حسینی عرف سید راجا تھا اور ان کا تخلص بھی راجا تھا حضرت مخدوم کی والدہ ماجدہ بھی سیدہ تھیں اور بی بی رانی نام تھا۔ حضرت سید یوسف حسینی قدس سرہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الہی نظام الدین محمد اولیا بداونی کے مرید تھے اور اون کے خلیفہ خاں خواجہ نصیر الدین محمود اودھی چراغ دہلی کے بھی فیض یافتہ تھے۔

۳۔ حضرت مخدوم ۲۷ رجب ۷۲۱ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ حضرت سلطان المشائخ اُس وقت مسند ارشاد پر متمکن تھے دان کی رحلت ۷۱۷ رجب الثانی ۷۲۵ھ کو ہوئی اور مادہ تاریخ رحلت ”شہنشاہ دین“ ہے۔ ۷۲۶ھ میں سلطان محمد تغلق نے تمام باشندگان دہلی کو دولت آباد (دکن) جانے کا حکم دیا۔ حضرت سید یوسف حسینی چشتی قدس سرہ اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لیکر ۲۰ رمضان المبارک ۷۲۸ھ کو دہلی سے روانہ ہوئے اور چار مہینے کے سفر کے بعد ۷ محرم ۷۲۹ھ کو دولت آباد پہنچے اور قلعہ دولت آباد کے شمالی جانب بالائے کوہ اُس مقام پر اب روضہ خلد آباد کے نام سے مشہور ہے سکونت پذیر ہوئے اور حضرت سلطان المشائخ کے سب مریدوں اور خلفائے بھی جو اُس

زمانہ میں سلطان محمد تغلق کے جبر سے دولت آباد آگے (مثلاً حضرت برہان الدین غریب اور خواجہ امیر حسن علاء السبجری دہلوی شاعر) اسی مقام کو پسند کیا اور یہیں سکونت اختیار کی۔ حضرت سید یوسف حسینی نے ۵۱۳ھ شوال المکرم ۱۱۳۱ھ کو یہاں انتقال کیا اور اپنے مکان کی دہلیز کے بیرونی صحن میں دفن ہوئے۔ اون کا مزار اب بھی مرجع خلافت ہے۔ والد کے انتقال کے وقت حضرت مخدوم کی عمر دس سال تین مہینے اور ایک روز کی تھی۔

۴۔ روضہ خلد آباد میں قیام کے زمانہ تک حضرت مخدوم اپنے والد ماجد کے اور اون کے بعد اپنے نانا کے (وہ بھی حضرت سلطان المشائخ سے مرید تھے) اور بعض دوسرے استادوں کے زیر تعلیم و ترتیب رہے۔ قرآن شریف حفظ کیا اور اس وقت کے نصاب کے مطابق صرف و نحو اور فقہ اور اصول فقہ کی کتابیں پڑھیں۔ والد اور نانا سے حضرت سلطان المشائخ اور خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے فضائل اور کمالات ظاہری و باطنی کی باتیں سنا کرتے تھے۔ سنتے سنتے انھیں حضرت چراغ دہلی کی ذات پاک کیسے غائبانہ عشق پیدا ہو گیا تھا بہت چاہتے تھے کہ اون کی خدمت میں حاضر ہوں لیکن کم عمری اور دہلی کا بعد سافت مانع تھا۔ اتفاقاً حضرت مخدوم کی والدہ ماجدہ کو اپنے بھائی ملک الامرا سید ابراہیم مستوفی سے جو بادشاہ کی جانب سے صوبہ دولت آباد کے صوبہ دار (گورنر) تھے

رنجش ہو گئی۔ وہ اس قدر برخواستہ خاطر ہوئیں کہ اپنے دونوں بیٹوں
 (یعنی حضرت مخدوم اور ان کے بڑے بھائی حضرت سید حسین عرف
 سید چندن حسینی) کو ہمراہ لیکر دہلی روانہ ہو گئیں اور یہ مختصر قافلہ ۲۴ رجب
 ۱۰۳۶ھ کو دہلی پہنچا۔ حضرت مخدوم کی عمر اُس روز پورے پندرہ سال کی
 ہوئی تھی۔ اونکا دل حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کی محبت سے لبریز
 تھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بے چین تھے۔ جمعہ کا دن آیا۔
 سلطان قطب الدین کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے لئے گئے۔ حضرت چراغ دہلی
 بھی وہاں تشریف لائے۔ حضرت مخدوم اونھیں دیکھتے ہی وارفتہ ہو گئے
 اور اپنے بھائی سید چندن حسینی کو ہمراہ لیکر ۲۴ رجب ۱۰۳۶ھ کو حضرت
 خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بھائی کیسا
 مرید ہو گئے۔ اُس وقت سلطان محمد تغلق تخت سلطنت پر متمکن تھا اُس کی
 رحلت ۲۱ محرم ۱۰۵۲ھ کو ہوئی۔

۵۔ مرید ہوتے ہی حضرت مخدوم ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول
 ہوئے لیکن سلسلہ درس کو بھی جاری رکھا۔ مولانا شرف الدین کتیلی اور
 مولانا تاج الدین بہادر اور قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین اشترکی الکنڈی
 د قاضی عبدالمقتدر حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے مرید اور
 خلیفہ تھے اور بعض دوسرے اساتذہ سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔
 اثنائے تعلیم میں دو ایک بار غلبہ حال سے مجبور ہو کر پیر کی خدمت میں
 حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بقدر ضرورت میں نے پڑھ لیا ہے اب اگر

حکم ہو تو سلسلہ درس کو چھوڑ کر تمام تر اشغال باطنی میں مشغول ہو جاؤں لیکن انھوں نے اس کی اجازت نہیں دی اور فرمایا کہ سلسلہ درس کو تمام کرو کہ ”مارا با تو کار ہا است“۔

۶۔ انیس سال کی عمر میں حضرت مخدوم تمام علوم کی تحصیل سے فارغ ہوئے اور اب تمام تر ریاضت و مجاہدہ اور اشغال باطنیہ میں مصروف ہو گئے جس قدر مجاہدہ اور ریاضت شاقہ انھوں نے کی اور کونین کو پس پشت ڈال کر جس طرح وہ ہمہ تن متوجہ الی اللہ ہوئے اوس کے بیان کرنے کا نہ یہ موقع ہے اور نہ اس مختصر مقالہ میں اس کی گنجائش ہے۔ جب تک خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی علیہ الرحمہ دنیا میں رہے حضرت مخدوم اور ان کی خدمت میں حاضر رہے اور ان کے فیض تربیت سے مستفید ہوتے رہے۔ ۱۸ رمضان المبارک ۱۰۵۷ھ کو حضرت خواجہ چراغ دہلی رہگراے عالم جاودانی ہوئے حضرت مخدوم نے ان کی نعش مبارک کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور دفن کیا۔ رحلت سے چند روز پیشتر پیر نے حضرت مخدوم کو خلافت دیکر اپنا جانشین کر دیا تھا انکی رحلت کے چند روز بعد وہ سجادہ ارشاد پر متمکن ہوئے حضرت مخدوم کی عمر اُس وقت چھتیس سال سے کچھ زیادہ تھی۔ جب وہ چالیس کے ہوئے والدہ ماجدہ کے اصرار پر سید احمد بن حضرت مولانا سید جمال الدین مغربی رحمۃ اللہ علیہما کی صاحبزادی سے نکاح کیا۔ مولانا جمال الدین مغربی نہایت بلند پایہ محدث اور فقیہ تھے اور حضرت مخدوم کے دادا خسر تھے۔

باوجود اس کے وہ حضرت مخدوم سے مرید ہوئے۔ حضرت مخدوم نے اپنی بعض تصانیف میں احیاناً انکا ذکر کیا ہے اور چونکہ وہ ان کے مرید تھے اونھیں لفظ ”برادر مخدوم“ سے یاد فرمایا ہے۔ بیجا پور کے نہایت مشہور اور صاحب سلسلہ بزرگ حضرت میر انجی شمس العشاق قدس سرہ کے پیر حضرت کمال الدین واحد الاسرار بیابانی حضرت سید جمال الدین مغربی کے مرید اور خلیفہ تھے۔

۷۔ سنہ ۸۰۰ھ تک حضرت مخدوم دہلی میں سجادہ ارشاد پر متمکن رہ کر خلق خدا کی ہدایت میں مصروف رہے۔ اُس سال امیر تیمور نے ہندستان کا رخ کیا اور محرم ۸۰۱ھ میں اٹک پہنچ کر دہلی کی جانب بڑھا۔ اس شہر کی تباہی اور بربادی اور باشندوں کے قتل عام کا منظر حضرت مخدوم کے چشم بصرت کے سامنے پھر گیا۔ اونھوں نے دہلی سے ہجرت کرنا واجب خیال کیا اور شہر کے سادات و علما اور عامہ مسالائق کو آنے والی بلا سے ہتنبذ کیا اور دہلی سے چلے جانے کا مشورہ دیا۔ ۷ ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو وہ دہلی سے روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد تیمور دہلی پہنچا اور شہر پر حملہ کیا۔ خاندان تغلق کے آخر بادشاہ سلطان ناصر الدین محمود نے ۵ جمادی الاول ۸۰۱ھ کو شہر سے باہر نکل کر امیر تیمور سے مقابلہ کیا۔ اس کو شکست ہوئی اور تیموری لشکر شہر میں داخل ہو گیا۔ دہلی پر جس قدر تباہی آئی اور باشندوں کی جس قدر خونریزی ہوئی وہ تاریخوں میں مذکور ہے۔

۸۔ محمد علی سامانی حضرت مخدوم کے ایک خاص مرید تھے۔ انکے ہمراہ وہ بھی دہلی سے نکلے تمام سفر میں ان کے ہمراہ رہے اور ان کے ہمراہ گلبرگہ آئے اور یہاں بھی پیر کی خدمت میں انکی رحلت کے وقت تک حاضر رہے۔ ان کی رحلت کے بعد ان کے حالات میں ایک کتاب مسمیٰ بہ سیر محمدی لکھنی شروع کی جس کی تکمیل محرم ۵۸۳ھ میں ہوئی حضرت مخدوم کے حالات میں یہ کتاب سب تذکروں سے مقدم اور سب سے زیادہ مستند ہے۔ مصنف نے دہلی سے گلبرگہ تک تمام سفر کے حالات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس سے اقتباس کر کے راقم اس سفر کے حالات کو نہایت اختصار کے ساتھ لکھتا ہے۔

۹۔ اس سفر کے متعلق محمد علی سامانی لکھتے ہیں ”

”و در آنکہ حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ وارد دہلی بودند و دو سه سال پیش از حادثه منفل بر همه ملکیتند دریں مقام بلا نا فرود شده است این مقام خراب خواهد شد تا آنکہ میتوانید بیرون آئید اما میدانم بیرون آمدن نخواهید توانست همچنان شد کہ فرموده بودند۔ گلہ یارے برابے پائوس رفته بود فرمودند در کدام راه آمدی گفت میاں بازار کماں فرمودند این بازار کماں این چنین شود کہ اینجا شیراں بمانند آخر بعد حادثه منفل آبخاشیرے آمدہ ماندہ بود“

۱۰۔ ربیع الثانی ۵۸۰ھ کو حضرت مخدوم اپنے اہل و عیال

اور متعلقین کو ہمراہ لیکر دروازہ بہیلہ سے دہلی سے روانہ ہوئے۔
 بہادر پور پہنچ کر ۸ ربیع الثانی کو حضرت مولانا علاء الدین گوالیری کو
 (جو حضرت مخدوم کے مرید تھے) خط لکھا اور اپنے سفر کی اطلاع دی۔
 جب گوالیر کے نزدیک پہنچے مولانا علاء الدین تمام علما اور عمائد کے
 ہمراہ پیشتر آکر اون کا استقبال کیا اور گوالیر لیجا کر اپنے مکان میں ٹہرایا۔
 حضرت مخدوم گوالیر میں ۲۲ ربیع الثانی کو داخل ہوئے۔ یہاں چند روز
 قیام فرمایا اور مولانا علاء الدین کو خلافت دیکر (حضرت مخدوم نے
 اس وقت تک کسی کو خلافت نہیں دی تھی) اور جمادی الثانی کو
 گوالیر سے روانہ ہوئے۔ بہانڈیر اور ایرچہ ہوتے ہوئے چندیری
 پہنچے۔ یہاں تھوڑے دنوں قیام فرمایا اور یہاں سے کوچ کر کے
 شب عید الفطر ۸۰۵ھ کو بڑودہ پہنچے۔ شوال کا مہینا یہاں ختم کر کے
 ذیقعدہ ۸۰۵ھ میں کھنڈایت تشریف لے گئے۔ وہاں چند روز قیام
 فرمایا اور بڑودہ واپس آکر سلطان پور ہوتے ہوئے دولت آباد کی
 جانب روانہ ہوئے۔ یہاں پہنچ کر روضہ خلد آباد میں قیام فرمایا اور
 والد ماجد کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ۸۰۵ھ میں سلطان
 فیروز شاہ بہمنی دکن کے تحت سلطنت پر بیٹھ چکا تھا۔ اس سے حضرت
 مخدوم کے دولت آباد تشریف لانے کا حال معلوم ہوا۔ حضرت الملک
 کو جو اس کی جانب سے دولت آباد کے صوبہ کا گورنر تھا لکھا کہ حضرت
 مخدوم کے پاس نذر لیجاؤ اور گلبرگہ تشریف لانے کے لئے التجا کرو۔

حضرت مخدوم قصبہ آئندہ ہوتے ہوئے جب گلبرگہ کے قریب پہنچے سلطان فروز بہمنی نے اپنے تمام اہل خاندان اور امرا اور سادات و علما اور فوج کے ساتھ پیشوائی کی اور اثنائے راہ میں ملا اور بہت ادب و احترام کے ساتھ گلبرگہ لایا یہاں تشریف لاکر حضرت مخدوم چند سال تک قلعہ کے قریب فروکش رہے اس کے بعد اس جگہ سکونت پذیر ہوئے جہاں اب ان کا مزار مبارک ہے۔ اور اسی مقام پر بروز دوشنبہ درمیان وقت اشراق و چاشت تاریخ ۱۶ رجبہ ۸۲۵ھ رحلت فرماتے عالم جاودانی ہوئے مولانا بہاء الدین امام نے غسل دیا اور اسی روز دفن کئے گئے۔ مخدوم دین و دنیا مادہ تاریخ رحلت ہے۔

۱۱۔ حضرت مخدوم کی رحلت سے ایک ماہ اور گیارہ روز پیشتر یعنی ۵ شوال ۸۲۵ھ کو سلطان فیروز بہمنی نے مرض موت کی حالت میں اپنے چھوٹے بہائی سلطان احمد کو تخت نشین کیا اور دس روز کے بعد یعنی ۱۵ شوال ۸۲۵ھ کو رگراے عالم آخرت ہوا۔ سلطان احمد بہمنی کو حضرت مخدوم سے بے حد عقیدت تھی۔ اون کے مزار مبارک کی نہایت عالیشان گنبد تعمیر کرایا اور گنبد اور دیواروں کے اندرونی حصہ کو فرش سے اوپر تک مختلف قسم کے رنگوں اور طلائی نقش و نگار سے آراستہ کیا اور دیواروں پر طلائی حروف میں قرآن پاک کی چند آیتیں اور چہل اسماء کو لکھوایا۔ یہ نقش و نگار آج بھی قائم ہیں اس

کلانی اور بلندی کا گنبد ہندوستان میں کسی بزرگ کے مزار پر تعمیر نہیں ہوا۔

۱۲۔ محمد علی سامانی نے سیر محمدی میں حضرت مخدوم کے گلبرگہ تشریف لائیکے تاریخ نہیں لکھی ہے۔ فرشتہ نے اپنی تاریخ میں اول کی تشریف آوری کا سال ۸۱۵ھ لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے اس لئے کہ تمام تذکروں میں یہ اتفاق مذکور ہے کہ حضرت علاء الدین گوالیری گوالیر سے ۸۰۶ھ میں گلبرگہ آئے اور بہت دنوں تک حضرت مخدوم کی خدمت میں رہے۔ اس کے علاوہ محمد علی سامانی کے بیان کے مطابق حضرت مخدوم کا پورا سفر وہلی سے کھمبایت اور وہاں سے گلبرگہ تک جلد بلے کیا گیا اور تقریباً ایک سال کی یا اس سے کسی قدر زیادہ مدت میں ختم ہوا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام قراین سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مخدوم اوایل ۸۰۳ھ یا اس سے کچھ پہلے گلبرگہ تشریف لائے۔

۱۳۔ حضرت مخدوم کو دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ بڑے فرزند حضرت مخدوم سید حسین المعروف سید محمد اکبر حسینی تھے۔ ان کے کمالات ظاہری و باطنی کے متعلق خود ان کے والد بزرگوار نے اپنی عظیم القدر تصنیف حظایر القدس میں لکھا ہے

فرزند کہ مولود از سرمن است و موجو از صلب من است
مستشدے طالبے بیشتر نمی گویم ازین سخن پدرم گماں نبرد
کہ رعایتے و غایتے دارد۔ و اگر نہ گویم کہ دانشمندے
کہ در وہلیز اجتہاد قدے استوار ہناده است و در

حقائق و معارف بدان مرتبہ باشد کہ درد قایق این کار و حقائق
مردان کبار کم نباشد و مہر چہ گوید و شنود و داند از مشاہدہ
و معاینتہ او باشد اگر او مر افسر نبودے من ابریق کشی او
میگردم۔ نیک نفسے صاف و لے پاک چشمے کا ملے
راشدے مرشدے

اواخر ۸۱۱ھ میں حضرت مخدوم نے ان کو خلافت دی اور
سجادہ پر بٹھایا لیکن تقریباً سات ہی ماہ بعد بروز چہار شنبہ
پانزدہم ماہ ربیع الآخر ۸۱۲ھ اون کی رحلت ہوئی۔ حضرت مخدوم
نے انھیں اپنے ہاتھوں سے غسل دیا۔ انکا مزار مبارک حضرت مخدوم کے
مزار کے پائین میں علیحدہ گنبد میں ہے۔ اسی گنبد میں انکی والدہ ماجدہ بھی مدفون ہیں۔
۱۲۔ حضرت مخدوم کے دوسرے فرزند سید یوسف المعروف
بہ سید اصغر حسینی تھے والد نے انکو اپنے آخر عمر میں خلافت دی۔ انکی رحلت
کے بعد چند سال تک سجادہ ارشاد پر متمکن رہے۔ انتقال ہونے بعد
والد کی گنبد میں ان کے مزار کے پائین دفن ہوئے۔ اپنے بڑے بھائی
کی طرح یہ بھی نہایت بالکمال بزرگ تھے۔ کبھی کبھی ان پر جذب کی کیفیت
غالب ہو جایا کرتی تھی۔

۱۵۔ حضرت مخدوم پندرہ سال کی عمر میں مرید ہوئے۔ عشق
و محبت الہی اور خدا طلبی اور خدا رسی کا مادہ جس کو سبذ فیاض نے بد و فطرت
سے ان کی ذات میں ودیعت رکھتا تھا اور مراتب کمال باطنی کے

انتہائی ترقی کا جو ہر گرانمایہ جس کو قسام ازل نے ان کے لئے مہیا کر رکھا تھا ان سب کو ان کی پیر کی جو ہر شناس نظر نے مرید کرتے ہی وقت دیکھ لیا تھا اور اسی وقت سے اونھوں نے حضرت مخدوم کی باطنی تعلیم و تربیت شروع کر دی تھی۔ مادہ نہایت قابل تھا اس تعلیم کا اثر ان پر بہت جلد ظاہر ہونا شروع ہوا اور ان پر مکاشفات اور تجلیات کی بارش ہونے لگی۔ جو واردات ان پر گذرتی تھیں اور جو تجلیات ان پر ہوتی تھیں ان کو وہ پیر کی خدمت میں عرض کر دیا کرتے تھے۔

محمد علی سامانی لکھتے ہیں کہ ان کو سنکر کبھی کبھی

”حضرت شیخ رضی اللہ عنہ می فرمودند کہ بعد ہفتاد سال کو د

مرا از سر شور ایندہ است و واقعات سابق مرایا دو ہائیدہ“

چھتیس سال کی عمر میں وہ درجہ کمال کو پہنچ گئے تھے یہاں تک کہ رحلت سے کچھ دنوں پہلے ان کے پیر حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی نے ان کو خلافت دیکر اپنا جانشین کر دیا تھا محمد علی سامانی لکھتے ہیں۔

”ازاں روز باز کار حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ عالی شد و میان

طایفہ ایشان شہرت گرفت تا بحدیکہ صوفیان کامل بیک

زبان می گفتند کہ این مرد را ہم در جوانی مقام پیران و اسل

و مقتدایان کامل حاصل شد“

۱۶۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان کا

اندازہ کرنا محال ہے۔ اون کے زمانہ کے اکابر اولیا اون کے فیض سے مستفید ہوئے اور ان کے علوم مرتب کی شہادت دی۔ مثال کے طور پر حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا ذکر کر دینا کافی ہے۔ یہ بزرگ ہندوستان کے نہایت کامل مکمل اولیائے کبار میں ہیں اوائل عمر میں سمنان کی حکومت چھوڑ کر درویشی اختیار کی اطراف و اکناف عالم میں سفر کیا اور اس زمانہ کے صدہا اولیا سے ملکر اون کے فیض صحبت سے مستفید ہوئے۔ پھر ہندوستان آئے اور حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال الدین بخاری سے ٹھٹھ میں ملے اور ان کی صحبت میں رہ کر ان سے فیوض حاصل کئے۔ اوس کے بعد دہلی آئے اور دہلی سے بہار آئے۔ اسی روز حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد کھیری نیری بہاری کی رحلت ہوئی تھی۔ ان کی وصیت کے مطابق حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اون کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ چند روز قیام کے بعد بنگالہ کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر حضرت علاء الدین بنگالی (جو حضرت اخی سراج قدس سرہ خلیفہ حضرت نظام الدین اولیا کے خلیفہ تھے) کے خدمت میں حاضر ہوئے اور مرید ہوئے۔ چند سال تک ان کے زیر تربیت رہ کر خلافت حاصل کی اور جو پور آئے اور قصبہ کچھوچھو میں سکونت اختیار کی۔ سلطان ابراہیم شرقی جیسا بادشاہ اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی جیسا عالم متبحر اون سے مرید ہوئے۔ ایسے بلند پایہ محدث اور فقیہ تمام کمالات باطنیہ کی تکمیل کر لینے اور

سجادہ ارشاد پر تکلیف ہونے کے بعد کچھ چھپے سے نہ صرف ایک بلکہ دو بار اس قدر دور و دراز راہ طے کر کے گلبرگہ آئے اور ایک مدت تک حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کی خدمت میں رہ کر ان کے فیضانِ ظاہری و باطنی سے مستفید ہوئے۔ نظام حاجی غریب مہینی حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کے نہایت برگزیدہ اور مقبول مرید اور خلیفہ تھے۔ یمن میں اُن سے ملے اور اسی وقت سے ان کی رفاقت اختیار کی اور ان کے آخر عمر تک ہمراہ رہے۔ انھوں نے پیر کے ملفوظات کو جمع کیا ہے جو لطائف اشرفی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب میں حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز علیہ الرحمہ کے متعلق اپنے پیر کی زبان سے سنکر لکھا ہے۔

”حضرت قدوة الکبر (یعنی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی) میفرمودند کہ چوں بشرف ملازمت حضرت میر سید محمد گیسو دراز مشرف شدم آں مقدار حقائق و معارف کہ از خدمت و حصول پیوست از بیچ مشائخ دیگر نبود سبحان اللہ چہ جذبہ قوی داشته اند“

اس کے بعد نظام حاجی غریب مہینی لکھتے ہیں۔
 ”دئے در ولایت دکن بقصبہ گلبرگہ اتفاق نزول افتاد و درو مرتبہ دران دیار گذر را یات علانی شد“
 ۱۷۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں

حضرت مخدوم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں :-

سید محمد بن یوسف الحسینی الدہلوی خلیفہ راشدین شیخ زید الدین محمود
چراغ دہلی است جامع است میاں سیادت و علم و ولایت
شانے رفیع و مرتبے منبع و کلام عالی دار اور اور میاں مشائخ
چشت طریقیے مخصوص است۔

۱۸۔ مختصر یہ ہے کہ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو در ارتقا میں کبرے

طریقیت کے ہم پلہ اور وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ کی
ممتاز ترین و برگزیدہ ترین جماعت کے فرد فرید ہیں۔ ان کے بعد ایسے
جامع کمالات ظاہری و باطنی اور ایسے عالی مرتبت اولیا معدوے چند ہی
پیدا ہوئے۔ علوم ظاہری میں بھی وہ نہایت بلند درجہ رکھتے تھے انکی
تصانیف کے مطالعہ سے اون کے وفور علم و تحقیق کا کچھ اندازہ ہو سکتا
ہے۔ تفسیر میں حدیث و اصول حدیث و رجال میں فقہ اور اصول فقہ میں کلام اور بلاغت
و معانی میں ادب اور شعر میں وہ بڑے بڑے ایمہ کے ہمسر معلوم
ہوتے ہیں۔ لوگوں میں عام خیال ہے کہ اوس زمانہ میں ہندوستان
میں علم حدیث بہت محدود تھا اور حدیث دانی کا دار و مدار صرف
مشارق الانوار اور مصابیح پر تھا لیکن حضرت مخدوم کی تصانیف سے
نہ صرف نفس حدیث میں بلکہ رجال اور اصول حدیث میں بھی ان کے
وفور علم اور وسعت نظر کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ معانی حدیث میں
جیسی ان کی نظر باریک ہے اس کی نظیر بہت کم نظر آتی ہے۔ ان کا

حافظہ بھی عجیب و غریب تھا۔ ان کے سب تذکرہ نویسوں نے
بالاتفاق لکھا ہے کہ حضرت مخدوم کو زمانہ فطام کی باتیں یاد تھیں۔

۱۹۔ چشیتہ طریقیہ کے بزرگوں میں حضرت سید التابعین خواجہ

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی
علیہ الرحمۃ تک کسی نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ نہیں کی

حالانکہ ان میں سے ہر بزرگ علوم ظاہری میں بھی محققین اور مجتہدین کا
درجہ رکھتے تھے۔ اس سلسلہ میں مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز ہی پہلے

بزرگ ہیں جنہوں نے اس جانب توجہ کی اور بڑی بڑی کتبیں اور
چھوٹے چھوٹے رسائل بکثرت تصنیف کئے۔ دکن میں عام طور پر

مشہور یہ ہے کہ ان کی عمر اکیسویں سال کی تھی اور ان کی تصانیف
کی تعداد بھی اکیسویں سال کی تھی اور ان کی تصانیف

پہر کس کہ در آن حضرت سلوک کرد یہ چیزے مخصوص شد

ماہ سخن مخصوص صمیم خداے مارا دولت بیان اسرار خویش داد

ہر چند کہ میجو اہم کہ نظر من از سخن خویش ساقط شود نشد البتہ

مرال نظر بر سخن خود باشد و از سبب این معنی نیک اندوہگین

باشم چو ابا شد کہ نظر ازین ساقط نشود

حضرت مخدوم کی تصانیف میں جو زیادہ مشہور ہیں اول کے نام

لکھے جاتے ہیں،۔ ملتقط تفسیر قرآن۔ اول پانچ پارہ کی دوسری

تفسیر کشف کے طرز پر۔ شرح مشارق الانوار۔ معارف شرح عوارف

درعربی دیہ نہایت بسوطا شرح ہے۔ ترجمہ عوارف فارسی (یہ بھی عوارف کی فارسی شرح ہے لیکن ترجمہ عوارف کے نام سے مشہور ہے اور معارف کی بہ نسبت مختصر ہے) شرح تعرف شرح اداب المریدین درعربی۔ شرح اداب المریدین درفارسی (اس کا ذکر آئندہ کیا جائیگا) خاتمہ۔ شرح فصوص الحکم۔ شرح تمہیدات عین القضاات ہدانی۔ شرح رسالہ قشیریہ۔ خطایر القدس معروف بہ رسالہ عشقیہ۔ اسماء اللہ حدائق الانس۔ استقامت الشریعت بطریق الحقیقت۔ حواشی قوت القلوب۔ شرح فقہ اکبر درعربی۔ شرح فقہ اکبر درفارسی۔ رسالہ وجود العاشقین۔ رسالہ در رویت باری تعالیٰ و در کرامات اولیاء رسالہ در بیان حدیث رائت ربی فی احسن صورت۔ شرح الہامات حضرت غوث الاعظم غوث الثقلین سید عبدالقادر الجیلانی۔ رسالہ در ذکر۔ رسالہ در مراقبہ۔ رسالہ دل آرام۔ رسالہ ضرب الامثال۔

۲۰۔ حضرت مخدوم کی ایک خصوصیت جو ان کے تذکرہ نویسوں نے لکھی ہے یہ تھی کہ تصانیف کو وہ خود اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں لکھتے تھے بلکہ کاتب (مستملی) سے لکھوایا کرتے تھے اور کسی کتاب کو لکھواینے کے بعد اس کی نظر ثانی کبھی نہیں کی اور کبھی دوبارہ پڑھوا کر نہیں سنا۔ جو کچھ ایک بار لکھوا لیتے تھے وہی قائم رہ جاتا تھا۔

۲۱۔ حضرت مخدوم کے مکتوبات کا ایک مجموعہ بھی ہے جس کو اون کی رحلت کے بعد ان کے ایک مرید نے جمع کیا۔ ان کے مکتوبات کا

بھی ایک مجموعہ مسمیٰ بہ حوامع الکلم ہے یہ ایک بے نظیر اور نہایت مشہور کتاب ہے۔ حضرت مخدوم کے ایک صاحب کمال مرید کے اونکا نام بھی محمد تھا دو شنبہ ۸ رجب ۱۲۸۷ھ سے پختہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۸۷ھ تک کے ملفوظات کو جمع کیا ہے۔ محمد علی سامانی کی کتاب سیر محمدی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملفوظ کے علاوہ ملفوظات کے تین مجموعے اور بھی جمع کئے گئے تھے دو کو حضرت مخدوم کے بڑے فرزند سید محمد اکبر حسینی قدس سرہ نے جمع کیا تھا ایک دہلی میں اور دوسرے کو سفر گجرات کے زمانہ میں تیسرا مجموعہ حضرت مخدوم کے مرید قاضی علم الدین بہرچی نے گلبرگہ میں ۱۲۸۱ھ کے بعد جمع کیا

۲۲۔ حضرت مخدوم کبھی کبھی بے ساختہ غزل اور رباعیان بھی کہہ دیتے تھے انکی رحلت کے بعد اون کے نبیرہ حضرت سید اللہ عرف سید قبول اللہ حسینی قدس سرہ کی فرمایش پر ان کے ایک مرید نے غزلوں اور رباعیات کو جمع کر کے دیوان مرتب کیا جو حجمین تقریباً خواجہ حافظ شیرازی کے دیوان کے برابر ہے۔

۲۳۔ شیخ الطریقہ حضرت ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی علیہ الرحمہ کے تصانیف میں ایک کتاب عربی زبان میں مسمیٰ بہ آداب المریدین ہے یہ اپنے موضوع کی غالباً پہلی کتاب ہے جو اسلام میں تصنیف ہوئی۔ یہ نہایت مستند اور

بکار آمد کتاب ہے۔ اس کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے اس میں جو کچھ لکھا ہے ہر ہر مضمون کے متعلق کلام اللہ شریف کی آیت یا حدیث صحیح اور بہت جگہ دونوں کو بطور سند نقل کر دیا ہے جس پایہ کے مصنف تھے کتاب بھی اسی پایہ کی ہے۔ انھوں نے اس میں مختصر مگر جامع طور پر یہ بتایا ہے کہ مرید کو جب وہ طلب حق میں قدم رکھے عبادت اور معاملات میں کن کن آداب کا پابند ہونا چاہئے۔ اس کتاب کی ایک شرح حضرت مخدوم الملک شرف الدین احمد کھیمی نیریری بہاری قدس سرہ نے لکھی۔ اس کے نسخے بہت ہی کمیاب ہیں اور صرف پٹنہ اور گیا کے اضلاع میں دو چار جگہ موجود ہیں۔ دوسری شرح حضرت مخدوم سید محمد گیسو راز علیہ الرحمہ کی ہے۔ انھوں نے اس کی شرح چند بار لکھی۔ آخر مرتبہ جو شرح ۱۳۸۳ء میں لکھی گئی اس کا ایک نسخہ کلکتہ کے رائل ایشیائٹک سوسائٹی کے کتب خانہ میں ہے اور راقم کا خیال ہے کہ ہندوستان میں غالباً اب صرف یہ ہی ایک نسخہ باقی ہے۔ اس کے دیباچہ میں حضرت مخدوم قدس سرہ نے لکھا ہے:-

اما بعد محمد یوسف الملقب بہ گیسو راز دوسرہ بار

این کتاب (اداب المریدین) را ترجمہ کرده است ہم بہ تطویل و ہم بہ ایجاز۔ برائے ہر کہ کردم او آنرا بدل و جاں گرفت و ضقتے و غیرتے دریں باب کرد کہ بکسے ندا

ایں چہارم کرت باشد کہ این کتاب جدید القدر و عظیم النظم
 راہم بفارسی کردم و ہم شرح عربی نیشتم زمانہ آخر
 تاریخ ہجرت ہشصد و سینزدہ رسید.....“

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مخدوم کی جو شرح اب موجود
 ہے اس سے پیشتر لوگوں کی درخواست پر آداب المریدین کی
 شرح یا ترجمہ وہ تین بار لکھ چکے تھے اور ہر بار اس شخص نے جسکی
 درخواست پر انہوں نے شرح لکھی اسے بالکل غائب کر دیا اور وہ
 سب شرحیں حضرت مخدوم کے زمانہ ہی میں معدوم ہو گئیں۔ چوتھی
 مرتبہ انہوں نے ایک شرح (یا ترجمہ) فارسی میں اور ایک عربی
 میں لکھی۔ عربی شرح بھی اب بالکل ناپید ہے راقم کو بے حد
 جستجو پر بھی اس کا پتہ نہیں ملا۔ فارسی شرح کا ایک نسخہ غالباً
 لندن کے برٹش میوزیم میں ہے اور ایک کلکتہ کے رائل ایشیائی
 سوسائٹی میں ہے اور ہندوستان میں غالباً ہی نسخہ اب موجود ہے۔
 ۲۴۔ آداب المریدین کو جامع کتاب ہے لیکن مختصر ہے۔

حضرت مخدوم حکیم الامت تھے اور اپنے زمانہ کے حالات
 و رجحانات اور کمزوریوں سے واقف تھے۔ انہوں نے محسوس
 کیا کہ آداب المریدین کے موضوع پر ایک مبسوط اور مکمل کتاب
 کی ضرورت ہے جو وضاحت اور شرح و بسط کے ساتھ اس وقت
 کے روزمرہ کے مطابق نہایت صاف صاف اور سلیس زبان میں

لکھی جائے اور عبادات و معاملات کے اداب کے ہر جزئیات پر حاوی ہو۔ اس لئے اداب المریدین کی ان پہلی تین شرحوں (جنہیں حضرت مخدوم ^{۱۳۸۵ھ} کی آخر شرح سے پہلے لکھ چکے تھے) میں سے ایک کے سلسلہ میں خاتمہ کو تصنیف کیا۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان تین شرحوں میں سے کس شرح کے سلسلہ میں یہ کتاب خاتمہ تصنیف کی گئی۔ لیکن جیسا کہ خود حضرت علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے انہوں نے اس کو ^{۱۳۸۵ھ} میں تصنیف کیا (خاتمہ صفحہ ۱۱۳ فقرہ ۱۹۴) یہ کتاب چونکہ آداب المریدین کی شرح کے سلسلہ میں بطور اس کے تکملہ یا ضمیمہ کے لکھی گئی تھی اس لئے مصنف نے سلسلہ کو قائم رکھا اور اس کتاب کے آغاز میں حمد و نعت کے تحریر کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی اور نام بھی خاتمہ ترجمہ اداب المریدین یا مختصر خاتمہ رکھا۔ ^{۱۳۸۵ھ} میں حضرت مخدوم نے آداب المریدین کی جو آخر مرتبہ شرح لکھی اس کے آخر میں انہوں نے خاتمہ کا ذکر کیا، فرماتے ہیں:-

محمد حسینی میگوید تجاوز اللہ عن بیعاتہ و غفر اللہ لزلالتہ
خاتمہ کتاب خزائن کہ شیخ فرمودہ نوشتہ ام
و دراں باب از بہت خویش اقصی الغایات کردہ ام
بعضے از آہنا است کہ بہ اصحابے کہ صحبت داشتہ

از یاران خدمت شیخ نظام الدین و یاران خواجہ خود و صوفیوں
 دیگر و انچہ در کتب دیگر مسطور است اگر تیرا مطلوب باشد
 کہ ورنہ اس آداب یدانی در ان خاتمہ نظر کن الحمد للہ
 علی کل حال والصلوٰۃ علی رسولہ بالعدو والاصالح
 یہ کیاب خاتمہ صوفیوں اور ارباب بصیرت میں نہایت مقبول
 ہوئی بہت سے اکابر نے اس کو مدت العمر اپنے مطالعہ میں رکھا اور
 اس دستور العمل پر کار بند رہے۔

۲۵۔ تصوف علم اور عمل کا مجموعہ ہے۔ اداب المریدین
 میں حضرت شیخ الطریقہ ابوالنجیب سہروردی قدس اللہ سرہ نے اور
 ترجمہ اداب المریدین حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ نے جو وضاحت کی ہے
 اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔ پیروان مذہب حقہ اہل سنت و جماعت
 تین جماعتوں پر مشتمل ہیں۔ جماعت اول محدثین کی ہے۔۔

”واین اصحاب حدیث بمنزلہ پناہ دین اندزیرا چہ بنیاد
 دین سنت رسول اللہ است کہ خدای تعالیٰ فرمودہ است
 انچہ رسول بر شما بیارد و یفرماید آنرا بگیری و از انچہ بازدار
 بازمانید (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ
 عَنْهُ فَانْتَهُوا) علیٰ بنی اساس دین باشند پس مشغول شدہ
 بسماع حدیث و در تحقیق لفظ او کہ تا از حرفی از کلمہ احتیاط
 کردند تفکرے در ان کردند تدبیرے رواں کردند در شان او

در نزول او در گفتار رسول اللہ و حدیث سقیم را کہ در ان اعتماد
 نیست و حدیث صحیح را کہ در ان اعتماد است تمیز کرد و صحیح
 از سقیم بیرون آورد و پس ایشان بمشابه نگویانان دین باشند
 زیرا چه خزانه سنت رسول اللہ را ایشان پاسبانانند
 و دوسری جماعت فقہا کی ہے کہ :-

بعد از آنکہ ایشانرا علم حدیث شد مشغول باستنباط معانی
 و قیق شدند ہر چہ در حدیث با اشارات نص یا بدلت نص
 یا باقتضای نص معنی و قیق معلوم میشد ایشان آنرا استخراج
 کردند الفاظی معانی مصطلح ایشان شد عام و خاص و مشترک
 مجمل مفسر ناسخ منسوخ مطلق مقید محکم تشابہ
 بہ تحقیق این از کلام رسول اللہ مسایلی تخریج کردند پس
 بریں جماعت این اند کہ ایشان حکام دین باشند و ایشان اعلام
 دین باشند زیرا چہ شعار بدیشان مستقیم است پس ہر ائینہ شعاع
 دین ایشان باشند

تیسری جماعت صوفیوں کی ہے۔ یہ لوگ یعنی :-
 صوفیان باہل حدیث و باہل فقہ ہم متفق اند و معانی ایشان
 و در رسوم ایشان وقتیکہ سبند میاں و وطریقہ از اہل حدیث
 و فقہا کہ از ہوا کے نفس و اثبات و دعوی خویش مجتنب اند
 بلکہ و نبال حق اند و این فقہیہ و این محدث برستہ اقتدا کے

رسول اللہ اندہ و اگر صوفی را چیزے مسئلہ پیش آید ہم
 باصحاب حدیث و باصحاب فقہ رجوع کنند و اگر برکات
 محدثان و فقہا اجماع کردہ اند صوفیان ہم ہر اجماع روند
 دوران حکمے کہ محدثان و فقہا اختلاف دارند آنچه احوط و سلم
 باشد صوفیان آنرا اختیار کنند چنانچہ ماہ مستعمل امام نجیب گوید
 یوسف مخففہ گوید محمد طاہر گوید شافعی طاہر و مطہر گوید صوفیان
 عمل بقول امام کنند زیرا چہ عمل بدان احوط و سلم است

۲۶۔ اس کے علاوہ صوفیوں نے کلام اللہ شریف کی دو آیتوں کو

بالتخصیص پیش نظر رکھا اور اپنی ساری زندگی ان آیتوں کے منشا و مفاہیم
 صرف کردی ایک وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ دُورِ
 وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ۔ انسان کی تخلیق کا منشا و مقصود

عبادت الہی ہے۔ اس لئے صوفی کا مدعا از ابتدا انتہا یہ ہے کہ کونین
 سے منقطع ہو کر اور تمام ماسوی اللہ کو پس پشت ڈال کر قولاً و فعلاً حالاً
 ہمہ تن ہر لحظہ و ہر آن عبادت الہی میں مشغول رہے لیکن محض خشک
 عبادت میں نہیں بلکہ اس عبادت میں جو اللہ سبحانہ و تبارک و تعالیٰ
 کے عشق اتم اور محبت کاملہ میں فانی ہو کر کیجائے۔ عاشق کا مدعا
 صرف ایک ہی ہوتا ہے وہ یہ کہ معشوق تک اس کی رسائی ہو جائے
 تاکہ اس کے نظارہ جمال اور شہرت وصال سے بہرہ ور ہو سکے اور
 تشنہ کامی کو سیراب کر سکے۔ صوفی جب معشوق و مطلوب و مقصود

حقیقی کی جانب قدم بڑھاتا ہے راہ راست پر چلنے کے لئے دو مشعل
 ہدایت اوس کے سامنے رہتی ہیں ایک **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ**
حَقَّ تَقَاتِهِ دُوسری قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُعْبُدْكُمْ
 کمال جیسا کہ حق ہے اور سنت نبوی کی اتباع کمال قولاً وفعلاً و حالاً۔
 بغیر ان دونوں کے طلب حق میں ایک قدم بھی صحیح راستہ پر نہیں اٹھ سکتا۔
 حضرت مخدوم نے اس کتاب خاتمہ میں بار بار قبلاً یا ہے اور فرمایا ہے کہ
 بیغامبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی متابعت کے بغیر ”راہ بہ مطلوب
 نتواں یافت“

۲۷۔ حضرت مخدوم کے نزدیک طالبان حق کے دو طبقے ہیں۔
 ایک وہ جو عقل اور حکمت کی ہدایت کے بموجب طلب حق کے راستہ میں
 قدم رکھتا ہے۔ دوسرا طبقہ طالبان عشاق کا ہے جو تقاضائے
 عشق الہی سے مضطر ہو کر اس راہ میں آئے پر مجبور ہوتا ہے۔ خاتمہ
 (صفحہ ۱۰۸ فقرہ ۱۸۰) میں فرماتے ہیں:—

طالب
 طالبان برانواع اند طالبیے باشد بعقل و فہم خویش اختیار
 خدا کردہ باشد زیرا چہ اعلیٰ و اجل است و واجب و اثبت
 است و اعظم و اقدم است۔ انوں آں مرد طالبیے برہ حکمت
 است عاشق نیست۔ عاشق و محب دیگر است آن جالتے
 است کہ جز القاء من اللہ نیست در مضیق گفت و شنید
 نیکنجد واجب مبتلا و اندازاں قضیہ کہ گفتیم

اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ انھوں نے اسماء الاسرار کے سمرسی نہم میں بیان فرمایا ہے۔ مضمون نہایت ہی لطیف اور پر حقیقت ہے اور بہت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے اس لئے اس کو یہاں نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

شیوخ رضی اللہ عنہم بالتشبت والرسوخ علی الاجسام والاتفاق گفته اند کہ اجمل مطالب واجل مقاصد محبت و معرفت خداوند است تعالیٰ۔ وموانع ادراک این سعادت را چہار چیز شمرده اند دنیا و خلق و نفس و شیطان۔ و طریقہ دفع دنیا قناعت و طریقہ دفع خلق عزلت ورہ دفع نفس خلاف ورہ دفع شیطان ساعتہ فساعتہ التجالی اللہ تعالیٰ نیکو سخنے این اما این فضل در باب کسے است کہ از رہ حکمت وسبیل ہمت خواہد سلو کے کند این چہار بند پائے او باشد و بدار طریق کہ فرمودہ اند کشادن آن بند ہا بود۔ اما نیکبختی کہ در اصل خلقت اورا محب و محبوب آفریدہ است دنیا چہ وزن دارد کہ پابند راہ مطلوب شود اورا کہ اقل من جناح بعوضۃ نامند روندہ را چگونہ از روش او باز دارد اول دنیا عدم و آخر عدم وجود کے متخلل بین العدمین شد ہم بدار بازگشت۔۔۔۔۔ این چہیں زایلے فایتے وہے خیالے بکدام صورت پابند شود۔ خلق یہاں است کہ این

شخص کے از ایشان است۔ تیغ و زوال از نفس احساس
 درستی میکند چگونہ باشد این چنین لاثباتے ولا اعتبارے
 طالب و محب و مشتاق را مانع از راه قدیم ازلی وابدی
 آید۔ شیطان نقش بندی و نفس کند و رنگ آمیزی نماید و عنقریب
 آن نماید و نپاید ہر حظے کہ حسی بود ہم بیکبار زخمت و جو خود
 را بر بست چه صورت باشد بکدام معنی مانع و پابند محب شود۔
 مجنون را از عشق لیلی کہ باز آرد و چگونہ باشد بغیر لیلی پروازد
 حضرت مخدوم کاغشا اس بیان سے یہ ہے کہ انسان کے علم وجود
 میں آنے کا اصلی اور حقیقی مقصد اللہ تبارک و تعالیٰ کی محبت و معرفت
 کاملہ کا حاصل کرنا اور اس محبت و معرفت کا نتیجہ جو اس کے لئے
 مترتب ہوتا ہے اس ذات پاک واجب الوجود کا تقرب اور
 وصل اور دیدار ہے۔ لیکن جب انسان اس راہ طلب میں قدم
 رکھتا ہے نہایت زبردست چار موانع اس کے سامنے آکر سد راہ
 ہو جاتے ہیں۔ طالب سالک جب تک اون کو دفع نہ کر لے
 قدم آگے نہیں بڑھا سکتا۔ دنیا کو ترک کرنا چاہئے۔ خلق سے
 منقطع ہو جانا چاہئے۔ خواہشات نفس کی مخالفت کرتے رہنا چاہئے
 اور شیطان کے مکر و فریب سے بارگاہ رب العزت میں ہر وقت
 استعاذہ کرتے رہنا چاہئے۔ لیکن کچھ ایسے عزیز الوجود افراد بھی
 ہیں جو بد و فطرت سے محب و محبوب پیدا ہوئے ہیں (حضرت

باری عزاسمہ ارشاد فرماتا ہے فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ
 اِس کو دنیا اور خلق اور نفس تو کیا خود شیطان بھی جو اس کا نہایت قوی دشمن
 ہے طلب حق سے باز نہیں رکھ سکتا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ
 ابتداءے سلوک ہی میں یہ عزیز الوجود طبقہ جس منزل پر پہنچ جاتا ہے
 پہلا طبقہ بہت دنوں تک شدید مجاہدہ اور ریاضت کرنے کے
 بعد وہاں پہنچ سکتا ہے۔ عراقی نے اسی حقیقت کو اپنی ایک غزل
 کے مطلع میں نہایت خوبی سے ظاہر کیا ہے۔

ضمارة قلندر سنو دار بمن نمائی بُو کہ دراز و دور و دیدم رہ ورم پارستانی

۲۸۔ صوفی کو جو طلب حق میں قدم رکھے روزمرہ ہر لحظہ اور ہر آن

عمل کرنے کے لئے ایک مکمل دستور العمل کی ضرورت ہے جس کا ماخذ

تمام تر کتاب و سنت ہو۔ حضرت مخدوم نے خاتمہ میں نہایت جامع

اور مکمل دستور العمل مہیا کر دیا ہے جس میں ہر شخص کے لئے عبادات

و معاملات کے متعلق اونھوں نے شرح و بسط کے ساتھ ہدایتیں

درج کی ہیں۔ جوان اور بوڑھے۔ مرد اور عورت۔ شاہ اور گدا۔ آزاد

اور غلام غرض ہر طبقہ کے انسان کے لئے جو طلب حق کے سلوک

میں قدم رکھے ہدایتیں موجود ہیں۔ اکثر اکابر طریقت کا خیال رہا ہے

کہ چالیس سال کی عمر کے بعد جب قوی میں انحطاط شروع ہو جاتا ہے

طریقت میں قدم رکھنا زیادہ سود مند نہیں ہو اگر تا اس لئے کہ محنت و

مشقت مجاہدہ و ریاضت کا زمانہ باقی نہیں رہتا لیکن حضرت مخدوم ہی

وہ بزرگ ہیں جنہوں نے پیر فانی تک کے لئے بھی راستہ بتایا ہے اور
اُسے حصول مقصود کا امیدوار کیا ہے۔ خاتمہ (صفحہ ۱۶۳ فقرہ ۳۰۱)
میں فرماتے ہیں:۔

پیرا جو انمرد باش طفل مزاج انکار جز بخدا راضی مباحش و
دل بجائے دیگر منہ من برے تو آں نبشتہ ام بد ا امید
کردہ ام کہ انشاء اللہ تعالیٰ چشم دل بد اں روشن گردد
اینجا سخن بسیار است اما حمیت غیرت را در کار میدار و از
فصل خدا من بسیار بر روندہ رہ آسان کردہ ام نمودہ ام
ورنہ کہ زد این در کہ برو کشتوند

من چنین میگویم کہ ہرگز این در نہ بستہ اند اما آں کو کہ درود
آید بلکہ در کشادہ اند اندائے ہم میکنند۔ عجب کارے
است ایں پیرا کہ ساہا بہوا گذرانیدہ آخر نفس بہنتہائے
کاروبہ انتہائے مقامات صوفیان برسد۔ عجب عجب
کل العجب۔

اس کے بعد فرماتے ہیں (خاتمہ صفحہ ۱۶۴ فقرہ ۳۰۶):۔
”مرشداں پیران را در برنگرنتہ اند و اقدام در ارشاد ایشاں
نکردہ اند ہم در و روے و گذارونے داشتہ اند و فرمودہ اند
ترا آواں طلب گذشتہ است منم کہ پیراں را برامید میدارم
بر احوالے و بروجدانے نشان دادہ ام کہ خون دل نظر لبان

بے آب شو و کہ بہیج کار نیاید ۛ

۲۹۔ علوم کتابوں مندرج ہیں اور کتابیں موجود ہیں لیکن اتنا و
کی ضرورت باقی ہے جب تک طالب علم کتابوں کو اوس سے نہ پڑھے
علوم کو حاصل نہیں کر سکتا۔ تقویٰ اور اتباع سنت و مشعلیں میں خنکی
روشنی میں طالب ”راہ راز چاہے میتواند شناخت“ لیکن منزل مقصود تک
پہنچنے کے لئے سالک کو ایسے راہبر کی احتیاج ہے جو راستہ سے کما حقہ
واقف ہو۔ نشیب و فراز راہ کو جانتا ہو۔ اُسکے مہالک کو پہنچاتا ہو۔
راہزوں اور قطع الطریق سے مقابلہ کرنے اور انکو دفع کرنے کی
قوت رکھتا ہو۔ اگر سالک چلتے چلتے راستہ میں تھک جائے اور
پست ہمت ہو جائے تو اُسکو قوت اور ہمت دے سکے بلکہ اگر
ضرورت پیش آئے خود اپنی پیٹھ پر اٹھا کر آگے لیجا سکے۔ وہ راہبر
سالک کو جس طرح راستہ کے مہالک سے بچا سکتا ہو اسی طرح
اسکو راستہ کے مناظر کی و لغز بیوں میں بھی پھسنے نہ دے۔ ان وجوہ
سے طالب سالک کو پیر راہبر کامل کی دستگیری لابدی ہے۔ بغیر ایسے
پیر کے وہ ہرگز منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں
”از معظمت سلوک اینست کہ نخست مرشد و ہادی را پیدا

کند“ خاتمہ (صفحہ ۷۹ فقرہ ۱۱۷)

جب ایسا پیر راہبر کامل ملجائے تو لازم ہے کہ سالک خود کو تمام تر
اس کے تفویض کر دے اور کسی وقت کسی حالت میں اُسکے فرمان سے

تجاوز نہ کرے اور جب تک ممکن ہو اس کی صحبت سے دور نہ ہو۔

حضرت مخدوم فرماتے ہیں۔ (خاتمہ صفحہ ۷۲، فقرہ ۱۰۷)۔

”بلکہ ہمیشہ باش بہر حالتے کہ ہستی و تا آنجا کہ رسیدہ اگر صحبت
پیر میسر است نگذاری۔ اینجا جز نیاتے است دقیقہ و لطیفہ

است کہ بہر نظرے و بہر بصیرتے آنرا احساس نہی تواند کرد۔

ومن ہفدہ سال قریب در صحبت شیخ خود بودہ ام با خود

گمانہا و اشتم چوں او از سر من رفت متحقق شد کہ بسیار کار

بایستے کردن کہ آن احتیاج ب حضور او داشت اما چو باز ہم

بد و بر بستم چنانچہ حق بر لیستن است او از من غایب نشدہ

و تربیت بساعت فساعت از من دریغ نداشت تا آنکہ این کہ

گفتم از فہم خود نہ بجز و علم۔

۳۰۔ اہل سنت و جماعت کا بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ مومن

قیامت کے روز اور بہشت میں حضرت رب العزت عز اسماہ کے دیدار

سے مشرف اور اسکے جمال کے نظارہ سے بہرہ اندوز ہوگا۔ حضرت

عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انکو سترون ربکو

کما ترون ہذا القمرا تضامون فی رویتہ الخ لیکن مومن کی تعریف

ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا شَدُّ حُبِّ اللَّهِ۔ جب شدید اور عشق اتم کے

متلا کو قیامت تک صبر کرنے کی قوت کہاں؟

ولے کہ عاشق و صابر بود مگر سنگ است؛ ز عشق تا صبوری ہزار فرسنگ است

اُس کو معشوق کا دیدار اور وصل "نقد وقت" ہونا چاہئے۔ لیکن
کیا رویت باری تعالیٰ حیات دنیا میں ممکن ہے؟ علمائے متقدمین میں
معدودے چند کا یہ خیال ہے کہ حیات دنیا میں ممکن نہیں ہے مگر
جمہور علمائے مجتہدین نے فرمایا ہے کہ حیات دنیا میں خواب میں
خداوند تبارک و تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے اور اخص النخاص اولیاء اللہ کو
نصیب ہوا ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ امام الایمۃ المجتہدین امام ہمام
ابو حنیفہ کوفی اور امام المحدثین و المجتہدین امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما
صد ہا بار خواب میں دیدار باری تعالیٰ سبحانہ سے مشرف ہوئے اور
دوسرے اکابر اولیاء کے متعلق بھی روایت کی گئی ہے کہ بارہا اس
نعمت عظمیٰ سے بہرہ اندوز ہوئے۔ اب سوال یہ ہے کہ رویت
باری تعالیٰ جب خواب میں ممکن ہے تو بیداری میں کیوں نہیں اگر کالمیں
کو خواب میں رویت نصیب ہوا کی ہے تو وہ خواب کیسا تھا اور اگر
بیداری میں بھی ممکن ہے تو اُس بیداری کی کیا تعریف ہے؟ حضرت
مخدوم خاتمہ (صفحہ ۱۲۷ فقرہ ۲، ۲) میں فرماتے ہیں:-

ایمان را دور کن است۔ اقراری و تصدیقی۔ اقراری برائیکہ
ہر کہ اور اجوید یا بد و او شے موصوفی بصفات کمال است
و تصدیق او بدین است ہر کہ بشرط حبستہ است و پیر اشارت
کردہ است البتہ بخدار سیدہ است اور اثناختہ است
و دیدہ است۔ بعضے فقہا ایجا انکارے کنند علمائے ظاہر

از باطن خبرے نسبت ایشان چنین میگویند کہ رویت
 بہترین نعم است باید بہترین نعم در فاضل ترین امکانہ باشد
 و دیگرے میگوید برابے البصار را مسافتے باید نہ بعد
 بعید نہ قریب قریب و این در ذات او مستور نہ
 اند منزہ عن کل جہت و سمت و فوق و تحت
 و مقابله و محاذات آری این باصرہ اگر بیند کہ من
 و تو بر سر داریم برابے آنرا مسافتے باید و سخن برکان کہ
 تو گفتی لا حول و لا قوۃ الا باللہ مکان متصور نیست
 نہ رائی را و نہ مرئی را اینچہ رائی و مرئی ہر دو یکیت نہ مسافتے
 است نہ مکان نہ قرب است نہ بعد نہ قرب قریب
 و نہ بعد بعید اما درین حالت آن رائی این مرئی را می بیند
 و ہر دو یکے اند۔ آن مرید طالب را نصیب جمائے و
 و نظارہ و جمع ہتے است در این یگانگی بگانہ را عکسے
 و پرتوے نصیب میشود۔ اس مرد فقیہ اے خواجہ
 دانشمند لے شیخ زاہد و مقتدا اے مولاناے مجتہد
 و مفتی اگر مہر این کار دارید صورت اینست کہ ما فہم
 و اگر نہ اینست ۵

نہ ہمہ ہی تو مرارہ خویش گیر و برو کہ ترا سعادت باد امرانگو نساہری
 ۱۳۱ - ترجمہ ادب المریدین میں حضرت مجدد مہر نے اس مسئلہ کے

متعلق زیادہ وضاحت سے فرمایا ہے :-

قوله . واجمعوا علی جواز سر ویت اللہ بالابصار
 فی الجنة و اجماع صوفیان است کہ خداوند تعالیٰ را بدین
 چشمے کہ بر روی است این حدقہ کہ ہست و روشنائی کہ
 در این حدقہ کہ ہست ہمیں روشنائی کہ خداے را خواہند
 دید . من کہ محمد حسینی ام میگویم کہ خداے را بندگان باشند
 کہ ہم در دنیا چشم دل بینند و ہمیں چشمے کہ بر روی است
 چشم منعکس میشود چشم دل میگرد و ہمیں چشم می بینند . در
 فتاویٰ سراجی است سر ویت اللہ فی المناجیر جازتہ
 و آنچه مردم در خواب می بینند آنکہ چشم دل می بینند ہمیں منعکس
 میشود در دل ہم چیزے را بخواب می بینند . و عقیدہ حاکمی
 است روا باشد خدا را در خواب بیند زیرا چہ سلف صالح
 خدا را در خواب دیدہ اند . اکنون بدانکہ این خواب کہ
 کہ در دنیا دیدہ اند انچہ نیست کہ اینچہ چیزے دیگر
 بینند و قر و اپیزے دیگر زیرا چہ صفت باری است
 لا یتغیر فی ذاته ولا فی صفاتہ ولا فی اسمائہ
 بحدوث الاکوان و اختلاف الارضان پس ثابت
 شد کہ طالب صادق و مشتاق و اثن جمال حضرت سبحانہ تعالیٰ
 یا کیف و کیفیت در دنیا بیند . یکے اندیشہ باید کرد کہ

سلف صالح و مشائخ طبقات خانماں برباد کردند یا دیہا
گرفتند و از خلق بجلی عزلت داشتند و چہل گان روز و یکان
ماہ گرد طعام و آب نگشتہ اند و صمت و سکوت را ملازم
حال خود کرده اند و در ذکر و مراقبہ غرق ماندہ اند این ہمہ
برائے چہ بود برائے این قدر چندین بر چہ کنند... بلکہ
این را چندین بالا کشیدن و مشقت دیدن چہ حاجت
است نہ آنکہ طلب نقدے و امنگی دل ایشان شدہ است

۳۲۔ شیخ ابو بکر کلابادی علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب توفیق
میں مسئلہ رویت کے متعلق لکھا ہے لحدیث الی ان اللہ صریحاً
فی الدنیا الاثر ذمۃ قلیلة من المتصوفہ لا یعبأ بہم حضرت
شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے صرح البحرین میں یہ
عبارت نقل کی ہے اور اسکا ترجمہ لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:۔
... میگویند کہ سالک این راہ بجائے رسد کہ بصر و بصیرت
یکے گرد و دو ظاہر با باطن یک رنگ شود و امتیاز صورت
و معنی از میان برافتد آن زمان خواہ بگوید کہ بیدہ دل
می بہیم یا بچشم سر۔ حاصل ہر دو عبارت یکے است
اللہ اعلم کہ این چہ اشارات است کہ ایشان میکنند
حقیقت حال را ایشان دانند کہ گفتہ اند و دریافتہ۔
ولیکن چہیں زانم کہ جو این مرتبہ بس عزیز و نادر است

یکے بجز و اعتقاد مذہب اہل وحدت وجود و تکمیل معنی توحید
 و ہم سخنان ایشان سخن میگوید یا بقدرے از صفای ذکر
 در روشنائی باطن کہ بہم رسیدہ و رشائستہ از منبع حال انصبا
 یافتہ ادعا نماید اینہا آسان است و لے آنکہ سخن بغلبہ
 قہریان حال و سطوت سلطان وقت بر آید آنرا تاثیرے
 دیگر و غرتے دیگر است۔ و با وجود آن حق ہمان است
 کہ کاشقان سر حقیقت و متوطنان مقام تمکین کہ قوت مزاج
 علم و حال ایشان با اعتدال حقیقی رسیدہ است ہمین و
 رقیب احوال و مقامات گشتہ قرار دادہ اند۔ از شیخ ما
غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی
 رضی اللہ عنہ منقول است کہ مریدے از مرید ایشان
 دعوی کرد کہ من خدا را بچشم سرمی بینم این حکایت چون
 بحضرت وے رسید منع کرد و زجر نمود تا باز ازین مقولہ
 دم نزند و اینچنین نگوید گفتند زجر و نصیحت بابے دیگر است
 سوال ازاں است کہ وے دریں دعوی محق است یا بل
 فرمود محق مشتہبہ است او بہ دریافت خود راست میگوید
 ولکن اورا در اطلالے بر حقیقت حال اشتباہ شدہ است
 و سرکار در نیافتہ وے حقیقت را بچشم بصیرت دیدہ است
 و از بصیرت وے روز نے بجانب بصیرت کتادہ

در حقیقت نظروں پر بصیرت افتادگماں برو کہ مگر بصیرتی بیند
 مَوْجَ الْبَحْرِ يَلْتَقِيْنَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيْنَ اِيْنَ
 کلمہ ازان حضرت گفتن بود و حاضران را بصعقہ و صیحه افتاد
 و دیوانہ شدن و راہ صحر اگر رفتن سخن کہ از حقیقت بر آید
 ویرا ایں تاثیر است و حکایت او عالمی ہماں حال وارد
 و یقر و ن القرآن و لایجا و زعن حناجر ہمہ

حضرت مخدوم نے رویت باری تعالیٰ کے مسئلہ پر ایک رسالہ لکھا
 اس میں تعرف کی اسی عبارت کی جانب جو اوپر لکھی گئی اشارہ کر کے
 فرماتے ہیں :-

شیخ ابو بکر کلاباوی بمبالغہ انکار وارد کہ در دنیا نہ لفظ ہر نہ بیاطن
 رویت بود محمد یوسف حسینی میگوید یعلم اللہ من آن
 ظائف را ویدہ ام کہ ایشان یک ساعتے از ویدار او محروم
 نماذہ اند

فرق مراتب یہاں سات نظر آتا ہے۔ آمنا و صدقنا تلک الرسل
 فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ اَوْ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ حضرت محمد
 و بلوی نے نہایت صحیح لکھا ہے کہ

چنین دانم وجود ایں مرتبہ بس عزیز و نادر است "سیح ہے سے
 ایں دولت سرمد ہمہ کس راند ہند

۳۳۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز

کی کتاب خاتمہ اور انکی بعض دوسری تصانیف سے اخذ کر کے میں نے
 جو کچھ اوپر لکھا ہے اس سے ایک حد تک معلوم ہو سکے گا کہ تصوف
 کیا ہے اور صوفی کسے کہتے ہیں۔ صوفیوں کا کوئی علیحدہ مذہب و ملت
 اور ان کا کوئی علیحدہ فرقہ نہیں ہے بلکہ اہل سنت کی ایک جماعت
 ہے جس کا مطمح نظر یہ ہے کہ کتاب و سنت کے ہر جزئیات پر قولاً و
 فعلاً و حالاً عمل کیا جائے اور ریاضت اور مجاہدہ کر کے دنیا کی محبت
 اور خلق کے تعلقات کو دل سے کائل طور پر دور کر دیا جائے اور
 خواہشات و جذبات نفسانی پر بدرجہ اتم غلبہ حاصل کر کے انکو مقہور
 و مغلوب کیا جائے تاکہ صوفی طالب کا دل تمام تعلقات کی کثافتوں
 اور غلاظتوں سے پاک و صاف ہو کر محبت اور عشق الہی سے معمور
 ہونے کی صلاحیت پیدا کر سکے۔ انسان کی خلقت کا مدعا عبادت الہی کا
 سجالانا اور معرفت الہی کا حاصل کرنا ہے۔ صوفی غزیمت کے ساتھ
 ہر وقت اور ہر لحظہ اور ہر آن عبادت الہی میں متغرق ہو کر اور بمقتضای
 وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالسُّبْحَانَ لِلَّهِ كُونِیْنَ سَمِیْہِ مَوْجِدِہِ اَوْ عَمَّا سَمِیْہِ اَشَدِّہِ
 بالکل منقطع ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کی محبت میں فانی اور تہلک
 ہو جاتا ہے اور تقرب کے اعلیٰ و ارفع مقام پر ترقی کرتا جاتا ہے۔ اکابر صوفیہ
 اوس مقدس جماعت میں شریک ہیں جن کی شان میں حدیث قدسی
 وارو ہے بی یسمع و بی یبصر الخ اور یہ وہ لوگ ہیں جو وَالسُّبْحَانَ
 السُّبْحَانَ اَوْلَیْکَ الْمُقَرَّبُونَ کی گروہ کے رکن کہیں ہیں۔ اُنکے لئے

بشارت ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبَّنَا اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْتَقَامُوْا اِنَّ (سورہ فصلت،
 رکوع ۴) اور اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
 الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا اٰتِقُوْنَ هَلْ هُمْ الْبَشَرُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ
 (سورہ یونس رکوع ۷)۔

۳۴۔ امام المحدثین حافظ الحدیث ابو نعیم اصفہانی علیہ الرحمۃ کی تصانیف
 میں حلیۃ الاولیاء مشہور تصنیف ہے (فی الحال مصر میں چھپ رہی ہے
 اور نصف کے قریب طبع ہو چکی ہے)۔ یہ اس قدر بلند پایہ اور مقبول
 کتاب ہے کہ بستان المحدثین میں حضرت شاہ عبدالغفریہ محدث
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق لکھا ہے ”

داؤنوا اور کتب اور (یعنی محدث ابو نعیم) کتاب حلیۃ الاولیاء

اسمت کہ نظیر آن در اسلام تصنیف نشدہ... کتاب

حلیۃ الاولیاء در حضور او آتقدرا شہرت در و لاج پیدا کرد کہ

در غیشا پور بچہا صد دینار خرید شدہ...

جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے مصنف علیہ الرحمہ نے اس میں

تصوف اور کبرے صوفیہ کا ذکر کیا ہے اور صوفیوں میں سب سے

پہلا طبقہ اجلہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا قرار دیا ہے اور سب سے پہلے

افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق

رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

۳۵۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صرح البحرین

میں لکھتے ہیں :-

گمان نبرند کہ طریقہ تصوف مخالف مذہب سنت و جماعت است و صوفیہ

فرقہ دیگر اند و اسے اس فرقہ ناجیہ حاشا و کلا. خاصہ و خلاصہ این ملت اقوم

محققین صوفیہ اند کہ در ظاہر و باطن مقتبسان انوار سنت و مکاشفان حقیقت

اند و در سلوک طریقہ اتباع عملاً و حالاً و اختیار عزالت ظاہراً و باطناً و تحقیق

معنی صدق و اخلاص و معرفت مرکب نفس و ذوق و رع و تہدیب اخلاق و

و تصفیہ باطن ہمچ کس از ایشان پیش نکرده و آنچه ایشان از اعمال و اخلاق

و احوال و مقامات و مواجید و ازوق و زکات و اشارات و سایر کمالات

دست و اوہ ہمچ فرقہ دیگر اندادہ

۳۶۔ حقیقت تو وہ ہے جو بیان گنگنی لیکن تصوف اور گوشہ نشینوں اور مرج

و مرجان صوفیوں کے متعلق لوگ عجیب عجیب خیالات ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ کچھ لوگ

کہتے ہیں کہ صوفیوں نے اپنے اذکار و اشغال کو جو گیوں کے اعمال سے اخذ کیا ہے حالانکہ

ایک کو دوسرے سے کسی قسم کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى

وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ۔ زمانہ حال کے مدعیان "ریسرچ"

و تحقیق کی ایک جماعت کہتی ہے کہ لفظ تصوف یونانی لفظ کا عرب ہے لیکن

لیکن اگر عرب ہوتا تو "تسوف" حرف "س" سے ہوتا نہ کہ "تصوف" "ص" سے

جسے فلسفہ سوفسطہ سوسیتی وغیرہ یونانی زبان میں حرف "ص" کہاں ہے۔ کچھ لوگ

کہتے ہیں کہ آج کل کی تہو سونی اور اسلام کا تصوف ایک ہی چیز ہیں بعض کہتے ہیں کہ

تصوف فلسفہ الہیات ہے جس پر مذہب کا رنگ چڑھا دیا گیا ہے۔ بعض یونانیوں کے

فلسفہ اشراق اور مسلمانوں کے تصوف کو بلکہ ہندوؤں کے ویدانت اور تصوف کو ایک چیز خیال کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ہذا الکھفوات۔ مگر جس چیز کا علم نہیں ہے اس میں خواہ مخواہ دخل دینے کی سخت ممانعت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عِنْدَهُ مُنْدُوبًا۔ صوفیوں کا مقصد و تقرب الی اللہ ہے اور وہ کتاب و سنت کی اتباع پر منحصر ہے۔ حضرت مخدوم خاتمہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے کے سوا وصول الی اللہ کی تمام راہیں سڑو کر دی گئی ہیں دوسری جگہ (صفحہ ۸۲) فقرہ (۱۲۳) فرماتے ہیں۔

بعض طالبان دیوانگی کردہ اندمولہ شدہ اند قلندر شدہ اند برہمن و جوگی و بہرہ شدہ اند مگر جائے یا بندہ مطلوب در حجب غیرت و متقی عزت محتجب است بدینہا کسے نیافتہ است مگر دراں رہ کہ پیر فرمود و بیغایم برود۔

ایک اور جگہ بھی یہ فرمایا ہے اور یہ صراحت کی ہے کہ پیر وہی حکم دیتا ہے جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اور ان کے احکام کی تفسیر بھی کر دیا کرتا ہے تاکہ طالب اچھی طرح سمجھ جائے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے۔

کہ سعدی پندار را و صفا کہ تو اں رفت جز پرے مصطفیٰ

۳۷۔ حضرت مخدوم کی تقریباً سب تصنیفیں نہایت سلیس اور اس وقت کی

عام فہم فارسی میں لکھی گئی ہیں عبارت آرائی کہیں نہیں کی گئی ہے اس وقت کے محاورات اور روزمرہ ان کی کتابوں میں عموماً پائے جاتے ہیں مثلاً شستن

اور شیند کے بجائے شستن اور شیند

۳۸۔ حضرت مخدوم نے خاتمہ میں کہیں کہیں کسی واقعہ کی جانب اشارہ

کر دیا ہے اور اس واقعہ کی صراحت نہیں فرمائی ہے۔ میں نے حضرت مخدوم کی دوسری تصانیف سے اور بعض دوسری کتابوں سے اخذ کر کے اول واقعات کو لکھا ہے

اور اس کتاب کے آخر میں بطور تعلیقات کے شریک کر دیا ہے۔

۳۹۔ اس کتاب کو حضرت مخدوم نے ابواب اور فصول میں تقسیم نہیں کیا ہے بلکہ

اس کو مسلسل لکھا ہے اور جو مضمون جہاں خیال آیا وہاں لکھ دیا ہے۔ ناظرین کی سہولت

کے لئے میں کتاب کے مضامین کو فقرہ فقرہ علیحدہ کر دیا ہے اور فقرہ

نمبر از اول تا آخر مسلسل دیدے ہیں اور مضامین کی ایک مکمل فہرست مرتب کر کے

آخر میں شریک کر دی ہے امید ہے کہ مضامین کی تلاش میں ایک حد تک سہولت ہو جائے گی

۴۰۔ خاتمہ کے میں قلمی نسخے مجھے دستیاب ہوئے۔ ایک نسخہ ۱۰۵۰ء کا لکھا ہوا

ہے۔ دوسرے اور تیسرے نسخوں پر نہ کتابت درج نہیں ہے لیکن وہ دونوں نسخہ

کے کچھ ہی بعد کے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ان تین نسخوں کے باہدگر مقابلہ سے تصحیح

کی گئی اور تصحیح میں کہیں کہیں کتبخانہ آصفیہ کے قلمی نسخوں سے بھی مدد لی گئی۔

۴۱۔ اس کتاب مستطاب کی تصحیح نہایت محنت اور جانفشانی سے کی گئی اور

اب وہ طبع ہو چکی اور شایع بھی کی جا رہی ہے۔ لیکن مجھ سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ اس

محنت اور جانفشانی اور وقت کے صرف کرنے سے حاصل اور اس قسم کی کتابوں کی

طباعت و اشاعت سے منفعت کیا ہے؟ زمانہ ماوریت سے لیریز ہو چکا ہے

اس وقت کتنے ایسے ہونگے جو اس قسم کی کتابوں کی جانب متوجہ ہو کر اون سے منفعت

حاصل کر سکیں گے؟ اس کتاب کی زبان بھی فارسی ہے جو ملک ہند سے تقریباً مندرس
 ہو چکی ہے کتنے ایسے موجود ہیں جن کو اس زبان سے دلچسپی باقی ہے؟ جب یہ حالت
 ہے تو فارسی زبان کی اس تصوف کی کتاب کی اشاعت سے فائدہ کیا؟ اعتراض
 بالکل صحیح ہے۔ خیر القرون کے بعد زمانہ جوں جوں گزرتا گیا اپنے سابق کے زمانہ
 کی بہ نسبت خیر و برکت دینی میں گرتا ہی گیا۔ ترجمہ ادب المریدین کے ویسا ہی خود
 حضرت مخدوم نے اپنے زمانہ کے متعلق نہایت پروردہ الفاظ میں رنج و غم کا اظہار
 کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔۔

زماۃ آخر است تاریخ ہجرت ہشصد و سینزدہ رسید اللہ اعلم سپس
 آل باشند ہم کسے قدمے در سلوک ہند و طلب وصول خداوند سبحانہ در سمر
 افتد و بہ اسباب وصول مباشرت شود۔ ایام فتنہ و محل است غلامان
 قیامت خروج و جال طلوع آفتاب از مغرب باشند و غلق توہ شود
 و ظہور روایتہ الارض پیدا گردد و نزول عیسیٰ روئے نماید۔ اکنون طالب کہ
 سلوک کہ مرشد کہ روند کہ۔ اللہ اللہ اللہ کار بجائے است من کہ
 اقل و ارزلیں طائفہ باشند مردم گویند شاید ختم این کار بریں شخص شود۔
 نیک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فرسوس پڑ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ
 شیخ مصنف (یعنی حضرت ابوالنجیب سہروردی مصنف کتاب ادب المریدین)
 از زمانہ خویش نالید و ازان زمانہ چہار صد سال گذشتہ باشند اکنون ہما
 چہ رسد بنیاد کار حراب شدہ است در ہا برستہ اند جزیک شرنے
 باقی نماید است تاکہ انہیکنجت باشند کہ بہمہ مشقت و محنت در ان شرنے

درآید و در ان خانہ نزول کند۔ ہاں وہاں گوشوار کہ من چند سخنے را ترجمہ میکنم
یہ محتمل کسے ازین نصیبہ گیر مستعیناً باللہ انہ فریق شفیق و بالاجابت جدیدہ و حقیقہ

حضرت مخدوم نے اپنے زمانہ کی شکایت کی ہے اوس کے مقابلہ میں آج
ساٹھ پانسو سال کے بعد کے زمانہ کو کیا کہا جائے۔ تاہم جیسا کہ اونھوں نے

فرمایا

”من سخنے را ترجمہ میکنم محتمل کسے ازین نصیبہ گیر“

میں نے بھی اس کتاب خاتمہ کی تصحیح طباعت اور اشاعت میں
محنت کی اور مشقت اٹھائی اور وقت صرف کیا صرف اس خیال سے
کہ یہ نہایت مفید کتاب تلف ہونے سے بچ جائے اور چونکہ سید فیاض کا
فیض منقطع نہیں ہوا ہے شاید کہیں کسی کو اس کتاب کے مطالعہ اور اس پر
عمل کرنے کی توفیق ہو وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

سید عطا حسین

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ہجری

لنگم پٹی۔ حمید آباد دکن

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَنْزِيلٌ عَلَيْهِمْ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا
تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَالْبَشِيرَ وَالْجَنَّةَ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ هُوَ مَخْنُ
أُولِيؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ هُوَ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُ
الْأَنفُسَ كُلَّهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ هُوَ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ

خاتمة ترجمہ وادب المیرین

المعروفہ

خاتمة

تصنيف حضرت قدوة السالكين بدة العارفين امام الواصلين شامها زبلندوا
لامكال غواص بحر عشق وعرفان قطب الاقطاب خواجہ
صدا الدين ابوالفتح سيد محمد بن گمبوري ميروار از بند نوازي سيد الغزير

تصحیح
بہ

حافظ مولوی عطاء حسین صاحب
حافظ مولوی سید محمد حسین صاحب ام۔ لے ای۔ ای ظلمت میں طیفیاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

128213

(۱) از روم ستمہ و عادت لنتزمہ دوام وضو است۔ عوام و خواص ایشان
بے وضو نباشند مگر در حالت مرض یا عرض کہ از روئے حکمت استعمال آب
زیانکار آید۔ و دیگر اہتمام دارند برائے ہر فریضہ را تجدید وضو شود۔ و اہتمام دارند
بریں کہ مقام در کبارہ آب رواں کنند یا جوئے یا جوئے و اگر بضرورت احتیاج
بہ آب چاہ باشد آن چاہ را احتیاط بسیار کنند۔ کفش و نعلین کسے بر آن چاہ
نیاید و آنکہ پا برهنہ و پیادہ گردو بے پاشستن بر سر چاہ نگذارند و بر سر چاہ
جائے بلندے باشد و لو آنجا بد از دنیا آویختہ بر سر چاہ باشد۔ و تن چاہ را
بستہ دارند تا بیحال زانغے و غلیو ازے و غیر آن نیست۔

دوام وضو و تجدید وضو
برائے ہر فریضہ احتیاط
در حفاظت چاہ

(۲) و در استعمال طہارت و وضو بہ نسبت مردم دیگر استعمال آب بیشتر
باشد برائے احتیاط تطہیر را۔ و یکے ایستادہ ایشان را وضو کنانہ ہر چند کہ اثر شرک
و عمل بدیشود ایشان منجوا ہستند و دیگرے ہم ثواب رسد۔ و دیگر مردم نازک
مزاج اند صوم دوام و تقلیل طعام ملازم حال ایشانست ابر بوق پر کہ در و مقدار
دوسہ آوند آب گنجد برداشتن آن بر ایشان دشوار باشد و آنکہ دیگرے آب

وضو کردن

سواک در وضو

انداز و احتیاط در تطہیر بیشتر میشود۔ و بیچ وضوے بے استعمال سواک نباشد۔
و شرط کار ایشانست ہرگز زبان و دل را بیکار نذارند و آں وقتے کہ ایشاں را
بیکاری گزر و بلاے در وقت ایشاں باشد۔

تحتی الوضو فرایض

پہ اول وقت ادا کنند

سنت نماز عصر

(۳) و بعد ہر وضوے اداے شکر وضو نمایند۔ و آلبتہ فرایض بہ اول وقت
ادا کنند و در سنت نماز دیگر آبخناں اہتمام نمایند کہ گماں رود کہ مگر موکدہ است
و اگر بسبب دریافت جماعت سنت فوت شود بعد از آن بجلوتے بگذارند و اگر
نخست چہاگانی میسر نیاید بدوگانی اختصار کنند۔

بہ وضو نچسپند

چون از خواب بیدار
شوند

وضو کنند

(۴) و ہرگز بے وضو نچسپند و اگر از خواب بیدار شوند تجدید وضو کنند و گمانہ
بگذارند بعد از آن نچسپند۔

(۵) و بعد صبح و میدان تا تاریکی شب باشد نفلے کہ از آن شب باقی ماندہ باشد
بداں وقت ادا کنند۔

در نماز فریضہ قرأت

اختصار بہ

حضور نماز مقعد

(۶) و آلبتہ در قرأت فریضہ چنانچہ فجر و خفتن و مغرب قرأت بہ اختصار باشد
و آنکہ طوال مفصل و اواسط مفصل و قصار مفصل گفته اند خود ہماں باید اما حضور دل
ایشانرا ہم تر از جملہ کار ہاست اگر طوال قرأت شود بحتمیل بشریتے مزاحم گردد و
یحتمل حاجتے ہم در پیش باشد در حضور مزاحمت نماید۔ و در نماز معانی قرآن در
خاطر گزرا نیدن ایشاں این را شستت دل و تفرقہ حضور نامند۔ دل را بیک خطہ
داشتن بدینچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارت کردہ است و اعبد
ربک کانک ترا کا بہترین کار ہا باشد۔

مراقبہ از کثرت نواں بہتر است

(۷) و مراقبہ را از کثرت نواں غنیمت دارند و ہرچہ بدوق و راحت دست

حضور اور حضور

ہماں بہتر باشد و حضور و ضوایشان اینست در اغتسال ہر عضوے اتصالے
و اتصالے تصور کنند۔

غالباً ہر روز ہر روز ہر روز
تعمیر و ترمیم و ترمیم و ترمیم
اصطلاحاً حضور و ضو کرنا

(۸) و اگر ایشان روزے برائے ہر فریضہ غسلے میسر آید زہے کار۔ و چنانچہ بچہ
وضو کنند۔ آل خواہند کہ در فریضہ شروع کنند تخلل خربشکر و ضو و سنت نباشد۔

(۹) و آلبتہ جامہ باشد وقت وضو بر سینہ دارند و استینہا پچیدہ از
آرنج بلندتر کنند تا قطرات آب وضو بر جامہ نیفتد۔ دریں باب اختلاف علماء است

امام عظیم رضی اللہ عنہ فرماید نجس کما نزال من العضو و بعد از آنکہ وضو
کنند بخیزند جامہ باشد کہ بدل تحفیف اعضا بکنند۔ و چون خواہند در خلا و ملا

فصل حضور و ضو کرنا
در وضو و وضو کرنا
حضور و وضو کرنا

عامہ را گرد آورند طاقیہ را از سر دور کنند بلکه دستار ہم از سر فرود آورند و جامہ دیگر
در سر چسپند و اہتمام دارند کہ در وقت وضو سخن با کسی نکنند الا بضرورت

طہارت علیہ و در خلا ہم خالی از حضور نباشند یا حضور بر ایشان چنان غلبہ
کرده است کہ دل را از ازل باز آورند میسر نیست و آل حضور ضروری وقت ایشان

است یا حضوری کہ لایق آل موضع است و فکرے و اندیشہ کہ لایق آل مقام است
از ازل خالی نباشند اقل این قدر باشد در حال خور و از جملہ اناسی کمتر بود

و خوار تر تصور کنند و کون و فساد و اوراں حال بدل دارند۔
(۱۰) و آلبتہ رعایت قیلوہ کنند اگر چہ مجرب و استراحت باشد۔ خواجہ من قدس

قیلوہ و غنودنی بسک
بہر از شرف یا بعد
درین صفت است
فریضہ ہر

سہ الغزیزہ گفتہ است ہر صوفی را کہ بینی قیلوہ نمیکند تو بد آنکہ ہمہ شب میخسپد
آں بیداری کہ او در شب کند بے قیلوہ آل بحساب خواب باشد۔ و بعضے کہ

ہمہ شب بیدار اند البتہ غلطیدہ اندیک غنودنی سبکے پیش از اشراق کنند

تا در ادائیگی وظائف ثقلاً نباشد و موجب ملائمت نبود۔ و بعضی بعد از میدان
صبح یک غنودگی کنند آنرا کہ اعتقاد باشد کہ سحاب فریضہ او فوت نشود۔ و در آن
مصلحت باشد ہر کہ ہمہ شب بیدار بود و صبح در بیداری و مدنازی و زروکی در
رخسار و در پیشانی او باشد در ماں آنرا بضیاء نور نسبت کنند و چشمہا البتہ غلطاً
بود بدیں صورت جمالی در روے باشد ایشان ازین احتراز کنند۔

شب با حصہ کنند

(۱۱) و شب را سه حصہ کنند۔ یک حصہ در او را دو وظائفی کہ در شب آمد است
یک حصہ بخواب گزرا نند باقی دیگر در ذکر و مراقبہ روہ۔ میان آن ہر دو ہر چہ اورا
ذوق بیشتر باشد در آن اہتمام بیشتر کنند۔

وقایع خود پیش
تعمیر
تعمیر

(۱۲) و آنچه شب و روز ہر چہ از وقایع پیش آید پیش کسے گویند بگوش
پیر یا آنکہ او بجائے پیر است۔ و البتہ جو بیان تعبیر نباشد حوالہ برد کنند کہ پیش او
میگذرانند اگر او تعبیر کند مصلحت در آن باب است و اگر نکند مصلحت در آنست
و گفتار آن زیانکار وقت او باشد نفس را شربے بود و وقایع کم شود و بعضی را خود
بکلی رو و آل دیدن و شنیدن را در واقعہ بدیں مثال تصور کنند چنانکہ شغف
در مقامے میرو و در رہ درختے ہست کہ ہست سنگ زیا ہست کہے
جو کیے ہست۔ آل دیدنیہا چنانچہ نورے و نارے یا نداسے ہاتھے ہست
یا ہبے یا آفتابے و ستارہ یار ویت صور مشلیخ و غیر آن ہمیں حساب شمارند

اول وقت نماز
غالی نباشد

(۱۳) اول وقت از خواندنی و گذارونی خالی نباشد و رو سے و
او عیب و سورتے کہ از وظائف او است چنانچہ بعد فراغت آنست۔ چون
از آن فارغ شود وقت بتماوت گذرانے کہ ہست کہ ہست

نماز چاشت

مشائخ بودہمہ شاید آنگہ چاشت فراخ شود کہ ہوا نسبت بگرمی برد۔ بعضے چاشت راستہ میکنند۔ چہارگانی اول متصل اشراق بگزارد۔ چہارگانی دوم وقتے کہ چاشت فراخ شود و چہارگانی سیوم نزدیک بزوال بود، همچنان نماید کہ وقت مکروہ گزارده است۔

وقت قبولہ کردن

(۱۴) وقبولہ باید تا زوال شود اگر یک دو طاسے بلکہ سہ چہارے زیادہ گذرو ہم شاید زیر اچہ برال معاونت بر شب بیدار سیت۔ بعد از تجدید وضو و اوراد دو گانہ فی زوال گزارند۔ بعد از ازل یا تلاوت کنند یا میراقبہ شوند۔ اگر مزاحمت آیندہ است تلاوت کند و اگر نہ حالت مراقبہ بہترین حال است۔

نماز فی زوال

(۱۵) و اہتمام دارند کہ نمازے را اول وقت ادا کنند خصوص فجر و عصر را زیر اچہ بعد از ایں دو نماز ورودے مخصوص دارند پیش از طلوع و پیش از غروب بجا آورده شود

اہتمام دارند کہ نمازے را اول وقت ادا کنند خصوص فجر و عصر

(۱۶) و ہر وقتے مرجوعے را غنیمت شمرند۔ گویند وقتے است کہ درال وقت البتہ رُو خواست نباشد ہرچہ از خداے تعالیٰ بنخواستہ بیاسند۔ و ایں وقت بعضے گویند قبل طلوع صبح است۔ و بعضے گویند عند طلوع بوقتے۔ و بعضے گویند میان سنت و فریضہ فجر۔ و بعضے گویند بعد از ائی فریضہ فجر تا طلوع آفتاب۔ و بعضے گویند اں وقت چاشت است۔ و بعضے گویند وقت فی زوال است۔ و بعضے گویند بعد از ادا ای نماز پیشین است کہ آل را بین الصلوتین گویند۔ و بعضے گویند بعد از ائی عصر حتی الغروب۔ و بعضے گویند بعد از مغرب تا وقت عشا۔ و بعضے گویند

اوقات مرجوعہ را غنیمت شمرند تفصیل اوقات

نیم شب۔ و بعضے گویند آخر شب۔ و قبل صبح گفتہ اند۔ ہم بنا بریں ہیچ وقتے صوفیان ضایع نگذاشتہ اند البتہ بجدے و شغلے و بصلوتے و ذکرے و مراقبہ مشغول ماندہ اند۔ و آل شب قدر کہ مردم سرگراں آل وقت انداں وقت ہر روزے و ہر شبے است کہ نام نیک بخت باشد کہ ادراک آل وقت کند۔

اوقات مکروہہ
ورعایت آں
وقت دشمن

(۱۷) و بسیارے از صوفیان اوقات مکروہہ را رعایت کردہ اند و ہم بدالوقت بشغلے عظیم مشغول ماندہ اند چنانچہ صلوٰۃ و مراقبہ۔ ایساں چہیں گویند کہ فقیہ میگوید کہ آل وقت غضب اللہ است ایں دوستان خدا چہیں گویند وقت غضب ایں تقاضا کند کہ بعبادتے و بکار طاعتے مشغول شوند۔ چہ میگوی اگر خداوندے بر میکنے غضب کند یا خداوند را در حالت غضب بیندہ آنکہ بعجز و زاری و باطاعت پیش آید تا تسکین فوران غضب او شود۔ ایں ہم گویند کہ عاشق و محب محل و غیر محل نہ بیند ہموارہ و حسرت و جو باشد۔ چہیں ہم فرماید کہ محبوب را در حالت لطف جمالے و بگیر است و در حالت غضب حسنے و گز چوں نباشد کہ تو مبتلاے ترکے عیارہ خون خوارہ باشی و او در غضب خود بر سمندے سوار بودہ دستار را اکثر کردہ و جہد برآں پیچا بندہ سنانے بدست گرفته سوئے تو تازد آل رمح را بمنح و عطاے خویش بر سینہ ات گزارد آنکہ تو سینہ را سپر سازی یا نہ و آل ہیأت ترا مستانہ کند یا نہ ایں نظارہ میسر نیاید تا او در غضب نباشد و قصد جہاں تو نکند و ایں ہم گویند کہ فقیہان میگویند کہ ایں وقتے است کہ مشرکان شیطان را پرستند آنکہ تو چہ میگوی علی مرغوب الف اعداء الدین و بر عکس خوبیات ایں شیاطین ما رب العالمین را

پرستیم مخالفت دشمن دوست و برعکس کردن کار او نشان محبت است۔
 (۱۸) و بعضی صوفیان گاہ گاہ نماز خفتن را تاخیر کنند تا نیم شب کہ آن
 وقت مستحب است و چندیں بریں موافق شوند تا نیم شب برخیزند تجدید وضو
 کنند و بہ نشاط تمام فریضہ بگذارند از آنچه از نماز شام بلکہ از من از دیگر بلکہ از
 بین الصلوٰتین بازور گزاردن و خواندن گذشتہ است تا آنکہ وقت نماز خفتن
 بحال شد ثقلی و طبیعت شد گران و در مزاج افتاد و سبب آن چند طایفہ بخلطند
 استراحتی نشود و اندک خوابی آید بعد از آن بخیزند تجدید وضو کنند و نشاط تمام
 فریضہ و نوافلی کہ در آخر شب است و ذکر و مراقبہ کہ معهود و آرنند بوق تمام
 ادا شود۔

تأخیر در نماز عشا
تا نصف شب

(۱۹) بیداری سپاس باشد و خفتن یک پاس و بعضی چنین ہم کنند از
 اول وقت نماز دیگر تا ادائی نماز خفتن با جمیع نوافل آن سخن گویند و افطار
 نکنند بجز قطره آبی و بعد از نماز خفتن افطار صوم باشد و بعضی تا سحر و ادائی
 نوافل و وظائف و ادعیہ چندان مشغول نباشند کہ در ذکر و مراقبہ خلل شود
 و آنکہ ہمہ شب قرآن خوانند تا ختم شود نیکو کاریست این اما بخصی
 و قسمی باید کرد و مراقبہ اعرام الشائیل است۔

غایب و بیداری
و مشغولیت

(۲۰) و صوفیان را نباشد بدیں التفاتی کہ بہ اشتغالی کوشند
 یعنی اگر جمیع است نفعی نگزاریم کہ بدان شهرت است یا مردمان چه گویند کہ
 نمودار خلق میکنند نظر و متعبد ازیں ہر دو منقطع است صوفیان چنین گویند
 ہر کہ عبادتے برائے شہرت کند او کافر است و ہر کہ ترک آرد از سبب خلق

مراقبہ اعرام الشائیل
صوفیان بہ اشتغالی
و شہرت حاصل نمود التفاتی
نباشد

او مراعی و منافق بود۔

(۲۱) واگر ذکر و مراقبہ غلبہ کند وظیفہ وقتی را بدان ترک نیارند و البتہ عمل ایشان بریں باشد۔ مراقبہ را در جمیع احوال عمل دارند اگر در ذکر است مراقبہ بہ آن منظم کنند و در نماز کذاک سخن در آنست اگر میخورند و اگر رہ میروند و اگر در حکایت اندیاد صرف امور بشری دیگر اند میراقبہ نباشند۔ و ذکر خفی بعضی ہمین مراقبہ را گویند اگر چه باصطلاح ذاکران ذکر خفی آنرا گویند کہ ذکر بحسن ل میگویند چنانچہ زبان قائل نیست ارکان ذکر را نگاہ دارند یا ندارند۔

(۲۲) طعامیکہ ایشان خوردند ایکہ ایشان آشامند در ہر لقمہ اقل این است تسمیہ گویند۔ بعضی ہر لقمہ فاتحہ تمام خوانند و این را عجیب و غریب بدان نام لقمہ را بستند و گرد آرد و بنجاید و فرو برد و فاتحہ خواندہ شود۔ و آنکہ گویند در ہر لقمہ تمام قرآن خوانند آن دخل خوارق است از عمل عاقلان بیرون است۔

(۲۳) و تہجدرا گفتہ اند یقظۃ بعد نومۃ اولی و یقظۃ بین یقظتین

یقظۃ بین النومین یعنی خسپید بیدار شود بعد از ال نماز گذار و تا سحر بیدار ماند این یقظۃ بعد نومۃ اولی و نومۃ بین یقظتین است۔ اول یقظۃ بین النومین یعنی بیدار بود و خفت بیدار شد نماز گذار و باز خفت۔ و آنکہ ہمہ شب بیدار بود یا نصف شب اختیار کند و یا پاس آخرین۔ و نباید کہ صوتی غافل خسپید خواب او ہما نچہ گفتہ اند آکلہد کالم رضی و لو عھد کنوہ الضرفی من دیدام سلطان محمد تعلق بعضی مردم را پے شکاف کردہ بود سزیر پابالا کردہ او بیعت دوران چنان حالت ایشان را خواب آمدہ است۔ صوتی درو مند طالب

بکار و مراقبہ و مراقبہ
و در حال

تسمیہ سخن است
و نام خوردن

نماز تہجد
و نومۃ بین یقظتین

خواب و تسمیہ و تسمیہ
تعلق است و تعلق

بے خویش و خولیشاوند خواب او بدیں مانند باشد ظالمے صوفی را جو ہم زندگ
 دست و پا بریدہ انداختہ است در ال حالت اور خواب آمدہ است و احتلام
 افتادہ است آب طلبید گفت بر اندام من بریزید کہ مرا احتلام افتادہ است آن ظالم
 از ظلم پشیمان شد گفت اگر زندیق بودے این اہتمام در غسل نبودے۔ و البتہ
 صوفی کہ در خواب باشد باید کہ اور از وجود خبر بود مگر بسبب غرضے یا مرضے
 اور از ہول پیش آمدہ باشد چنانچہ گفتہ اند تناو عینای و لایناو قلبی و این
 خبر مرفوع گویند۔ و آنکہ صوفی در خواب بیند و آنچه بحس باصرہ بیند در حس باصرہ
 احتمال غلط باشد اما در خواب صوفی احتمال غلط نیست۔ بعضے عاقد و قاصداً
 بخسیند خود را بخواب دہند برائے ال مصلحت تا ہرچہ خواہند بر آن مطلع شوند
 تمام تر اطلاع شود۔ و بدیں سبب علما گفتہ اند کہ خداکے تعالیٰ را در دنیا بخواب
 بیند شاید خواب را بر بیداری ترجیح دہند چنانچہ جنید قدس اللہ روحہ گفتہ است
 خواب فعل اللہ است و فعل اللہ بغیر اختیاری است علی ہذا راجح باشد خواب
 بر بیداری۔ بانداد بے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ خفتہ ماند و فاطمہ رضی اللہ عنہا
 ہم باوے خفتہ است جامہ از سینہ ہر دو جدا شدہ بود رسول علیہ السلام برائے
 ایقظ ایشال درول آمد چشم بے الصلوٰۃ الصلوٰۃ گفت علی رضی اللہ عنہ
 بیدار شد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود این چہ خواب بود کہ نماز بیگاہ می شود
 علی رضی اللہ عنہ فرمود ما را خپانید خفتیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
 بناخوشی و کان الانسان اکثر شئئ جداولاً سخن جیدر کرار کر اللہ
 وجہہ جواب بے نبود لابدی بدین کلام متعلق شد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در خواب رفتن صوفی کہ

اور بادشاہے دست و پا

بریدہ انداختہ بود

باید کہ صوفی را در خواب

از وجود خود خبر بود

بعضے صوفیان عاقد

بخسیند تا ہرچہ خواہند

بر آن خواب مطلع شوند

گمان نبوی لوندے غافل و کابل ہمہ شب خیدوریں کلام ایشان را مدخلے باشد
لا حول ولا قوت الا باللہ سخن در بیدار راں حضرت میسرود که از حکم طبع بشری
بیرون آندہ اند۔

(۲۴) اختلاف رود بعضے گویند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را
با حضرت صلوات علیہ ملاقات بود بریں حکم چنین می آید کہ اونہی است و بعضے گویند
نبود بریں وہم میرو کہ ولی است از امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آنکہ
ابراہیم تیمی رحمتہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ عشر را از حضرت صلوات اللہ علیہ روایت کند
و حضرت صلوات علیہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنین گویند این ملاقات
روحانی بود و از رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام روایت لوکان الخضر حیا الزہری
بریں معنی اختلاف خیزد۔ سکندر برے حفظ سدید با جوج و ما جوج حضرت صلوات
علیہ را داشتہ بود و حضرت علیہ السلام چند سال حافظ آل مقام بود و رانچہ بعث
نبی شد من اللہ بر و القاس خواب شد صد سال بخت چوں بیدار شد تفحص کرد
کہ نبی آخر زمان مبعوث شد یا نہ ہنوز۔ باوے گفتند مبعوث شد و تبلیغ رسالت
کرد و اثبات شریعت کرد و باز گشت۔ بریں مقال احتمال حدیث اثبات شود
لوکان الخضر حیا الزہری پس آنکہ شریعت بدور سید او انقیاد کرد۔

(۲۵) مقصود آنداشتم کہ خواب من اللہ القاس شود آل خص خواص را بود
و قصہ اصحاب کہف از ان مشہور تر است کہ ما بنش تیمیر صد و اند سال خفتند
و ایشان را گمان بود کہ یک ساعتی بود۔ صوفی را خسپانند و از امور خروی
تمایش نمایند کہ آن بہر ارسال در بیداری احاطت نتوان کرد۔ مرد بیدار و رکنا

ملاقات حضرت با رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
واقع شد یا نہ

خواب من اللہ القاس
و آل خص خواص را بود

است و خفتہ بیکار و کار و ادکار یا بد و خفتہ از داد و در و افکار فارغ باشد گفته اند
 زمانہ باشد کہ قایم از ماشی بہتر قاعد از قایم بہتر مضطجع از قاعد بہتر یعنی نایم فعلی ہذا
 نظارہ شود خواب فضلے دارد اگر اللہ فی اللہ من اللہ بودہ باشد۔ و آنرا کہ خواب
 شیطانی گویند نباشد گراہل و سوسہ و گرفتار ہوارا۔ اختتام اگر عارفان است
 بنایت شرف و فضل دارد و اگر عوام را است عقوبتے صرفے خصوصاً طلب را۔
 (۲۶۱) مرید بر آب بیداری بسیار اجتہاد کند طعام و آب کم کند خصوصاً
 شب را۔ دل بیدار نشود تا تصفیہ او نکند و تصفیہ او بجز چہار چیز نیست چنانچہ
 بارہا گفتم اگر زندہ شد و جمالش بر تو تجلی کرد تو آئی کہ وصف تو در تحریر نگنجد۔
 جنید رحمۃ اللہ کہ در شان اہل رحمۃ اللہ گفتمہ است آسان سخن نیست۔

مرید بر آب بیداری
 بسیار اجتہاد کند

(۲۶۱) تغلیل طعام بریں تدبیر دست و ہد اگر ترا فرض کنیم ہر روز غذا یکہ است
 یک سیر نخود و سنگ ساز و در پلہ بندہ و غلہ دیگر در پلہ دیگر وزن کن نخود یک انہ از آن
 کہ سنگ ساختہ بیرون کش ہمیں صورت ہر روزی ازالہ نخود غلہ کہ آنرا موزوں
 ساختہ یکدانہ بیرون آرد و مہی سہی دانہ شود و رسالہ مسدود و شصت دانہ شود و غیرہ
 غذا بچند درم سنگے باز آید تغلیلے دستے دست و ہد و با قوت و بے مشقت
 بود بیچ قوتے از بنیہ کم نبود تغلیل آب کوزہ مالامال بدست گیر مضضہ کن بیرون
 انداز آخر از کوزہ کچر فرو بر حساب گوی تمام کوزہ آب خوردی و نفس بوم خوش
 دانست کہ تمام کوزہ در تصرف من آمد کام و سینہ و دل قوت آب گیرند خنک شوند
 و آل جرعہ کہ تو خوردی برائے ہضم طعام بسندہ باشد۔ پس آل ہر دو کہ گفتم
 سالہا بے طعام و آب توانی ماند و اگر خود این کبھی غرض بے طعام و آب حاصل شد

طریقہ تغلیل طعام
 و آب

و آنکہ گویند برائے تغلیل طعام چوبے ترے راموزوں بہہ سازند بہت تدبیر و لیکن
عنقریب آل خشک شود آل یک سیر را بود میاں چند روز نیم سیر باز آید تبینہ
ست شود ضعیف و لاغر نماید۔ و آنکہ گویند و نانے خور و پر کالہ از آل کم کند
بتدریج بہ اندک مدتے بہ نیم نان و بدانگے باز آید بہت تدبیر اما بینه ضعیف شود
و مر و لاغر شود۔ آب ہم بر مثال طعام نہادہ اند۔ جوگی کاسے از پوست کدو دارو
آل مقدار کہ غذائے اوست بدان شکمش پر می شود اما مالش کند بخورد و یکضربہ بر
سنگ سایید چیزے از آل کم شود ہمیں منوال ہر روزے آل کار کند میان
چند روزے یک کفے باز آید انہم نیکو تدبیر است۔

طریق سیروں طبعی

(۲۸) و آنکہ خواهد طے کند نخست صوم و وام پیشہ سازد چند روزے غذا
بعد اوی خفتن کند ہمیں طریق تا قبیل صبح افطار آرد۔ شبے انہم گذارد
بدیں تدبیر طی درست دست و ہد و روزیک شب کیطی گیرند و شب سے روز
طی باشد و ہر کہ کیر و بے طعام تواند ماند سے روز تواند ماند و ہر کہ سے روز تواند ماند
دہ روز تواند ماند و ہر کہ دہ روز تواند ماند یک ماہ تواند ماند و ہر کہ یک ماہ تواند ماند
شش ماہ تواند ماند و ہر کہ شش ماہ تواند ماند کھیال تواند ماند و ہر کہ کھیال تواند
ماند ہمہ عمر تواند ماند۔ و آب ہم ہمیں حکم دارو۔ این تدبیر با است کہ گفتیم اگر طب
را غلبہ عشق و شوق باشد روز ہا و ماہ ہا گذرد خیرش از طعام و آب رود
و در طبیعت و طبیعت او چنین دانند تا چہ منجور و ابیت عندہ راجی بطبعی
و یسقینی یک تاویل ہمیں گفتہ اند۔ و این ہمہ کہ گفتیم تغلیل و ترک بشرط
قوام مبینہ و قوت مثنی۔ اگر این دست و ہد۔ و اگر این دست نہد و این کارہ

اور ترک آل باید کرو۔

یادل از خانماں خود برکن . یا تمنائے عشق کمست کن

تو نہ مرد عشق بازی ما برواے خواجہ کار و گیر کن

و کسے چنین ہم باشد طعام خورد ہر طعامیکہ هست اگرچہ مستعطش و گرم بودہ

باشد و مع ہذا آب نخورد این را ہم تدبیرے هست یکدور روزے او بر خود سخت

گیرو بے آب ماند پس آل این ہم دست و ہد۔ و البتہ تغلیل طعام و شراب

موجب تغلیل منام باشد و اینکہ تغلیل چہا چیز گفتہ اند ہر یکے موجب تغلیل

دیگر است و گویند و کس خشنپند کیے آنکہ مبتلا بہ درد فراق و اندوہ ہر آل

بودہ باشد خواب گرد آل سوختہ درد مند نگردد۔ و دووم آنکہ بمقصد وصل رسیدہ

باشد بصر ہوا و اخذ لذت چنان مشغول است کہ او پیرامن خواب نگردد۔

و ہم چنین ہم گویند اہل یقین را بیشتر خواب باشد کار آسودہ است رہ لبر

رسیدہ است مرد با آرام و قرار آرمیدہ است اضطرابے و انزعاجے نماندہ است

طلب و درد و سوز رخت بر بستہ اند مرد و زراویہ فراغت اضطحاعے کردہ است

ہر آئینہ بفرغت خستید از آنچه موجب بیداریش نماندہ است ایل جنوئے

ہم خود را در ابتداے حال سالہا بہ بیداری گذرانیدہ بیقظہ معتاد نفس او شدہ

با ہمہ آرام و قرار خواب را باوے چہ کار کہ معتاد روزگار او نیست۔

(۲۹) گفتہ اند النور فی اللہ باللہ اللہ من اللہ ایل ہمہ اقسام محمود است

نوم عن اللہ نسبت بمنمت بر دارے اما غافل ہسم از و بدو شد

من اعزہ کمالات باشد۔

تغلیل طعام و آب
موجب تغلیل منام باشد

اقسام خواب

انواع صوم
وصائمین

(۳۰) صائمین برانواع اند۔ یکے صوم دوام باشد این بہترین صیام است
و گویند صوم داؤد علیہ السلام بہترین صیام است یک روزے افطار کند یک
روزے صایم باشد زیرا چہ اول معتاد می شود و در دوم خلاف عادت می باشد
اما اگر برین ہم عادت شد این نیز همچو صیام دوام باشد و شاید نفس بدیں راضی
شود بارے اگر یک روز صایم مکی و زنجورم۔ و بعضے در ہفتہ سہ روز روزہ دارند
ووشنبہ پخشنبہ جمعہ و بعضے پخشنبہ و جمعہ بس و بعضے اول مرہ و آخر مرہ و بعضے
سہ ماہ و عشرین شش شوال و ایام بیض اما ایام بیض ملازم حال این طایفہ باشد
مگر بضرورت پیری و ضعف بنیہ و خوف زحمت۔ و البتہ صوفی را بے صوم نشاید
بود کہ یکے از ارکان تصوف است۔ و آنکہ گویند کسے باشد کہ ہمہ روز صایم
ماندہ است امساک کند از طعام و آب و قبل غروب شمس افطار کند موجب آنکہ
نفس خود را صایم نداند غورے دروے نیاید این نیز بر بشرط متانت استوار
غیبت اگر آل عجب نباشد این عجب است کہ من کسے ام البتہ ارکان صوم را
نگہ دارم و نفس سگتہ دارم۔ و بعضے اکتفا بہ تقلیل کردہ اند غرض تصفیہ حال
باشد اما نام صوم نبود نیکو است اما این نیز شائبہ شرے دارد۔ دیگر صوم از ارکان
دین است رعایت او بشرط کردن امرے کلی باشد۔

اعتکاف

(۳۱) اعتکاف را نیز صوفیان رعایت کنند بعضے یک ربیعین و بعضے
دو ربیعین و بعضے سہ ربیعین و بعضے کبرویاں این جنس کنند وہ شعبان و
سی رمضان این را ربیعین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوانند۔ و سی رجب
و وہ شعبان این را ربیعین عیسیٰ علیہ السلام نامند۔ ہمہ سال این سہ ربیعین را

رعایت کنند و خلوت گزینند و ملازم ذکر و مراقبہ باشند و نوافل دیگر کمتر بود جز سنت
موکده را رعایت نکنند و دو گانه شکر و ضو باقی وقت بگذرند و مراقبہ گذرانند و بعضے ہم
باخرو بہ ماہ رمضان اکتفا کنند و بعضے چنین گویند این سنت موکده است و ہدایہ
فقہا این سخن نبشند اند۔ اما نمیدانم کہ از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایچ
روایتی نہ دیدہ ام کہ ایشان این سنت را رعایت کرده اند و رایم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بعد فوت او گریہم بنا بریں است بعضے مشایخ نمی
شینند۔ و چنین ہم گویند کہ دریں شہرہ است ماہمہ وقت معتکفیم تعیین کردن
بوقتے زیادتی باشد۔ و چنین ہم گویند مقامیکہ در نماز جماعت اذن عام باشد
چنانکہ خانقاہ و جماعت خانہ صوفیاں آن بمنزلہ مسجد بود ماہما نماز ملازم ایم
و بشرط اعتکاف می باشیم۔ گویند اعتکاف برسہ نوعست اعتکاف معین چنانچہ
عامہ را دیدی و میدانی دیگر اعتکاف دوام از انچہ حکایت کردیم و سیوم اعتکاف
دلہا باشد یعنی درون دل اہل دل معتکف ایشانست باہیں ولے کہ داریم
ہم بدیں بدل خویش معتکفیم۔ از رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول است کہ
جز ماہ رمضان ایچ ماہے تمام روزہ نداشتہ است و ایچ ماہے تمام اقطار
نگرہ است و ایچ روزے برلے صوم مختص نداشتہ است اما صوفیاں تخصیص
کنند ایشانرا مقصود رعایت اورا و وظایف بود۔

(۳۲) ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ گوید اشتغال بکنج بہتر از تنگی نوافل است
و شافعی رضی اللہ عنہ برعکس آن فرماید۔ امام از منتہیان نشان داد و شافعی
رضی اللہ عنہ سخن از اہل ابتدا گفت۔ غنتی بہر محسوس و ملذوزے کہ مشغول شود

اشتغال بہ کنج
بہتر از تنگی نوافل

بحسبہ نسبتہ تجلی او بیند اور امتناع از ان نیک نیاید بجز ماں راضی شدن
مشکل کارے است۔ و از رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کنند خایر
ہذا الامۃ اکثرھن نساءً او از مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہمیں نشان یافتہ شود
کان از ہذا الناس ولہ اربع منکوحات وثمان عشر سہریۃ و ہم
ازینجا گویند کہ او از ہذا الناس بود فعلی ہذا کثرت نسائے دنیا نباشد مگر ہم ازینجا است
کہ گویند عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ باز پس آنکہ عمرش ہشتاد و رسید چہار عورت
در نکاح آورد

عالم التجربہ بہتر کہ
نکاح اور ازیاں آرد

(۳۳) اما محمد حسینی البقاء اللہ فیضہ الی یوم النہد بحق شفیع العباد از تجربہ
خود چنین گوید ہر کہ بیک زن رسید تمام دنیا محتاج شد اگر تجربہ کردہ دانستہ
و دیگر کار میان دو نفر است بہر سبب کہ دریں کار شروع شدہ است دوم را
ہم چیزے ہوائے ولذتے باید یا نہ قوت تو صورت اسقاط گرفتہ است و جمال تو
زوال ثبوت کردہ است۔ آنکہ اندیشہ کن آن بیوہ را چہ حالست جز آنکہ بر تو
و بر حال خود شبستہ صکے برو جہہ خود میکند و میگردد۔ اے دوست و اے عزیز بجال
سر خود ازین خطرہ باز آئے و اگر چہ اذنی من اللہ می شود ایجاب فرضیت نمیکند
اما اباحتے و جوازے می نماید و اگر اینجا فرضے کند اگر مرے عارفی و تجلیات را
شناختہ بسیار چیز ہا است کہ او میفرماید و تو نمیکنی۔ حکایت کردن مرا ازینجا
زیادتی باشد زیرا چہ مردمان را ازیاں نکار آید۔

مصرع

این سز بہنہ براں دگر ہا

خداوند سبحانہ و تعالیٰ بحی صلوٰۃ اللہ علیہ رادح کردہ و کان حصو مراد

گویند قلیل الباہہ بودہ است تو مرد صوفی تعلیل ملازم حال تو شدہ است تو ہم دور
 حکم قلیل الباہہ دریں اندک قوت قوت خود را زیر پای ندہی و گرنہ از تو ایسچ
 کارے نیاید۔ از ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کنند کہ او گفتہ است اگر چہ
 و انہم از عمر بن خریزہ روزے بیش نمازہ است با ایل ہمہ نکلح کنہم بمبیسرم
 ولا احب ان القی اللہ عزبا نیکو سخنے است ترا ہتمام بر خود شد۔ و
 البتہ خواستی کہ با سنت میری کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زن گذاشتہ
 مردہ است اما نظر بر حال آل بیچارہ نیفتاد کہ او بیوہ خواہد شد و او احد و خواہد کشید
 و او میان مردمان معیوب خواہد شد۔ حاصل باتو میگویم اے یار عزیز دوست من
 تا توانی ازیں کار محترز باشی خود را بزبان مدہ خود را از کار وین پس مینداز خود را از جہتی
 و رنجور ساز خود را اسیر کو کہ بکن خود را در گرداب پلیدی مینداز نفس را از حرص و
 ہوس بازار۔ اینکہ من باتو میگویم من عنین صفت و اما ندہ ازیں کار نیم با ہمہ
 قوتے و شوکتے کہ دارم ترا تنبیہ میکنم و ایسچ صوفی و ساکے روندہ دریں کار نباید
 در او بستہ نشد شوق کم شود از درو طلب با زمانی ذوق فوت کرد و اگر عارفی باشد
 تجلیات کم کرد از شہود غایبے بشاہدے حاضرے رضی شدہ و سنت او بریں
 رفتہ است۔

(۳۴) محی الدین ابن عربی چند سخن درین محل گوید او عالم غیب گذار شدہ است
 بعالم شاہدے رضی شدہ است او خبر بدین وجودات بوجودے دیگر قابل نیست
 او این ہمہ صورت و اشکال را صورت و اشکال او گوید او از ورایے ورایے شعورے نداد
 و الحق وراء الوراہ۔ فافهم و اغتصم این انت من هؤلاء اگر او

اختلاف در سند
 از حضرت شیخ محی الدین
 ابن عربی

درایام من بودے اور ازلیں شواید باز آوروے اور ازلیں شواید بعلو بودے و
از و راء الوراغ نظارہ اش شدے ایمان بتجدید اور وے مسلمان از سر شدے اگر
این سخن من خلاف حق و تحقیقت است چنگ دوستاں خدا و عارفان خدا و
و امن من۔ او گوید الہ مطلق والہ مقید سبحان اللہ اگر فیض اورنگ آمیزی و کیمیا
گری کرد ایں صبغتہ اللہ را تو الہ مقید نامی جعلناہ الہا ایں سخن است آے
او الہ بالقوہ بود فی الانزال الانزال چون از قوہ بعقل آمد توحید گوئی کہ
جعلناہ آھا وریں باب طول و بسطے کردے شرحے و بیانیے نمودے اما
الوقت عزیز و العمر قصیر کجا افتادہ ایم لاحول و لا قوۃ الا باللہ۔

بہر عبادت رسیدن
بجہت اہل صوفی را
پابندی اور اولاد

(۳۵) صوفی بہرہ اوصاف کمال رسیدہ ہیچ و روے و اور اوے از و
فایت نگرو و ہما کن۔ جنید رضی اللہ عنہ وقت نقل تغلیب سبجہ میگرد از انش
پرسید نگفت اذا تطوی صحیفتی من خواہم من ختم کار من و عنوان صحیفہ من بدیں تمام
باشد۔ مشایخ ما را با ہمہ کمالے کہ ایشان دارند شیعیے ما از او را دو وظایف
ضایع کنند و اگر ہم و اعلیٰ نظر کنی مرد عارف در ہمہ اشیا اور ابید اکنوں بچہ
مصلحت از مہو و معتاد کرد و دواز کار کبار روگرداند و آنچه نبیا و اولیا بہ آل
رفتہ اند صورت امتیاز نماید۔

ادب طعام خوردن

فضیلت ایمان بخوردن

چون

(۳۶) طعام میگرد ایشان خورد بہر لقمہ تسمیہ گویند بلکہ بہر لقمہ فاتحہ خوانند
بعضے بجای وضو غسل کنند ہر بار کہ وضو بشکند غسل بتجدید شود و بعضے برائے
ہر فریضہ غسل کنند چنانکہ شیخ ما شیخ فرید الدین کرے رحمۃ اللہ علیہ
وقد کس اللہ روحہ بسیار ان باشند بوضو شام بامداد گذارند یعنی البتہ شب

ایشیاں را خواب نبودے و نوم کیے از نوا قضا و ضواست اگر خفتندے وضو واجب شدے۔ در وضو بطبیعت شفاے نقدے در ول است و دفع ملائے ہست و دفع دَرْنے و غبارے کہ بر رو دست و پائی شود و مرد و ایم الوضو المعانی در رو باشد۔

آداب سماع شنیدنی

(۳۷) سماعیکہ ایشیاں شنوند ساخگی آں من قبل کنند بعد تطیب و غسل و سپیدی جامہ تجدید وضو کنند و تقلیل طعام بلکہ ہتھان این کار من قبل طی ہم کنند و اگر می خواستند طے کردن سماع می شنیدہ اند و چند روز از طعام گرمی آورند۔ و مجلس سماع با عزت و وقار بنشیند و دل را بجنور و مراقبہ آرد و مقصود را در پیش نظر دارند و جمع ہم ہمہدیں کنند البتہ مُتَمَتّاً و یُسْرًا نظر نباشد یا نظر بر قوال بود یا بین دیدہ و نظر بریں نکنند کہ گویندہ رعایت گلوے موسیقار میکنند یا نہ۔ نظر بر موزونی و ناموزونی بیت نکنند و در خامی و خستگی ترکیب نہ بینند و نظر بر گویندہ نکنند و البتہ باید کہ امر و ملیح مطربان نباشند اگر اتفاق حضور او باشد باید کہ لحظہ سوسے اول شود و بہرہ آہ بلند نزنند و بہر بہانہ واہ واہ نکنند ہمت بریں بر بستہ باشند کہ خود بخیزند تا رقص کردن و بستن او بطفیل باشد۔ و البتہ قصد کردہ میان حلقہ نہ قصد۔ و نخواہند توجہہ قوال سوسے ایشیاں باشد۔ البتہ ازیں محترمتر باشند کہ نظر حضار بر او افتد۔ و البتہ قصد کردہ جامہ سوسے گویندہ پرتاب نکنند مگر کہ وقت آں اقتضا کند۔ و واوہ باز نستانند و اگر جامہ خود افتد بہتر آں باشد کہ باز گیرند مگر قوال را بعطیہ خوشنود سازند چون نہ باشد حالت سماع حکایت کرد کہ تو از کونین خاستہ از پرکالہ جامہ نمی توانی خاست

و اگر فقیرے را خرقة جامئہ لابدی باشد اور اچھے ضرورت است کہ در سماع در آید
خرقة اندازد یا چناناں جبند کہ خرقة افتد گوشہ شنید یا در زاویہ استادہ ماند تبرک
بحال اہل سماع کند۔ مرید نشاید بحضور پیر جنبشے نماید یا نعرہ زند اور اباید متوجہ
ہم پیر بود۔ سخن در آنست کہ تکلف کند کہ بگریہ متعلق نشود بہمہ خوش متوجہ پیر باشد
اگر یارے بزرگ کہ در مقام ارشاد و دعوت باشد با او ہم ہمیں معاملہ کند۔ والبتہ
باید کہ در سماع یا ران ہم خرقة باشند مریدان یک پیر لوند تا صورت اختلافی
در میان نباشد و اگر نہ مریدان یک خیلخانہ باشند۔ پیرے را چند مرید ستند
و ایشان دعوتے را از جہت پیر میکنند و اگر ایشان ہم یکجا جمع باشند می شاید
واقف اس قدر بود کہ مخالفے و منکرے نباشد متعلی بے سوز متفقے بے ساز
استادی بے درود انشمندی بے صفا خونائے گمراہ نامہوارے بے راہ دہن
سماع حاضر نیاسند و اگر اتفاق افتد بطریق بہتر اور ازاں مقام معذرت کنند و اگر چہ
او صورت اختلاف نمی نماید اما بجز حضور قدم او شومیستے باشد۔

حقیقت اختلاف
فقہاء سماع

(۳۸) اس قدر باید دانست سماعیکہ فقیہ حرام یا مکروہ یا مباح یا حلال
میگوید تصویر سئلہ اس است۔ اگر مردے بہرل برے تطیب نفس برے
خوشی وقت خوشی را سرودے میگوید و رقص میکنند اس سماع اس سرود اس
رقص اس بہرل بازی حرام است یا مکروہ است یا مباح است یا حلال است
فقہے میگوید حرام دیگرے میگوید مباح دیگرے میگوید مکروہ و کسے حلال میگوید
چنانکہ گوشت اسپ و یا لعب شیطانیج اختلاف کرده اند ہمچنان اس سماع۔
اما اینکہ درودے باشد طلبے باشد سوزے باشد و ازاں مزید طلبے شود۔

رغبت و رطاعت بیشتر کر دو و تقویت بر ترک طعام و آب و طی شود ایں در
مبحث فقیہ نسبت او با ایں گذرے ندارد و او ایں جنس فہم نکند گفتار او در
نفسانیات و در معاملات و نیا و یا تست او را با ایں چکار۔

موقع کہ در ایں سماع
ناشنیدن بہتر

(۲۹) البتہ در سماع اہتمام باشد کہ شخصے از اہتائے ملوک و ارباب نیا
حاضر نباشند و اگر اتفاق چنین افتد ایشان در ذیل صوفیاں باشند و در صد
مجلس و ایشان متبرک باشند ملکی و بزرگی را بردارند آنگہ درون آمدہ
ہوند۔ و اہل طلب و مرید را تکلیف باید کردن بجنور ایں قوم جنبشے نشود و اظہار
حائے نگر و در شاید نفس را شربے باشد کہ او از اں غافل ماند۔ و دیگر اگر مصیبتے
دنیاوی چنانچہ قریبے و نیسبے فوت شدہ باشد کہ باوے رغبتے بودہ باشد
تا آنکہ در او در سینہ باقی باشد و یاد او در دل بسیار گذرد و بدال حالت از
سماع محترز باشند خوف آنکہ نفس را اینجا استراقے باشد و دانند کہ برائے خدا
تعالی رومی جنیم و نفس او راں کمینے است کہ تو از اں غافلے۔ یکے را و نیلے
بر اندام بر آمدہ است اگر بران دل و کہ برسد غدا ب در بسیار نماید و سخت
متاوی شود ایں مثال بدال ماند مصیبتے بدور رسیدہ است دل در و مند است
در اں حالت از در و خداوند بران در و رسد و در و افزاید گریہ و اضطراب
بیشتر شود در و خداوند با در وزن و فرزند خویش و خویشاوند منضم کرد و بے شہہ
اخلاص رخت بر بندد و کار مرد و مختلط و ممتزج شود۔ ہم سبب ایں است در ایں
وقت سماع نشوند۔ شیخ ما شیخ الاسلام شیخ نظام الدین محمد بدونی قدس سرہ
سرہ الغریز نبی و داشت خواجہ نوح نامش شیخ اورا دوست داشتے ہم

حضرت نظام الدین اولیاء
علت بغضے خود خواجہ نوح
بناش اہ سماع نشیند

بحضرت شیخ فوت یافت بعد ازاں شیخ شش ماہ سماع نشیند شیخ را ازاں
پرسیدند گفت درو نوح مارا آوازہ است ترسم کہ نفس را استراقے باشد و
ازاں شعورے نہ۔

حرکتے کہ در سماع
ازاں اجتناب
لازم است۔

(۴۰) و در سماع در اں موضعے کہ ذوقے شدہ باشد از مقامے بمقامے
انتقال نکنند کہ انتقال باسمہ انتقال است و اینکہ صوفیان زمانہ ربانی کہ مطربا
برابر کردہ پاسے یکے می افتند و پاسے دیگرے میگیرند و دامنگیری شوند کہ
البتہ اورا در سماع آرد ایں فصلے ازاں باب است ایں مرد بوقت خویش مشغول
نبست ایشان ایں را ایشا زمانند تو خود بدیں حرکت وقت خود کم کردی ایشا
چہ خواهی کرد۔ و ہر بار قوال را بیتے و نغمہ کہ ترا خوش آمدہ است و اصحاب را جز
آں مزاحمت نکنند و جہد نظر باید کہ ہماں گویند کہ اورا خوش می آید گذار و تا ہر کس
بحسب خویش نصیب گیر۔ سماع ازاں ہمہ است و اگر اورا بیتے و نغمہ خوش
آمدہ است و مرد ماں ازاں ملول اند ترک دہد۔ سماع وار و غیب است اگر
نصیب است از غیب ذوقے دیگر واروے دیگر خواهد شد۔ و بہر واروے
نخبند گذار و تا واروے پس واروے بیاید تا کمال پذیرد و چنان شود کہ
اساک آں از قدرت او برود و تہر و غلبہ واروے میانہ افتد چنانکہ گویند
فقہان النکاح عند التوقان واجب است بدان مشابہ کار کند۔
و بعضے ہمچنین گویند واروے از خود دفع نکنند و بر خود بگیرد سلطانیت کہ رو باز
آید یا نیاید اما احتیاط تر و تحقیق تر ایست کہ گفتیم۔ و اگر نا اہلے در سماع جنبند
بے سازی کنند و مزاحم وقت دیگرے شود اورا طریقہ بہتر از مجلس بیرون کنند

ماہل را از مجلس سماع
بیرون کنند

واگر نمی شود بقہر و غلبہ بیرون کنند۔ واگر صورتے کریمہ در جنبش میکنند که نظاره اش
 مردمان را تبسم و نهرل میارود او نیز ہمیں حکم دارد۔ واگر از اهل جد و اجتهاد است
 و بے ضرب و بے وزن می رود نظر بر ضرب و وزن او نکنند نظر بر در و سوز او دارند
 رقص عبارت از اضطراب بے است که صوتی را در حالت سماع پیش می آید اول
 اضطراب بوزن ہم باشد بغیر وزن ہم باشد و چنین ہم باشد صوتی بود که در وزن
 و ضرب موسیقار مہارتے دارد و کامل است درین کار ناگہاں وارد بر وقت
 آرد مضطرب گزودہ وزن و ضرب را فراموش کند گشتنی و دویدنی و پوسیدنی بغیر
 وضع باشد۔ و ذوقے کہ در سماع حاصل شود یکے از نعمہ باشد دوم از حمل بیتے بود و آنکہ
 از نعمہ باشد آنرا حملے در میان نیست و لکن بحکم طبیعت رقتے در باطن می افتد
 بحسب آن رقت حسن صوت اورا از دست می برد بحسب آن اضطرابے و جنبشے می شود
 گریہ و نعرہ ظاہر میگردد و شخصے از خواجہ من قدس الشدرہ العزیزہ موجب آن می پرسید خواجہ
 قدس الشدرہ العزیزہ فرمودند ہر چہ حسنے دارد آن از عالم علوی است روح ہم از ان
 عالم اوبارادہ خدای تعالی از ان عالم دور ماند حسنے کہ نعمہ دارد روح را نذر عالم اوی
 افتد چنانکہ شخصے از دیار خود دور افتادہ بود نشانے و کتوبے از دیار اوبدور سد چونہ اورا
 خوشی و لذتے و گریہ و رقتے روح را از شنیدن نعمہ ہمیں مثال است درین چنین وقت
 صوتی کہ از مراقبہ و ذکر نصیبے دارد درین نعمات دل را بمراقبہ و ہدیہ یا حس دل
 دل را بند کر خفی دارد مراقبہ نیک دست و ہدور روح را عرو بے شود و اثر ذکر نزد
 ظاہر گردد۔ شیخ ما شیخ الاسلام فرید الدین قدس الشدرہ العزیزہ را نقل کنند چو
 سماع شنیدے و مراقبہ شدے بوزن گفتار قوال روح را سیرے و طیرے

ذوقیکہ در سماع حاصل
 آید و صورت دارد

داوے۔ نیکو استماع است این محققانہ کارسیت این ہر کسے را دست ندرت چیزین
 طایفہ مخصوص را۔ و دریں حالت روح را از لغز خطے و انراست و دل را تصفیہ
 تمام حاصل است و قطیب قلب مع اللہ کہ در سماع گویند بدیں ہمہ مرتب است۔
 (۴۱) و آنکہ در حمل بیت مشغول می شود اگر بیتے ظاہر است ہم بظاہر آن
 دل میدہد حلقے بے مشتقے و بے رعایت استعارتے درست تر بدست است
 و این آسان ترین طرق است پیش ازین میان صوفیان سماع ہم بدیں منط
 بودہ است ابیات ظاہری میگفتند کہ زہدے و عبادتے و ترکے نسبت دارو
 رباعی ازین جنس منخوانند و حلقے و دستکے برآں میزدند و صوفیاں ہمیں
 اضطرابے میگردند و رقص میگردند۔

حل صغی بیت
 در سماع

(۴۲) و آنکہ گویند اگر خواہند کہ بدانند کہ ہر کیے در کدام مقام است
 سماع در وہبت از اینجا معلوم شود ہر کسے از کدام بیت میخند بدانند کہ این
 مرد آن مقام دارو۔ مثلاً بیتے مبنی از زہد است صوفی بدآن اضطراب کند
 و بخند بدانند کہ او مقام زہد دارو و کذلک خوف و کذلک رجا۔

از صغی بیتے کہ از آن
 صوفی در رقص آید
 مقام و نتیوال را

(۴۳) خواجہ ماہیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز را بیتے
 از جنس تسلیم و رضا گفتند۔

واقعہ طاعت حضرت
 خواجہ قطب الدین بختیار

سماکی در سماع

کشتگان خجبر تسلیم را ہرزماں از غیب جانے دیکرا

دوازدهم ربیع الاول در خانہ قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز
 عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود بیتے کہ نویسانیدم این بیت را
 گفتند حضرت شیخ را موافق حالت او افتاد و ایستادہ ندے چند می آمد و می رفت

ہمدریں بیت سے روز شہید چہار و ہم ماہ مذکور حکم تسلیم و رضا جان عزیز را
چنانکہ خواست بدست خود سپرو۔ اکنون نمیدانم تا کد ام تسلیم بود۔ تسلیم
ال محبت بود یا تسلیم ال معرفت۔ بے نزاع از میان این دو تسلیم یکے تسلیم
اما تسلیم معاملات آں تسلیم نیست کہ در و بدل روح شود۔ محبت با محبوب خج اهد
یکے کرد و این میسر نہ زیر اچہ ہمہ حال بینہما اثینیت باقی ماند۔ محبت دل
تسلیم و ہد با ہمہ سوختن و با ہمہ درد و آفر و ختن ہر ائینہ اینجا محل بدل روح و
تسلیم نفس باشد۔ مگر شیخ ماقدرس الشدرہ الغزیزہ ہمیں کرد کہ او بسا ایں
نمیکند و ما را تدبیر جز ایں نباشد سوز و درد آنکہ آرا د از فیصل با جمال رو
از خبریت بکلیت روند ہر زمان از غیب جانے و بگراست ہمیں باشد۔
جانے کہ بجاناں زندہ باشد او بعد ہر ارجاں زندہ است بلکہ عدد و جانہا
در عدد و حصر نیاید۔ اکنون ایں بیت ظاہر بود شیخ قدس الشدرہ الغزیزہ ظاہر
شہید ہمدال معاملہ کارے کرد کہ لائق ایں بیت بود۔

(۳۴) اما بیتے کہ بظاہر ہر مقامے و حالے آشکارا مہنی نباشد آنرا
پتھیل شنوند و خدمت شیخ ما نظام الحق والدین قدس الشدرہ الغزیزہ ابیات
را بدیں وضع شنیدے چہ پارسی و چہ عربی و چہ ہندوی۔ معاملتے کہ میان
عاشق و معشوق رود شیخ قدس الشدرہ الغزیزہ پتھیل آں شنیدے و ذوقے
کہ لائق آں بودے گرفتے پس او ہمیں ماند۔ میان صوفیان عجب نظارہ
است در مجلسے وہ بیت نفرد و جنبش باشند و رقص در آئند ہر یکے
نگرید و ہر یکے لغزہ زند و ہر یکے بر قصد و اللہ علم تا محل ہر یکے چہیت۔

شنیدن بیت
پتھیل معنی۔

طریقہ تخیل کے نیست از کلی بکلی روند حال این را بر حال خویش برابر کنند
 ذوقے و وجدانے ہاں حاصل شود۔ مثلاً بیتے از وصال است یا بیتے از فرقا
 یا بیتے از حکایت ناز و کرشمہ میکتد یا بیتے از خدو خال و قد و قامت او خبر
 میدہد یا بیتے باہمہ وصال عاشق سیراب نیست۔ اینجاد و طریق است یکے
 ہما نچہ گفتیم و دوم حالتے خاص و اردوآں خاصہ را باہاں خاصہ مناسبتے
 تائیت آں حکایت ازین حکایت خبر میدہد۔ چنانکہ پدرے باشد پیرے
 گم کردہ است قصہ یوسف علیہ السلام پیش او گویند حال خود را بہ آں حال برابر
 یاد ہر آئینہ گریہ و اضطرابے پیش آید۔ و آنچه از ناز و کرشمہ حکایت است
 او طلے و درویے و سوزے و اردو بیتے از ناز و کرشمہ کہ میان دو نفر در مجاز
 میرو و این را بشنود و اماندگی کہ اور است و دروے و سوزیکہ اور است
 و افر و خفتنی و سوختنی کہ او دار و ولدتے کہ او ازاں میگیر و این ہمہ را برابر دار
 گفتیم بحسب این اورا ذوقے دست و ہدیا گریہ یا گریہ و یا اضطرابے کند خزان
 اکنون اگر ہر یکے خواہم گفت کہ گفتہ ام این مختصر بہ تطویل میکشد اگر تو ہنہ
 داری اورا کہ کن۔

(۲۵) در مجلس این بیت گفتند

بیت

قلم بر بیدلاں گفتنی نخواہم راند ہسم راندی
 جفا بر عاشقان گفتنی نخواہم کرد ہسم کردی

صوفیان عزیز در آن مجلس بودہ اند و خواجہ من ہم بود قدس شہسورہ الغزنیہ
 را ذوقے و اضطرابے و گریہ و گشتننے بودہ است شاعرے اجماعے ستورے

حمل معانی اشعار

مجاز حقیقت و سماع

اعتراف حالے بر خواجہ

نصیہ الدین چراغ دلی

خرے درال مجلس حاضر بود او با خود گفت در خیال خویش این گماں برد که ای
حل تحقیقت چوں راست آید خداے تعالیٰ را چگونہ گویند کہ جفا کردی و چگونہ
گویند کہ قلم بر بیداراں راندی فعلی نذا این کفر باشد و اگر بر ہمو خود سیت خود
سمع مجاز است حرام مطلق است۔ آل مرد و مسدور ازین چہ آگہ کہ ایشان
از حالے بحالے روند از حکایتے بحکایتے روند و از کلی کلی افتند۔ بعضے را
اقل این جنین بودہ باشد کہ او گفت اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكَ عَمْرے
در و عاگذشت و در طلب رفت سوختگی بر سوختگی افزود عمر مہدیں زد و و
مقصود بدام نبود بریں امید سا لہا ریاضت کردیم و مجاہدہ دیدیم و بیج مرانے
بدام ماند او ند و البتہ طلب و رول الفا کر و سوختن بر سوختن زیادہ گردانید با ال
ہمہ امید وصالے در میان نہ و دیدارے نقدے در پیش نہ و اَیْمُ اللّٰہِ مَن تَرَ
راست میگویم اقل کسے کہ میاں ایشان بود بدیں صفت بودند۔ کرے خرے
متعلیے بے الے دانشمندے بے دانشے پیرے طفل و شے دریں حاضر بود
صوفیاز اور ہندوی اضطرابے بود و معنی آل ہندوی این بودہ است کہ
عاشق وزیں بر۔ و معشوق وزاں بر۔ در میاں آہے عمیق این عاشق و زنا پاک
و اندوہ و البتہ مانع در میاں کہ بد و نتواند رسید آل و اماندہ فر و مادہ میگوید
کہ این را تحقیقت چونہ حل تو ال کرد۔ این قدر حس نیست و روے این قدر فہم
نہیت باوے کہ بدانند این حکایت در و فراق عاشق و معشوق است۔
عاشق از طرفے می سوزد و در طلب و درومی میرد مانع در میان۔ من این و
حکایت برائے چہ آورد م تا تو از نیجا فہم حل کنی و احوال منقلب با صوفی و

طالب را بحقیقت بدال کہ ایشان در وقت خویش بہر تے و بغفلتے و یا وہ نہ اند۔ سخن من در طالبان و واصلان و عارفان است تو برائے خداے را رفاصان لوند و دہنکان کلندر اور میان نیاری و بدیں سخن قیاسے نکھی۔

اشارات و معانی
انواع قصہ ہا کہ
صوفیاء در سماع کنند

(۴۶) رقصے کہ ایشان کنند دریں چند اشارت بود۔ اگر ہر دو دست را بالا بر آزند و بگردند و بگردانند و گرد سینہ بزند اشارت بدیں باشد کہ کونین را جمع کردیم بیکجا نہادیم۔ و اگر در عین سماع دستک زنند اشارت بدیں باشد کہ کون و مکان از بیچ باز آور دیم یا خود بریں اشارت باشد کہ ہر چہ کردیم کردیم بیچ بدست مانیا مدیا خود اشارت بدیں باشد کہ ما شاد و ما نیم کہ دوست با ما است یا خود اشارت بدیں باشد کہ کار بکام ما است یا خود اشارت بدیں باشد کہ مصیبت زدگانیم خالی دستائیم۔ و آنکہ پائے میکوبند اشارت بدیں باشد کہ خود را زیر پائے خود کردیم کہ ما از خود بد رشتہ ایم یا خود اشارت بدیں باشد کہ غیر خدا را زیر پا کردیم و بکو فیتیم و نسبت و ما بود کردیم یا خود اشارت بدیں باشد کہ من خواہیم از سفل بالا شویم اما طبع جبلی باز بسفلی میآورد روح میخواہد عروج کند و قید نفس پائے بندش می آید یا اشارت بدیں باشد ہمہ موجودات زیر پائے ما است و ما از ہمہ فارغیم۔ گشتے کہ ایشان کنند اشارت بدیں معنی باشد کہ ایں آسایے وجود گردانست البتہ بیک صفت بودن ندید و دیگر میگرددیم ہر طرف و ہر سوے میجوئیم تا از کدام رہ و از کدام سو در جبال معشوق نظارہ نشود۔ و دیگر اضطرابے است لطیف حادث می شود بحسب آل اضطراب گشتے است و کسے باشد میان ایشان کہ ہر دو دست بہتہ رو

در سمع او گوید که من ازین جهان و ازال جهان خواستن نتوانم همه ازال
بسته مانده ام و دیگر آنخدم نه تارک - ویکے دستها بر سینه نهاده میگردد اشارت
بدین باشد که هنوز من در حفظ دلم و لرزگاه می دارم تا سجالته پریشان نشود و
گرفته دلم کارے نمی کشاید و دیگر دل را نگاه میدارم هر چه دل فرماید آن کنم
و یکے دیگر هر دو دست در بغل کشیده اشارت بدین میکند که ره من نکشاند
است و کار من در چپیده است فتح بابے نمی شود و دیگرے چنین کند
اشارت بدین دهد محبوب را در بر گرفته ام و با خود در کشیده ام البته نگذارم
و یکے دست بر سینه زند مصیبت روزگار خویش میدار و ایل در مصیبت است
البته مطلوب را در نیافته ام و چه دانم یا بجم یا بنیایم - و دیگر اگر چه یافت ام
کار بر او نیست او حسب هوائے من نمیرود - و دیگرے هر دو دست در پس
کند چنانکه از پس بسته باشد یعنی من بسته ام مرا کشادگی نیست و هر روز کار من
پستری افتد پیشتر نمی شود - و آنکه یک دست را گرد آرد و دوم را گرد اند
او میگوید و اقم چیزے پیش می آید و چیزے دست می آید و چیزے دست
نمیدهد - و آنکه او گامے می بندیش میرود و گامے میزند پس می آید یعنی حالت
من برین جمله است یقدا ورا جلا یو خراخری مصرع
رفته رہا نمیکند آده ره نمیدهد

و آنکه او آه زندیا از گرفتگی درونه است یا تحمل ذوق ندارد از پس ذوق
ولذت فریاد میکند - و آنکه این میکند از پس ذوق هم باشد و از سختی رنج هم بود
و آنکه خنده کند یا متبسم باشد و کسے بود قهقهه از او بر آید یا بر سخت بد خویش

می خندویا از بس شادی و وجدان است۔ و آنکه گرید خالی ہم ازین دو صفت
 نباشد بر حرمال ہم گرید بر عدم وجدان ہم گرید و بر عدم کمال ہم گرید۔ و آنکه
 دست بر دست بکدیگر چپد چنانکه کسی کم کرده فسوس کند یعنی چیزیش بد
 افتاده بود و آل باوے نما ندیا خود مانده است اما خط ازوے نمی توان گرفت
 یا خودره نمی توان بردیا خود افسوس و دریغ می آید کاریکه شایسته و بایسته
 کردن آن میسر نمی آید۔ و یکے ہو کند اشارت بدین باشد او ہو ہو است و جز
 او دیگرے نیست۔

حالات و وارث
 کہ بافتند
 آنہا صوفیان
 در قص آنید

(۴۷) و من این اشارات کمالا و متوسطان و مبتدیان گفت ام
 مرد صادق باید بحسب حالت او حرکت و سکنت ازو زاید۔ و دیگر حالت سماع
 حالت بے صبطی و اضطراب و گم گشتگی است درین حالت چنین ہم باشد
 بیچ اشارتے متعلق نیست بحسب اضطراب خویش بحکم طبیعت ازینہا زاید
 و او نداند خبر ہمیں در ماندگی و اضطرابے بحسب چیزیکے پیش آندہ است ہماں
 باشد۔ یکے باشد کہ در سماع در آید در حرکت و سکنت در روے او جملے
 باشد کہ ہم درال حالت نماید و دیگر قبح صور کرد و نباید بدین حالت بدین
 ہئیت کسی نظارہ شود تا حالت کشف تجلی چہ اقتضا کرده است۔ و کسی
 باشد کہ در حلقہ سماع مقصود را و ایر و حاضر بنید۔ و کسی چنین ہم باشد اما این
 نادر مروے است چنانکہ کسی را معشوقے ہست آن معشوق میرقصداں
 برابر او بجنور میرود و در مجاز تصور کن کہ عاشق را چہ ذوق است بدین قیاس
 بحقیقت برو۔ میان صوفیان کسی نظر باز ہم باشد نظر بر امار و بر صورت نہا

نظرے و ابتلائے وار و مروال حقیقت ایں سماع را اعتبارے نکلند
 در و سوز اور اوزنے نہ نہند کہ مرد صورت پرست است مگر کسے ایجا
 کیمیاگری کردہ باشد مجازاً بزرگ حقیقت برودہ باشد حقیقت اگر کسے است
 اگر بزرگ زنی و بر خارہ طسح وہی زرے خالص کرد و اکنوں ایں کارے
 و بگراست تاکہ بود و کہ باشد و اللہ اعلم
 مصرع
 اینجانر سد ز ورق ہر سوئی

اینجا گفت و شنودانیت

(۴۸) و در سماع باید کسے را مزاجتے مذہب و چنان نرود کہ وہ کہ بکسے
 رسد و دست و پا و اندام کسے از روہ نشود ہوش داشتہ برود۔ و ہر کہ در سماع
 دعوی آں کند کہ من بیخیرم او از حالت سماع بیخیر است چہیں ہم باشد
 و لکن کالبرقی الخاطف و کسے باشد او را زمین خوانند و مقعد گویند
 اما در سماع قوتے نماید کہ صحیح قوی را آن قوت نباشد و آں وارد است کہ
 او را از و برودہ است و او را در تصرف خود آوردہ است۔ و اگر در سماع بکسے
 وہ کہ رسد اندام او از روہ شود معلوم کہ آنکس از اہل سماع نیست۔ و باید پیش
 مطربان نگیرد و در حلقہ فرامتے نہ نماید و اگر ذوقے تمام ہست گوشہ گرفت
 بفرغت خود بوقت خود خوش باشد۔ و گریہ بسیار بہ آواز بلند کند و
 اگر آوازے می خیزد زبان زیر دندان نہند۔ و در سماع باید سیر خوردہ نباشد و
 کذک پیاز و کندنا و در حالت خندیش و ہنیش از تنبولے و غیر آں خالی
 باید و حمل را بزرگان گویند۔ و آنکہ در اثناے سماع گویندہ را بدار و قصہ

حرکتے کہ در سماع
 صوفیوں را از ان
 اجتناب باید و
 اصیاطہا کہ بکار آید

فروخواند بازگویندہ را در گفتار آرد در قص شود این مرواز و ایرہ قوم کلا و جملتہ خارج است
 و باید در سماع بغضب و تعصب نہ باشد و نمودار کسے نکند و نخواہد وقت کسے را
 مشوش کند و البتہ قصد آن نہ باشد کہ ہمین من در سماع باشم و بگرے نہ سماع
 ازاں ہمہ است۔ و اگر کسے را در سماع بیند بہزلی و تبسمے ایستادہ است اگر
 بر سینہ اش دست زند و بر رخس طپانچہ فرود آرد شاید حکایت ذوالنون
 رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ باشی بالارفتہ است۔ و در سماع طریقہ مختلان نجند۔
 و ضرب بسازایشان نزد و البتہ در اں کوشد کہ بہ ترتیب رود اما اگر در اوزان
 موسیقار یا در گفتار خردہ ذوقے باشد اں از قبیل نعمہ است آنرا اعتبار کردہ ایم و
 آنکہ گویند خواجہ گرید و میراں گوید و مزارا گوید خود را بدال ندید و آنرا محکمے بر خود را
 نگیرد۔ و میل در پارسی و عربی باید بیشتر از ہندوی بود آنکہ در ہندوی سخن
 فاشے باشد اگر چہ حمل درستے دست میدہد اعراض ازاں بہتر بر اے اں
 چیز با حلت لایق تر است و تنہائی مبارک تر و سماع باید حصہ و عورتے نہا
 و اگر خود گویند ہماں عورت بود فعلیک بالتوبہ والاستغفار اما اگر
 از ورای حجاب و ورای سمرات و اوقات بغیر آنکہ ترا قصد اصفا باشد در گوش
 افتد و ترا در اں لذتے باشد اں مستثنیٰ است۔ و آنچه از روے شرع
 میان فقہا اجماع بتحریم آنست چنانچہ بعضیے مزامیر ازاں نیز بجد محترم باشد
 خصوصاً کسے را کہ ازاں ارشاد و دعوت بود۔ و مجلس سماع را احتیاط کند کہ در
 دروازہ و غرفہ و در یچہ عورتاں نظر نکنند کہ اں شو متے عظیم دار و شو م نظر انند
 و ہوا پرستانند و اہل ابتلا و شہوت اند بہمہ و چہہ روے ازاں ایشاں

در مجلس سماع موسیقی
 عورت جائز نیست و اگر گویند
 عورت از وجاہت با

مزامیر نزد فقہا
 حرام اند صوفی ازاں
 بجد محترم باید بود

گروانیدن و احترام از ایشاں از واجبات کار باشد۔ و در سماع گہے سرگرواند
 و مہرہ یہ چاندازیں نیز احترامز باید۔ و اگر میسر آید گویندہ ہم از قوم بودز ہے کار۔
 و نظریا بر گویندہ وارویا منحصر ہم بدل خوش کند و درال کوشد تا در سماع جامہ کوتاہ
 پوشد۔ و برآے سماع را اختیار شب بہتر باشد زیرا چہ استتار حالے ہست۔ و اگر
 شخصے بود کہ برو آیندہ و روند بسیار است اورا روز شنیدن بہتر زیرا چہ آیندہ
 و روندہ پریشانی وقت ہست بدل آں پریشانی اگر ایں جمع دست میدہندیکو
 کاریت۔ و دیگر البتہ مستمع صاحب فرست باید کہ او بفرست خودست معانرا
 و دیگرال را تفرقہ تواند کرد میان ایشاں مستحق و باورد کمیت و خود نما ہوا پر کہ
 و اگر کیے بلباس قبا و بکتا باشد و او بذوق سماع مستغرق باشد و ائق از حال بُو
 تو اورا نا اہل شمری و خواہی کہ اورا مزاجتے کنی آں غلطی فاحش باشد۔ و اجابت
 دعوت سماع از ہر استدعی نکند و درال خانہ کہ از ہر جنس مردم جمع اند صوفی بندو
 سماع در میان در آید مبارک نباشد مثلاً نماید فالاحتر از اولی۔ و دیگر دراعرا
 و ولایم کہ مردماں آحا و کنند و از ہر جنسے مردم در آنجا حاضر شوند بحسن عبارت خفیہ
 احترام گیرد۔ و گفتہ اند بے اجازت مضیف بدر نشود اما اگر بنید کہ مجلسے ناسازوار
 است جائے گفت و شنید نیست دریں محل اجازت طلبیدن حاجت نباشد
 البتہ رہ کار خود گرفتن بہتر۔ و آنکہ سماع اول خیزد اورا باید دانست کہ خیر و شر
 آں مجلس احوال است و آنکہ اول خیزد باید ایں جنس باشد کہ واہب
 ذوق تمام مجلس باشد اگر بعد از گرفتگی در سماع شود آنرا در گلوٹے او چہیند
 اورا شوم قدم گویند۔ چنانکہ از نظر عورت احترام واجب است بچناں از

چنانکہ از نظر عورت

احقر از واجب است
ہیچاں از نظر مرد
فقیر

نظر مرد فقیہ - عجب مردیست او و عجب شخصے است او اضطراب و گریہ و اندوہ و
حزن را العیب می نامد - چنانچہ عورت نظر بر قرص و گردش او می کند او ہم برین
صفت
است شنیدہ کہ
مصراع

نامرداں را ازین قدح رنگے نیست

ایجاد نغمہ و اثر گانے کہ
بر دلہا از نغمہ تر شود

(۴۹) لے عزیز اصل وضع موسیقار بر چند چیز آمدہ است - یکے ال کہ
شخصے را حزنے و اندوہے پیش افتادہ و غمی و دروے روے نمودہ ابو طبعیت
بحکم جبلت اینے بہ آہنگے حزنے میکند ہم ازین جملہ ایں این حزنیں را طولے و
عرضے و انتہائے و ابتدائے بر بستہ اند پر وہ و راگ نام نہادہ اند - دیگر حکمیے
ویدرودہ اماں کردہ بلند بر آمدہ است بادے بر و میزد آہنگے از و بر می آمد او
بریں قیاس چوبے و نئے را ترا شنیدہ بر وزن حلقوم ہائے ساخت و او را
سوراخمانہا و بدال بر بست دم در و انداخت از و آوازے خاستن گرفت از
کتری و راستی و پری و تنگی آوازے مستقیم کردہ و چنیں گویند شاید کہ روندہ ساکے
بمشاہدہ خویش احساس ہم کردہ باشد - آنجا کہ ہر مغت فلک یکجا جمع اندازد
ایشال آوازے میخیزد چنانچہ اینجا اردوں میگردود و آنجا کہ چوب آہن است
آوازے میآید ہمیں مثال است و اگر آں آواز اہل دنیا شنوند سخن و حیات
ایشال باشد - و چنیں گویند و او علیہ السلام بہ انواع آہنگ داشت چنانکہ
از چنگ و از رباب و از نئے و مشکک از غیر آں میخیزد ہمچنان خلق زوے چنانکہ حملہ
خلق در پس شنیدن او بعدندے از جملہ خطرات و ہوس باز ماندہ بووند
فداری ابلیس بر ابلیس نالیدند کہ و سوسی مارا با بنی آدم مسلغ نیست نماند

زیرا چہ داود علیہ السلام آہنگہا پیدا آورده است کہ مردمان را از خود برده است۔
 وایشان را مسلخ نمائندہ است کہ و سوسہ مار را در ولہائے ایشان جاسے شود و
 بدغولے خویش ایشان را تو انیم برہ خویش آوردن ابلیس آمد گوش نہاد احساں
 کہ کہ ایں کاراں کار است کہ مردم ہمہ از خود روند بدیں متعلق مانند ایں بد بخت
 رفت ہم بر مثال ایں مزار میر ساخت اہل ہوا ولزت و مبتلا یاں حسن را برہ خود
 آورد۔ کلیئہ است تو بدانی چنانچہ شاعر حسن معشوق و کمر شمر و ناز و نیاز اورا
 و شکل و رفتار و گفتار اورا و معلتے کہ میان عاشق و معشوق میرود از جنگے وصلے
 و خشنے و جفائے و وفائے و دل دادنے و انکار کردنے و قبولے و ردیے و
 در شکنے و غمزہ زدنے و رفتار و گفتار و لحنہ و چشماک و اشارت و عبارت کہ میاں
 ایشان است در گفتاری آرد ہمہ پیر قیاس او گفتار موسیقار ایں عبارت را
 اشارت آہنگ و آواز بر بستہ است شاید ایں قایل وضع ہم از ایں حال
 خبر ندارد و اما واقعہ ایں است از آہنگے بہ آہنگے کہ میرود و از پرودہ بہ پرودہ کہ گشود
 و ہر توراگے براگے کہ می اندازد ہمیں را ہنرمی پندار و بعد آنکہ ایں جملہ درست
 ہمیشہ پیدا نہ ما گفتیم ہماں تمام ترمی آید اما ہر کسے اینجا ہم خبر استادان ایں کار
 اینجا ہم خبر ند و بگیر خود کمیت۔ محمد حسینی سلمہ اللہ تعالیٰ الی یوم التنا و بحق
 شفیع العباد مبتلاے ایں کار است و در وقت و وقت ایں بسیار فرورفتہ
 است از ایں دریا ایں گوہر شین را بیرون آوردہ است اگر ترا ایں لطافت طبع
 و ایں ابتلا باشد بدیں لطیفہ رسی و اگر نہ ما ہران ایں کار از ایں تعافل اند۔
 خبر ندارد کہ ایں سچہ سخن است۔ صورت ایں کار بر من تجلی کردہ است بمشاہد

دیدہ ام و دانستہ ام اس از نطنے و یخیلی نیست این از تحقیق و یقین است
 چہیں گویم در انسان پنج چیز است روح و دل و نفس و طبع و عقل چون گویند
 بیتے و نغمہ باں یار کرده گوید روح در نغمہ برود و دل در گل بیت شود نفس
 در راستی و کثری شعر بید عقل در حکمتی کہ شاعر بر بستہ است و راں نظارہ کند و
 طبع در راستی و کثری موسیقار آویزد و ہر پنج غذاے خویش یا بند ہر یکے بذوق
 خویش مشغول شود مخاصمت از میان برخیزد آرامے و قرارے و اطمینانے
 در بنیہ انسان شود ابتلاے اہل دل بسمع موجب ہمیں است و جزاں ہر
 عملکے کہ ہست یا غذاے دل است یا غذاے روح است یا غذاے نفس
 است باقی ہمہ مخاصم اند۔ ہم سبب این است در ہر کار کیہ باشی ثانی حال
 ملال افزاید مثلاً علوہ غذاے نفس است تا اسجا کہ نفس تو انداں را بسر برد
 بعد آنکہ سیر آید ملول شود۔ و گسے باشد در سماع بنیہ او ہیچ بدیں اغذیہ متعلق
 نشود و اردے ازاں طرف بیاید ہم کیبارا و را از دے برو ہمہ روح ویرگانے
 و ہمہ دل و انوار او باشد اینجائے مانی را مدخلے نیست

سبب نغمہ
 بتیاسے
 بسمع

اقسام سماع
 سماع

(۵۰) سماع بر سہ نوع است۔ یکے را ہاجم گویند کہ بغیر حملے و بغیر محلے
 ابتدای سماع بجز و قول قوال از دست برد و اضطرابے فاشے پیش آید کہ
 مروج را بے ضبط کردہ اوزان موسیقار از دست بردہ دیوانہ و ارسازد۔
 و دیگر سماع است و اردے در آید آل و اردہ امور و علیہ یا فرو خورد تا کمال
 گرد یا ہماں و اردہ غنیمت شمر و فی اسحال در پے و اردہ و وسماے
 است کہ بموافقت اصحاب در آید و موافقت اصحاب کردن بچند مصلحت

باشد کیے آنکہ ایشان در وقت اندر حمت من اللہ بر ایشان نازل است
 ایں نیز رو موافقت کند تا ازاں نصیبے و نسیمے یا بدہر کہ در جمع شراب بخواران باشد
 کہ بیچ نقد وقت اونیت پیالہ و جرعه ازاں نیا شامیدہ است اما از نسیم
 شراب نصیبے کرد و حرکات و سکناات کہ مستان کند ازاں اورا نصیبے باشد
 ہمہیں مثال موافقت اہل سماع را بدان و همچنین موافقت کنند برائے آنرا
 کہ از تو اجد بوجد رو و از توافق بوافق شود۔ و دیگر یاران در سماع باشند
 او فارغ ایستادہ ماند از میان ایشان بیگانہ نماید و بیگانگی شرط یکگان
 نیست با ایشان ہم موافقت کند تا از ایشان جدا گانہ بنماید۔ و دیگر اینچنین
 ہم باشد کہ در اں حالت بر سخت دلی و کدورت نفس خود بگیرد کہ اصحاب در
 ذوق و رہ بکار خدا برودہ من محروم ماندہ ایں نیز از در و مندی خالی نباشد
 و از سماع محروم نہاند۔ اگر مردے فریضہ نماز میگزارد و دیگرے بہ نیت نفل
 با جماعت موافقت کند ثواب آں جماعت یا بدو جماعتیکہ در اں جماعت
 نازل شدہ است او در اں شریک باشد سماع را ہمہیں قیاس کن۔

(۱۵) بعد از سماع باید کہ دل را گرد آورد و بخیاں خود بمقصود تمام و ہدایہ
 فتوحے است بتجر بہ تو اں دانست اینچنین نباشد ہماں زماں سماع شنید
 نعر باز و گریہا کرد و قصہا نمود ہمہ در اں ساخت بخورونی و آشا میدنی و بہرے
 مشغول شود نہ ایں کار اہل سماع است اینچنین مرد ماں از ایں دایرہ بیرون
 اند۔ اگر چه بیوح و بیروح گفتہ اند ایں لایحہ شد اگر چه او صفت یرح گرفت
 اثرش باقی ماند۔

بعد از سماع دل خود را
 گرد آید و خیال خود
 را بمقصود قایم دارد

احکام مزامیر
حسن صوت

(۵۲) مشکک و دف میان فقہا وسعتے و فسحتے دارو اما مزامیر و گیر آنراں
باتفاق فقہا محرم گویند۔ اگر شنونده اہل دل باشد فالامر مفوض الیہ
او گوید ان لکل ملک حمی و حمی اللہ صحامہ چون دروں این حمی کہ محرم
حریم اوست او بلطف دل آنجا مدخلے دارو اینچنین فتویٰ ندیند اہل دل دانند
و آل کار حوالہ ایشان باشد۔ اما ایں قدر بتواں دانست کہ دریں محرم تلوثے
نسبت باد ہوا کے بہولے میرود و در تحلیل و تحریم آن متعلق شدن کارے
زیادتیت چنانکہ یکے بصحرائے و سبزہ و باغ روانے میرود و مواہنت میکند
و از آنجا حلقے بردار و مزامیر را نیز بر اں قیاس کند۔ و اختلاف فقہا درین
باب است۔ مزارے حکمے ساخته است تمام بصورت آدمی بعد آنکہ ایں
مزار در کار میدارد آنکہ بحشمت نسبت دارد تا ریکہ آنجا بر بستہ است آوازے
می خیزد کہ تمام حکایت از چشم و از غمزہ و کرشمہ میکند ہمیں مناسبت
سینہ و دست و پاے۔ ایں چنین را حرام یا حلال یا مکروہ گفتن بحث یادتیت
و آنکہ از درونہ او آہنگ موسیقار خیزد و او حسب وقت خویش آنرا نوازد
اینجا نیز سکوت است جائے نفی و ثبوت نیست۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فرمود زینوا القرآن باصواتکم اینجا فقہا گویند از قبیل قلب
است ای زینوا اصواتکم بالقرآن فلین از قبیل قلب شوگو باز تزیین
صوت بقرآن آند۔ بمشاہدہ و تجربہ دانستہ شدہ است مقری ایں آیت
بخواند لا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ بَآئِنِکَ لَطِيفَةٌ رَّحْمَةٌ لِّکُمْ لَسْتُمْ تَعْلَمُونَ
و از آہے و از حضورے خالی نباشد و نپیدال امیدواری در سینہ او

افتد کہ انرا اندازہ نسبت بشہتقہ و لغو ہم کشد و بذل و تنارے و خرقة بر مرقی
 شود نہ آنکہ ایں تزمین قرال بود بصوت و بر عکس آں کسے خواند شاید نادانے
 باشد کہ بزہکار شود گوشش ہم نہ نہد بگفت شنید و بخوردن و آنا میدان مشغول
 ماند۔ و او علیہ السلام زبور را بالحن خواندے قصہ مشہور است کہ جہانے آنجا
 بذل روح کروے و اگر بغیر آہنگ خواندہ ہما سچہ گفتیم ہاں است چون حسن مت
 معجزہ آمد و معجزہ شے حسن باشد بلکہ حسن اور احرام گفتن یا مکروہ گفتن از حد
 عقل بیرون باشد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میگذاشت ابو موسیٰ اشعری
 درون خانہ خود کلام اللہ میخواند الحانے خوش داشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ایستادہ شد زمانے خواندن اور شنید بعد آں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم باوے گفت تو میخواندی من ایستادہ بیرون شدہ می شنیدم
 او گفت یا رسول اللہ اگر میدانستم تو می شنیدی من خوشتر و خوب تر میخواندم
 لحابت تجیراً ازال حکایت کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 در باب او فرمود لقد اوتیت مزماراً من مزامیر ال داود۔
 آہنگ و او علیہ السلام را مزمار نام کرد و از آنچہ من گفتم داود صلوات اللہ
 علیہ بہر آہنگے خلق بزودے۔ آل داود گفتہ است ہر جا کہ خوش خوانے براوزان
 موسیقار تو اند خواند ازال داود علیہ السلام باشد گفتہ اند رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم قران را در پردہ حجاز خواندے۔

(۵۳) والبتہ نشاید صوتی را خصوصاً کہ با عزت و وقار باشد در مجالس و محافل
 شنید آہنگے کشد و نغمہ بر گیرد و بر وزن موسیقار اہتمام نماید کہ ایں صورت استخفاف

صوتی را در مجالس و محافل
 آہنگ و نغمہ کشیدن
 نشاید

وارد است چنانکہ صورت انکاری نماید و چنانکہ این کار کسانیت کہ در صورت مستخف و مزوری اند اما اگر اصحاب یکدگر باشند آن صورت علیحدہ است۔ و دیگر اول قسم را پیشہ نسا زد چنانچہ غزل و شعر را این ہر دو آن عمل دارند کہ طبیعت دل را فرو میگیرد مردم از حضور و مراقبہ محروم ماند۔ دل یک خزانہ دارد و در جزئیات چیز نگنجد و نیز صوفی را شاید در شنیدن تا جلدے و دیوانے از شعرے و غزلے تولید و ہمچنین دریں کہ قولے و ترانہ و غزلے و صوتے پروازد۔

سمع را پیشہ نسا زد
و در سمع بکار دیگر است
ذکر این را قبہ مشغول نشوند

(۵۴) و البته سمع را پیشہ نسا زد و ہر روز و ہر شب سمع را نشنود و بر قصد احیائاً این کار باید کروں چنانکہ از حکایتہائے مشایخ شنیدہ۔ بزرگے گفتہ است
ولا تكثر الجالوس في السماع فانهد نيبت النفاق نفاق آں باشد کہ
دل را من از حمت کند و اورا بدورہ ابتلا شود و خالص بحضور ذکر و مراقبہ نتواند شد و در اشنا
سمع دل بند کردند چنانکہ از کبر او یاں دیدہ باشی شنیدہ باشی در اشنای سمع
بر ضرب سمع الا انشرا الا انشرا میگویند این سمع نباشد این ذکر باشد ہر روز نے
خاص فتوح سمع این جا با نظارہ نشود اگر تاثیر باشد تاثیر ذکر بود۔ اے عزیز سمع
عشقا زلیت کہ مردم بخمال یا بحضور یا معشوق میرود و اینجا ذکرے و فکرے را
سمع نیت باز سچہ بحق و حقیقت ہست اگر آئی دانی۔

در سمع چنانچہ حمل
بنظیر نقیض اندل
نقیض ہست

(۵۵) و در سمع چنانچہ حمل بنظیر بر نظیر گفتہ اند حمل نقیض بر نقیض ہم یعنی اگر
از وزن موسیقار یا از گفتار بیت قابل را قریبے و وصلے معلوم و مفہوم شد
او کہ ازین دولت محروم است اضطرابے میکند و گری میکند بر نیکے قومے چنین اند
من ازین دولت محروم و یا یکے بدولت قریب اتصال رسیدہ است در گوش او

حکایت افتراق و بعد سماع می شود ہم ہر اہل قیاس حل است اینجا شکر تے
و نعمتے و راحتے و خوشی و ذوقے دست میدہد اگر چہ سموع ہر اہل حکایت میکند
و آل مردم کہ از حقے و حقیقتے خبر ندارند ایشانرا بہ طبیعت ذہولے ورتقے
میباشد ہر اہل ماند چنانچہ شتر با و از دوف و حد امستال می شود و چنانچہ
مار سیہ و غیر آل از حیوانات انچہ بطن طبیعت دروس موثر است و آل آدمی
را کہ اہل نیست غلطت و شکیمت و قساوت بروے غالب است بیت

سعدی رحمتہ اللہ علیہ شنیدہ باشی

بیت

شتر را کہ شور و طرب در سر است اگر آدمی را نباشد خراست

داؤد علیہ السلام کہ سکینہ را استقبال برقص کرد از غایت فرح بود رسول اللہ صلی اللہ
و آلہ وسلم کہ در طواف رمل کرد از بس خوشی بود غنچہ کہ میثگوند بوسے خوش
درونہ او غلبہ مسکیت داد طبیعت میکشاید انسان قابل را ہمہ بریشاں قیاس کن
(۵۶) و نشاید در سماع اگر تشنگی غلبہ کند جرعه آب نوشد و نشاید دہن لب
در جبیدن باشد بریں مثال مگر چیزے میخورد و اصحاب میچند ترا اقل تر کے
باید جنبانید۔

در سماع آب نہ
نوشند

(۵۷) در سماع کسے را تنہا نگذارند و البتہ و بگراں با او موافقت نمایند
و البتہ در سماع اہتمام باشد کہ نمیفتد و اگر کسے از سبب تیز گشتن و یا بقوت وارد
افتاد و صوفیان از و ماجرا ستانند و اگر افتد او را افتادہ نگذارند البتہ در آئند
با احترام برگیرند۔ و اگر او خود را بزین زند او کسے است کہ خود بزین زند و خود
بر خیزد و اگر ایں کار را پیشہ سازد او را بگیرند بمانندایش گرون مذہبت و اگر

در سماع کسے را تنہا
نگذارند۔ اہتمام کنند
کہ در سماع نمیفتد
و آداب سماع

البتہ زور مسکند برائے ایسے کار را اور اگیرند از مجلس بیرون کنند۔ و اگر کسی است
کہ او از غلبہ شوق و وار و از مجلس بیرون میفلند اصحاب موافق شدہ با او بجنبند
اما این تا حد درست است اگر از آنہم میخواہد بیرون افتد گرفتہ ستم کردہ درون آرند
و آنکہ خرق خرقہ کند یا بیرون کشد از برو و بد بقوال جامہ و گریہ او بندند تا آن پارگی
پنہاں شود و برہنگی او پوشیدہ گردد۔

سرفتن
و جماع خود شوق
نشان و گریہ
نشان و گریہ
نشان و گریہ

(۵۸) و نشاید صوفی را در سماع خود ہم سرودے میگوید و بر قصد۔ و نشاید
صوفی را کہ از گونیدہ تبیین بیتے طلبد و گوید در فلان پردہ و یا فلان را کہ نواز
ایں کار غیب است ہرچہ از غیب آید بے عیب است و ہرچہ با خفت را تو
باشد معلول بود۔

در حالت قیام بزین
سختی و درنگ
نشاید

(۵۹) و در رقص پا بزین سخت نرزد و خود دستک آنچنان نرزد کہ آواز شش محل
حاضر نش افند۔ و اگر بزین سخت زید بختل پاے بر پاے کسے آید پاے آل
مسکین از دست تو آزرده شود و بگیرا اگر سنگریزہ تیزے و یا خارے و سوزنے باشد
تو پاے سخت زنی او چہاں در پاے تو خلد کہ تو در مانی و تا کار تو بجا کشد۔

(۶۰) و اگر با تو صوفی در سماع بحضور آید خواہد کہ تو باوے موافقت کنی
و ترا ذوقے نیست ترا موافقتش باید کرد و لکن آنچنان کہ آل یا زچہاں داند
کہ آل فوق است و بالذت است آنچنان نرود کہ او داند ذوقے ندارد
بستم است کہ ایں را می جنبانم و اگر تو بحضور او گرم روی گرمی او کم نشود و اگر
در تو سردیست گرمی نیست ذوق ندارد تو بدیاں صورت بریں سوختہ گرم دل
بریں صفت شوی نہ آنکہ عکس سردی تو بروے زند گرمی آل مسکین را کرد کند

آز و جماع صوفی
حالت سردی و سردی
یا در وقت کند آن
وقت باید کرد

آداب دیگر
دربارہ رقص

واگر تو گرم دستی نمائی شاید حرارت آں سوختہ بوسہم آشنائی با تو پر تو سے و
عکسے زند تو نیز بیاں مخطوطا کردی۔ واگر یاری دوستی بحضور میرود و تو کیے از
ایشانی باید کہ دست و پاے چناں زنی چنانکہ ایشاں زند حرکتی دیگر پیدا
نیاری کہ آں مشتت و مفروق افتد۔ واگر کسی ازیں گروہ بگرمی وقت خود دریا
حلقہ تیزی و گرمی رقص معذورش دارند اصحاب بحال او تبرک کنند۔ و سماع را
نگیرد و نمازد و چناں نہ قصد کہ حاضران ملول شوند و گویندگان ماندہ گردند ایں
نوع روزگار موجب تقارکبار باشد۔ واگر در بیتے و نعمتے ترا ذوقے ہست و می
بینی اصحاب را غیبت این را باید کہ فرو خوری برے اضطراب و زیادتی کار را
باید کہ جدا گانہ شوی۔ واگر ذوقے ہست و دیدی کہ اصحاب ہم ذائق اندور آحتی
و لذتے دارند۔ ایں محل آست کہ جبرے چند بجام تو شوند و ازیں جام تراستی و
ذوقی باشد۔ و البتہ اہتمام کردہ اگر تو در سماع ہستی و ذوقے با وج بر آمدہ
ہمدراں حالت در اثنائے آں لذت و ذوق بگیر بر خود و بیچ در ول و حال
بنشین با ہمہ شوخگی و با ہمہ درد و لذت و شوق۔ واگر دریں میان اصحاب را
ذوقے افراطے ہست و ترا ہم درال تفریطے غیبت ذوق بر ذوق افزاید و
راحت بر راحت درگیر و شوق با شوق آمیز و ہمیں مثال اگر صاحب ذوقی
بدانی دریں چہ مزید است و چہ راحت است۔ شہیدہ میاں ہوا پرستان کہ
ایشاں گویند اگر نخل بر حورائے شہید و انزال کند و خیزد آں حورا و مادہ خرسے
نماید و اگر بر مادہ خرسے بغیر انزال جدا شود آں مادہ خرد و رغبت او حورا نماید
(۶۱) آے عزیز گفتہ ام سماع صورت عشقبازی است اگر با کسی عشق در ی

سماع صورت عشقبازی
است

و ترا با او اختلاف معاملات افتاده است آنکہ سماع کارستت و آنکہ گویند
 بخونے در جائے یا چه وجه آن وظیفہ سماع نیست آنم در او وظیفہ بہتر و در بہتر گوشہ
 خانہ بہتر۔ در بلغ کہے شود کہ اورا مطلوب نظارہ سر و ویا بوسے گلشنے باشد۔
 و اصحاب را نیز ایں قدر بیاید کردن کہ سماع را ایں قدر نگیرند نہ مانند اگر چه ذوق
 ہمہ را است کہ گویندگان تنگ آید بجاں شوند و استادگان را کمرو پا در شود۔

سماع را ایں قدر نگیرند کہ
 گوشہ خانہ بہتر و در بہتر گوشہ
 در سماع اورا در وظیفہ
 خود آرد و بے تعلق
 شود و ضرورت بے ضرورت
 شدید بیرون نرود

(۶۲) و در سماع بتیے نخواند و نام کہے نبرد اگر نام پیرو زبان رود شاید
 و باید در سماع کہ آید بے تعلق باشد ایں قدر کہ اورا او باشد کہ اول وقت را
 یا آخر وقت را بجا آرد و آنکہ در سماع آید کہ فارغ کند بنشیند و اگر و رو بے باقی
 ماندہ باشد ضرورتاً برائے اتمام انرا بیرون می باید شدن و لکن آن مرال
 جمع را مخالف جمع باشد و مباین نماید و سبب تفریق و تشبیت بودہ باشد
 و دیگرے را ہم ایں بیاید کہ بنجزم جنین و چنان کہ بنم علی ہذا مجلس لشکبند و تفرقہ
 و انتظارگی پیش آید چون تو الان جنین بیندگان دوگان ایشاں ہم
 بروں شوند در سماع احجاف شود خصوص کسیکہ او سر است خلق را برو نظر است
 و اگر میزبانے است ساعته فساعته بطعاعے و بمیوہ و بشیرنی و خوشبوی
 پیش آسند۔ و اگر عرس است تبرک بروح کہے است کہ عرس او کردند
 اینجا ہمیں مقصود سماع است طعام و غیر اں بے لطفیل سماع۔

(۶۳) و اگر در سماع ارذل الناس را ہر تے شود و او بر خیزد ہمہ را لابدی

است می باید خاست پس اں اورا بطریقہ بہتر دفع باید کرد۔ کہے را باید
 کنارش گیرد آہستہ آہستہ با او بیاید یکجا در جمع بنشیند۔

سماع اگر ارذل الناس
 کیفیت دار شود و اگر
 فقط نمودہ بر خیزد

برائے سماع مکان
مخوفی و محصور باید

(۶۴) و برائے سماع را مکانی محفوظی باید با دگزارے صحیحے کشاوه نباشد
والبتہ بالاجیزے بر آورده باشد اگر چه منطلہ باشد یا در صنفه شنوند صحرا یا سماع
گیر نباشد۔ آواز ہو اگر دور ول نیاید اگر ہوا را گرفتہ باشد آواز و کہہ خور و باز کرد
محل نزول او ہیں ول است والبتہ اطراف مکان سماع بجزیرے گرفتہ باشد و
اگر صحرا است و اگر نہ ہاں دیوار خانہ بندہ است۔

اگر کورے را دستار جدا
شود اور اس حال او گذار

(۶۵) و اگر در سماع کورے از دستار جدا شود باید کہ خود بدست خویش باز
پیچید گذار و کہ دیگرے بیاید پیچید و نگذار و کہ پانہنگلو گیر او شود و اگر فاش کشاوه
است بکشاید تمام را بر زمین اندازو۔ و اگر سوے گویندگان پر تاب کند آں
جامہ ہم از ایشان باشد و اگر بر زمین امانت نہادہ بود فالہر موصولیہ
اگر مرد باہمت و حمیت و مروت است تو آں را خواهد داد و اگر مرد بحت
خست و لیل گوید او داد

سماع در قرض در مسجد نشاید
و مستقبل قبلہ و قبلہ را
کردہ نہ نشیند

(۶۶) و سماع و قرض البتہ در مسجد نباشد۔ و برائے سماع را کہ شنید آنکہ
متوجہ الیہ مردم ہستند ایشان را باید مستقبل قبلہ نہ نشیند و قبلہ را پش ہم نہ مند
و قبلہ در احد الطرفین باشد و مطربان را نیز باید مستقبل قبلہ نہ نشیند۔ و در مجلس
با مطربان در اصطلاح مطربان سخن نہ گوید کہ موجب استخفاف حال او باشد۔
والبتہ کسے را در مجلس آرند کہ مردمان بزرگ را ذوقے و رقتے حاصل شود۔ البتہ
عظمت و حشمت ایشان مانع است تا کہسے مقدم شود آنکس بر خیزد تا ہر کسے
بوقت خویش شود و سماع بستہ نگردد۔ والبتہ جام ذوقے را انراغ نکند و اگر قوتہ
طیرانی باشد در مجلس ارادت آن نکند و اگر بر ضمیر کسے مطلع شود آنرا بیرون ندید

انہار خرق عادیہ کسے
در مجلس سماع نہ نشیند

انہار آن نکند و آل اطلاع را از تفرقه حال خود شمر و از بے ذوقی نقد وقت داند۔
 و آنکہ او تنہا سماع شنود با او کسے نسبت اوست و گویندہ نکو سماع است آن
 اما در شراب ذوق و قتی است کہ با حرلیفال باشد تنہا خوردن چنداں لذتے
 ندارد و سماع کذلک و در تنہائی جز اضطراب بر خود زون و پھیدن دگر کاریست
 (۶۷) و باید در سماع گویندہ ہم با طہارت باشد و بچیزے آلودہ نبود و اگر
 آلودہ باشد باستخفاف از مجلس بیرون کنند۔ و البتہ در سماع کہ آید از خانہ خود
 چیزے بخورد و بیاید و برال وعدہ کہ کردہ باشد ہمیراں وقت حاضر شود۔ و در
 استدعا ہا کسے را برابر خود نبود۔ اگر مردے معتبر باشد برابر او کود کے بود کہ مصلحت
 او و رویال و پانیزار او را کردہ آرد او را با خود در مجلس نہ نشاند مگر مضیف گوید و اگر
 ملازم حال او باشد و مزاجم وقت او شود کہ بیاید کہ او را برون گذارد با صاحب
 ضیافت بگوید کہ یکے برابر من آمدہ است اگر اشارت تو باشد درون بطلبیم و اگر
 او نطلبد او را درون نیار و و بدیں از صاحب ضیافت نہ سجد۔ دریں چند
 چیز ہست یکے دریں باب حدیث است اگر شخصے در خانہ ضیافت بغیر استدعا
 در آید دخل سارقا و خرج مغیرا و زوانہ در آمدہ باشد و غارت کردہ
 برون شود و دیگر خصم خانہ برکے چندے را حسین طعامے پختہ و دیگرے بیاید
 مزاجمت دہد او طعام کہ او را بخوراند نہ آن کہ بر مضیف گراں افتد و او از مردم
 نجل ماند۔ و دیگر مجلس است ہر کسے محرمی و آشناے را طلبیدہ است و بایستہ
 و خواستہ را طلبیدہ یکے نابایستہ و ناخواستہ در آید نہ آنکہ محل و محوش
 ایساں افتد۔ و آنکہ بغیر استدعا در آید سخن در اباحت اکل اوست اگر چہ خصم خانہ

در سماع گویندہ را
 با طہارت بودن ضرورت
 در دعوت ہا کسے
 دیگر را بے اذن صاحب
 دعوت ہمراہ خود نبود

باؤل بود و بدینہا نپروارد اما اورا چہ میگوئی کہ او آن طعام خورد او ہم بے مروت
 کسے باشد و بے شرم و بے حمیت کسے باشد۔ و نفس مردم آن عزت باید کہ
 صوفیاں کردہ اند اگر طعام کسے خورد پس آں مزد و نذاں طلبند یعنی نذاں براے
 طعام ہر کسے بخند براے طعام تو بخندہ مزد و نذاں باید براے شکرانہ را مزد و نذاں
 نام نہادہ اند۔

ادب نشستن در
 مجالس و مجلس طعام

(۶۸) والبتہ قصد آں نباشد کہ در مجلس در آید و صدر گیرد چنانچہ علی العموم
 میاں مردماں دیدہ بلکہ اہتمام در آں باشد کہ صف نعال اختیار کند و اگر مردماں
 معدومند از نذر لصد لطلبند با آں ہم در صدر ہمچنان شنید کہ نگینہ در انگشتی چند
 گذارد و در صدر خود فرو و چندے شنید۔ اگر مردماں در صف نعال البتہ میگذاردند
 بالای طلبند و در محل ہم نہ چپ نہ نماند کہ بالا نخواہم آمد۔ الضیف کا محل
 گفتند اند مجلس حیث مجلس۔ و اہتمام او در آں نباشد کہ سخت طشت پیش
 او آرد و پیش ہر کہ برند او بدال راضی باشد۔ و اگر در مجلس بزرگ ہواست و
 خلق ہمہ متوجہ و متعلق او اگر نمیرود و در صدر نمی شنید ہر جا کہ او می شنید صدر ہاں
 جامی شود بہتر آں باشد کہ تکلف نہ نماید ضرورت برود در محل خود شنید۔

ادب طعام خوردن
 در مجالس و عوہتا

(۶۹) و در طعام لقمہ اول در دہن خود نکند بگذار دما مردماں در خوردن شوند
 بعد آں لقمہ در دہن خود کند۔ در مجلس اگر چہ اندک و اندکتر خواهد خوردن ان نشستن
 بدال وضع باشد کہ حاضران گمان برند کہ تا چہ قدر خواهد خوردن و چہ قدر لقمہ
 بر خواهد داشتن اگر چہ لقمہ اندکتر بر خواهد داشت۔ اما طریقہ استکاناف نہ شنید کہ
 مردماں دانند چیزے نخواہد خورد آں ساز متکبران و متجبران و خود نمایانست و

صفتے بمرودمان نازنین ہم دارو آنرا کہ عروسکان نام نہند۔ ولقمہ بزرگ نسبتاً نند کہ
 ایں بجرص نسبت دارو لقمہ موازنہ گیر و خورد و بخاید پیش از آنکہ مردمان دست بکشند
 دست نکشد تا آخر وقت دست و وہاں در جنبش دارو تا ہر کسے قدر خود را فارغ
 کند بلکہ مردمان دست گرد آورده باشند او ہنوز قدرے دست بدار و طعام
 شاید آنجا کسے است کہ اور اطلب باقی است و حیامانع آمدہ است او نیز مقدماً
 خود را فارغ کند بخیزد۔ والبتہ طعام پیش خود خورد راستا و چپا و میمانہ دست
 نیاز و اگر ناں خورشے و طعامے از قدرے دور باشد بقصد تمام انداز و ازاں
 کاسہ و ازاں صحنک لقمہ چپد بتانڈا ایں سیرۃ مردمان با حشمت و عزت نسبت
 و طعام با ترتیب خورد و نخست نان و گوشت و ترشی کہ ہاں ضم باید کردن پس آل
 برنج و ہرچہ مانڈاں باشد بعد ازاں شیرینی بکد گیر اخلط نکند و آشے کہ باشد یا
 نخست طعام بیاشاید بعد اتمام طعام نخست برائے تقویت مزاج و معدہ
 پر کردن کہ بسیار طعام خوردہ نشود و آنکہ آخر خورد برائے آنرا کہ در ہضم قوتے دہد
 و اگر در طعام از حصہ خود خیزد اگر حصہ نہادہ اند بید گیرے دہد لہ ذلک اما در مجلس
 پیر شیند حضور او ایں گستاخی نکند۔ در مجلس شیرینی کہ نہادہ اند و کسے ازاں حصہ
 بر میگیرد و اکثر مردمان ہمیں کردہ اند شاید ترا تعزیرے و تکبیرے مانع آید گفت
 اندیک نان بشرینی چمپیدن شاید چنانکہ ایشاں گویند یک نان غلاف است
 دومی غلاف و از مجلس بزرگیو یکسے نند کہ آل حصہ او نیست مگر آنکہ مجلس مخصوص
 برائے اوست متصرف اوست ہرچہ کند شاید۔ و آنکہ اور ابادے مسکیند
 و یکسے میرانڈاز مجلس طعام اور انصیبہ کند۔ البتہ در مجلس بطعامے لذیذے

مخصوص نباشد مگر آنکہ اور اضرت است کہ اور اطعام پر ہمیری باید خوردن
برائے او ہماں جنس کردہ اندو باال ہما از آل ہم قسمی کبے و ہد تا از طالیف
نہر الناس من اکل و حلا نباشد۔ باید کہ طعام صدر و نعال یک طعام
باشد و اگر انواع کردہ اند باید کہ آل انواع ہر دم مختلف باشد۔ و اکلے فاحشے
نکنند چنانکہ ہمہ دست و انگشتاں متخلط بطعام شوند و لب و دہان و انچہ از
حوالی اوست از آلودگی نکاہد ارد و البتہ لقمہ لبہ انگشت بتاند مگر طعامے است
کہ لبہ انگشت جمع نمی آید چنانچہ دود یہ۔ و البتہ شکم را اگر سہ دارد و بیج ہر
پرنکند این سخن بالا کفہ شدہ است۔ و مدح طعام بسیار نکند گوید رہے لذیذ چہ
خوش بختہ اند۔ و دم ہم نکند اگر خوش آید بخورد و اگر نہ دست گرد آرد مگر آنکہ صاحب
خرچ و صاحب طعام او باشد تبع آل ضروری است ہنر و عیب آل پیدا کردن
لابدی است تا خباز و طبخ ہمیں شیوہ نگیرند و دیگر طعام را اگر بد پزند و اصل
اسراف شود زیرا چہ اسراف تصنع مال است و دریں تصنع می شود و در وقت خوردن
بر پائے چپ شنید و پائے راست را بر گیر و گویند بریں ہیئت طعام خوردن سنت
است مگر پیش شیخ و مشائخ و گر ہر چند کہ سنت است اما سنت ہدی ہیئت
امثال آل سیرت در بعض محلہا مطروح است۔

(۷۰) و خلال بعد طعام بدست حاضران را این قدر باید در مجلس شسته مہبت
در خلال نکنند زیرا چہ در برون آوردن تغیرے فاحشے باید کردن ہر چہ در وقت
پیش باشد آنرا دور کند بعد آل می تو ال در محلے و دیگر باقی دور کند و در مجلس مضمضہ نکن
و ان مضمضہ در طشت نیندازد مگر آل کہ لابدی باشد۔ لابدی ادھیئت مرد کہ

آداب خلال و
مضمضہ کردن

کبر سن شدہ است و اطراف او طعام میماند آنرا مضمضہ کنند فرود بردار و یا در
طشت اندازد و اینکہ مضمضہ کنند فرود برد بہتر۔ ایں نوع را از اداب طعام نسبت
کرده اند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمچنین کردے و راحیا و در قوت نیز
گفتہ است۔

آداب آب خوردن
در اثنا طعام خوردن از
طعام خوردن۔

(۷۱) و بعد از طعام متصلاً آب نخورد و از این کار محترز باشد سبب آنکہ طعامی
نرمے است آلودگی کوزه شود حاضر آنرا اگر اہمیت طبع باشد و اگر در میان طعام آب
خورد معده را آب سرد کند معده مختلط شود اول معده طعام را گیرد و اگر دوبرگ
ہضم را فریاد مدوے طلبد بعد از ساعتی تو آب وہی زود ہضم کند و زود دفع
کند و آنکہ مبالغت کنند و در مجالس بعضی البتہ آب ندرسند ہمچنین شاید اما مختل
بعضی را حادثہ در گلو شدہ باشد کہ خشکی در مزاج اوست البتہ طعام را می چسند
میدار و در حلقوم او این چنین اشخاص را آشکارا از مردم امتیاز نکنند اما بتدبیرے
دفع حاجت او کنند۔ و نشاید زلہ بہ بندد و بعد آنکہ حصہ نہادہ باشند خوش
بباید برد و خوش نیاید بگذارد۔

بعد از طعام شکر نیاید بخورد

(۷۲) چوں از مجلس خیر و مضیف را دستے گیرد و بصورتے پیش آید یا بزبان
یا بہ ہستیکہ او داند کہ شکر آن طعام بجا میآرد۔ و اہتمام کند در اثناسے طعام
خوردن و بعد از آن آروغہاے ناساز و از نزد چنانچہ مردمان آواز ما بر میآرند
اگر آروغ مزاحم شود آہستہ ترے دفع کند اما آنکہ مردے مغدور باشد
مغدور است

در اثنا طعام خوردن
پیش مردمان آروغ نیاید

صوفی اکثر الاحوال

(۷۳) باید کہ صوفی اکثر الاحوال صایم باشد۔ خوردن او جز قریب

بوقت نماز جفتن نباشد یا آنکہ چاشت فرخ قریب است و اگر بریں عادت
گیرد خود حکیمانہ کارے کرده باشد و اگر نہ از دو وقت طعام خوردن زیادت نکند۔
و آل ہر دو وقت آل قدر خورد کہ دیگرے میانہ روزانہ قدر یک وقت خورد۔ و البتہ
در وقت خوردن قابل بذر باشد یعنی لا الہ الا اللہ یا امثال آل انکارے کہ
ہست اذیبا و اطعام کم و بالذکر برائے او درست تر باشد۔ برائے آنکہ
شب را طعام بسیار خورد و تدبیر بسیار نکند انواع بسیاری نهد تا بسیار خوردہ
شود مشہتی و مرغی بر آل استعمال میکنند و اگر انواع طعام باشد از ہر یکے بخورد
بداں قدر اگر یک طعام خوردے چه قدر خوردہ شدے چون مجموع را جمع کند
ہماں قدر باشد۔

صائم باشد
اوقات طعام خورد

(۷۴) صلحائے ماتقدم ایشان را در باب لقمہ احتیاطے بود کہ آل احتیاط
در زمانہ ما افسانہ باشد اما ترا باید کہ سختی محضے نباشد و تا ویلے را در آنجا مسلغ بود
و دیگر مقابل طعامیکہ منجورد جز از او را خویش وردے دیگر را گیرد جبر نقصان
آں کہ دورت شود۔

احتیاط در آل
صلح

(۷۵) و باہر کہ طعام شکرکے افتد باید باوے در آل طعام شکرکے معالطے
کند کہ وے راضی شود و خوشاں خیزد۔ و البتہ طعامیکہ پیش ہماں آرند سریع
الہضم باشد ثقیل در معدہ نبود و طعام بادگین و بادانگیز نباشد و آنچه در
وسع مضیف است تقصیرے نکند و آنچه بر نفس او دشوار است آل پیش
اضیاف نیارو۔ و ضیف را نیز باید ہر چه پیش وے آرند راضی باشد و اما اگر
صاحب دستگے باشد و طعامے و نیچی و قلیلے بیارو و تحمل در خاطر ضیف

آداب میزبان و
ہماں با یکدیگر

چیزے گذرو۔ وآنکہ مستعدی بیاید نشاید کہ خالی دست آید ایں بسبباید
 دانست کہ نقد خیرالاشیا است ہرچہ تو خواہی آوردن جز نقد اگر آں حساب
 بدال احتیاج ہست آں نقد برائے دفع حاجت او کافیت اما اگر نقد
 حاجت باشد شئے بجای او بکفایت نکند و آنکہ نقد آرنداگر خواہد تنگہ زبرد
 آنرا صرف کناند خوردہ و ریزہ کردہ بر وزیراچہ ریزہ ہمہ جا کارخواہد آمد تنگہ
 زربجای ریزہ کار نیاید بستہ جامدے ہست می باید شکست تا کار آید اگر
 یکجا حسیج کنند مصلح دیگر بماند یا کالاے برند کہ اکثر احوال مردم ہاں کالا
 کارے وارد یا چیزے برند مناسب آں حال و آں وقت و آں مقام باشد
 مثلاً مردے تر اور باغ ہماں طلبیدہ است انچہ مناسب آن مقام است آں
 برند و اگر کیے کار خیر و خترے وارد و زرو نقرہ و انچہ مناسب آں باشد آں برند
 و اگر گل برند آں خسے کہ باوے یار میکنند ازوے جدا کنند برند قبیح حسن
 نیامیزند مگر آنکہ اورا محافظ و غلاف او سازند ہر بار تو خواہی مکنی آں خس را
 گیری و گل را نزد یک بینی آری گل تبری و تازگی خوش سلامت ماند و اگر نہ
 ہر بار دست گیری و بونی حرارت دست تو گل رسد پڑ مردہ گرد و بوے کم گرد
 اما گلے کہ بر تربت اندازند البتہ خس ازوے جدا کنند۔

کار و حسیج
 دو تے تحفہ برود

(۷۶) و اگر کاروے پیش کسے برند باید کہ با آں کار و سوزن رسیان انداختہ

ہم باید زیر اچہ آن آلت بریدن و ایں آلت پیوند کردن و دوختن۔ یکے
 با یکے ضم کردن است اگر بر بندہ را پیش کسے خالی بری آں اورا فال بد باشد
 چوں حالت دوختن برابر باشد اشارت بدیں شود بدیں بہر و بدیں بدوز

چنانکہ خیاط جامہ را تقطیع کند و پیرایہ و از اربے بدوزد۔

آداب بردن آونڈ
دائیکے دیگر بطور
تحفہ۔

(۷۷) واگر آوندے چنانچہ حقہ و یا طبقے و امثال ایں پیش کسے برند
مجر و برند چیزے در آل آوندے باشد چنانکہ مناسب آل آوندے است مثلاً شانہ
وانے برند البتہ در میاں آل شانہ باشد یا بجای او چیزے و گر ہم ہمچنین
آوندے ہاے دیگر۔ و چیزے سیاہے و دریدہ و پارہ و خاکسترے و نشان گورے
اگرچہ از گورے بزرگان باشد و طعمے اگرچہ بروح بزرگے باشد پیش کسے
علی الصبح مجر و آواز نیز برند اگر تو گوئی تبرک بزرگان است ہم چنین است
اما از مردہ رفتہ آمدہ است۔

آداب نان خوردن

(۷۸) در طعام خوردن باید پرکالہ پرکالہ نکلند تا نیکہ خورد و تمام خورد و یاتا
رساند۔ نیمے خورد و برنان و گرد دست اندازد و پرکالہ کند ایں کار نکند مگر آل کہ
بریں نسبت باشد کہ نانے دست در کند و ری میگذارد بر میدارند و پرکالہ ہم
در کند و ری میگذارد کند و ری با آل می چپند آل پرکالہا مطبخی و طبخ
و کو دکال بخورد آل بہتر است و مرضی است بکند۔ و اگر برکے طعام بردہا
کہ طعام اندک نہر و آل قدر برد کہ اگر تنہا است و اگر با خلق است آل قدر
بود کہ کفایت رسد۔ و رویشان چنین گفتہ اند ہر کہ خالی آید خالی رود البتہ
چیزے باید برودن ایں روش میاں ایں قوم است۔ چند نانے میان چند
نفر باشد نہا ہا را بشکند در میاں اندازد تا معلوم نشود کہ کسے چہ قدر
خورد آنکہ میخواید او اندک خورد و حال او ہم کسے را معلوم نباشد ستور ماندو
آنکہ بسیار خورد و حال او ہم کسے را معلوم نباشد دیگر اشارت بدیں ہم باشد

پارہ پوشتانیم و کمرہ خوارانیم و از غایت شکستگی و و اما ندگی ایشان ہم باشد
 عجب نظارہ از اں ابدال است طعامیکہ ایشان خوردن رابدال طعام
 پرکنند و اں راوردن بگردانند بعد از اں بکشند برول اندازند مضمضہ کنند
 بخوردن ہما نچہ در مضمضہ خورده شود ہماں غذاے ایشان باشد تا ہر کس را بعد
 چند روز باشد عجب دیگر میان مردم صورت مستدل و متخف باشد شاہ
 از ہمہ خوردن و پس افتادہ تر نمایند و با خود میاں خود و با کسانیکہ ایشان را ملاقات
 و صحبتہ باشد کیے عزتے و کبریائے است کہ در گفتن نیاید چنانچہ شنیدہ شیخ
 قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز در سماع بودے شیخ حمید الدین ناگوری
 قدس اللہ سرہ العزیز پا افتادے سر اورا بر بنداشتے اشارت بنجادم کردے
 خواجہ مارا قدس اللہ سرہ العزیز ازیں حال کسے پرسید فرمود شیخ قطب الدین
 قدس اللہ سرہ العزیز در مقام کبریا بوداں کبریا باں ذل چگونہ آمیزد ایں ذل را
 بااں کبریا چہ اعتبار بود و اگر گویند ایں اختیار برابر ذل نفس است اگر اں ذل
 نفس است طرفے دیگر اں ذل عین عزت است در نفس اں می آید کہ چنانیں
 کس ام کہ منم با ایں ہمہ ایں چنانیں نفس را ذلیل میارم بر مصیف بارگراں منہد
 و البتہ اں چیزے نطلبید کہ اون تو انداورد یا آوردن اں برود شوار باشد و البتہ
 استدعاے کسے قبول کنند کہ جواں مرو باشد استدعاے نجیل قبول نکنند و در
 خانہ او نرود و طعام او نخورد البتہ بتدبیر خوشے استدعاے را دفع کنند و در
 خانہ خود نماہم نرود و آنکہ در طعام تکلف کند بر اس شاد باش از مردم
 احترام است و ضیافت یاراں کردن و طعام ایشان را خورائیدن بچند

سبقت طعام
 خوردن ابدال
 و چگونگی صحبت ایشان
 بادگیریاں

کس نیکہ و عورت ایشان
 قبول کردن نشاید

مرتبہ بہتر باشد کہ فقیران اجانب را بدیند و اگر با کسی صلہ است اورا مقدم
دارد و بجز برتر۔ و اگر با کسی کہ صلہ رحم است و او نہ از مردم محترم است زندگانی
بحسب حال اوست و وادون دستن کندک۔

صوفی را باید کہ از اخراجات
خود کے را مطلع نکند
و معاملہ با خدا دارد

(۷۹) والبتہ با خود سہمی کند کہ اورا خرچے باشد کہ براں حسیح کہ مطلع نگردد
و چنانکہ گفتہ اند صوفی را البتہ معاملتے باشد با خدا کہ براں معاملہ خیر خدا کے
مطلع نباشد۔ و آنکہ در مجالس و محافل بذلے کند اورا باید ہم از ان صفت بذلے
در سر ہم باشد و اگر کسی جامعہ معین را التماس کند فالامر مفوض الی الہ
اللہ اعلیٰ مصلحتہ لیطرہ علیہ اما مردم را شاید از کسی خصوص از صوفی
جامعہ معین طلبد کہ ایں جامعہ یا ایں دستار یا ایں کلاه مرادہ

(۸۰) و ہر جامعہ کہ مرید پیش شیخ فتوح آرد مگر طاقیہ مگر آنکہ طاقیہ نو باشد کہ
لبسوس کے نباشد۔

پیش پر جامعہ ہدیہ
آوردن

(۸۱) و مرید کہ پیش شیخ بیاید اورا دو ٹہیت شاید یاد و چشم کشادہ برود
پیرداشته چنانچہ مبتلائے سوسے محبوب بنید و یا گرد آورده نظر بر پشت پایا سینیہ
خود داشته و نیک تیز نرود و سخت استہتہ نیاید و ہرچہ بیارد پیش شیخ بریزد
مگر مصحفے و یا کاغذے از اں ادعیہ و یا چیزے تبرک مشایخ باشد۔ و پیش پیر کہ
در آید باید کہ روے بز زمین آرد اما آنچنانکہ از سجدہ ممتاز باشد و البتہ بینی و
پیشانی را نکند ہار و خواجہ این جنس فرمودے قدس اللہ روحہ و چوں باز گردد
البتہ اہتمام دریں باشد طرف پیر پشت نکند چنانچہ باطن متوجہہ است صورت
ظاہر ہم چہنیں شاید مگر خادے و ملازمے کہ اورا روزے چند بار بیاید

آداب رفتن و نشین
پیش پیر و طعام خوردن
پیش او

وکار ہائیل میباید کردن اور امیر نیاید و کار شیخ بماند اما ایل قدر نگاه باید داشت
ہم از اول قدم کہ باز کرد پشت نہد بلکه بکد و قدمے پس رو و آنکہ پشت دہد
و در مجلسے کہ شستہ یا نظر بر پیر و اریا بر سینہ خود البتہ راست و چپا نگر و یہ آیند
و رونده التفات نکند۔ پیش پیر بدین کسے نخیز و مگر آنکہ پیر بر خیز و آل نال
بموافقت او نخیز و اگر پیر خیزد خود شستہ نماند بسبب کاہلی یا آیندہ نزدیک
آنچنان نیست کہ برائے او باید خاست و باید پیش پیر شستہ در غنودن نشود و اگر
خواست رنجاند از مجلس بیرون آید۔ و پیش پیر شستہ و روے و تلاوتے نکند
و پیر اگذار و بنفلی مشغول شود این نکند۔ و پیش پیر شستہ برگ نخورد مگر پیر دہد
فرماید۔ و سخن بلند نگوید و کسے را با و از بلند نطلبد۔ و اگر طعام پیش پیر خورد کرد آورہ
خورد و باید کہ خوردترین لقمہا باشد و باید کہ انگشتان او و کف دست او بطعام
مختلط و ممتزج نباشد۔ اگر خود مرید صادق است ابتلاے او دارد و محبتے
ہست باوے کاش آنچنان خشک است کہ بیدانہ فرو نمیرد و لقمہ خود چہ
باشد بسیار خود چہ گوئم۔

در امور بشری مرید
شیخ را همچو خود بشود
در امور بشری همچو
پنیا سبک۔

(۸۲) شیخ را در امور بشری همچو خودی باید دانست بلکه اغلط و اخش
و در امور الہی همچو پیغمبران بلکه همچو احمد خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
و آنکہ گفتم اغلط و اخش بنا بران گفتم کہ او عارف است و نفس عارف
ہم عارف است و بعد آنکہ نفس در میان عرفاں خود جولان گری کردن گیرد
گرد آوردن او دشوارے باشد پس اغلط و اخش اند بضرورت شنیدہ کہ
گفتہ اند کہ کہنہ در مقام ولایت دلیل بر مراد حجت باشد و گنہ در مقام محبت

دلیل بر منقصدت محبت باشد و گنہ در مقام معرفت دلیل بر کمال معرفت بود
(۸۳۲) و اگر از مجلس کیے نیز و بغیر موجب و مصلحتی میان مردم اورا بجما

از مجلس پیر اذن
اور نیز دواز پیر
چیز سے التماس نکند

و بزالت نسبت کنند خصوص پیش پیر بغیر امر او۔ و ہر بار کہ پیر طرف او نظر
آرد اورا ہر بار روے بز زمین آوردن زیادتی باشد بر پیر مثل می شود اماں
بصر خویش کند و خود را گرد آورد و از پیر چیز التماس نکند مگر خواندنی و گزارانی
و گرفتن سخت بر نفس خویش آں نیز اگر بدل گزارد بہتر اگر پیر اورول افتد
فرماید ورنہ نسبت مزید بیشتر بود و سلامتی بیشتر بود و استقامت باشد
و اگر شخصے پنج آیت می تواند خواند و غزلے میداند خواند پیش پیر شاید مگر آنکہ او
فرماید یا آنکہ آں شخص آں کارہ باشد چنانکہ مطرب سخن درونیت۔

(۸۳۱) مجلس شیخ را مجلس حق دانند شیخ در مقعد صدق عند ملیک

مرید مجلس شیخ را مجلس
حق دانند

مقتدر قدم یافته است ہمارہ ہمدراں مجلس است و ہماں کار دست
موزہ اوست ہر جا کہ شستہ است ازیں جدا گانہ نیست۔ مرید را شایدیں
اورا مجلس حق دانند زیرا کہ او با حق است چنانکہ گفتیم۔ و خود را و پیر اورا یک
نہند برائے فروختن با و بنجان گذرا پلہ و سنگے دگر است و از برائے خرید
مروارید و گوہر شب افز کفہ دگر دارو۔ و بسیار پیش شیخ نباشد اگر پیر
بہر باب آراستہ است کہ او خبر کمال معرفت عیبے ندارد و ترا با او نہ بنجد۔

(۸۵) و ہر چه پیر فرماید بر سیزان شرع بنجد ہر چه موافق باشد اقدام

مرید را لابد است
کہ فرمان پیر بجا آرد

و طاعت ضروری است و اگر مخالف نماید اگر امرے فاشی است۔
خود راں باب تاملے و تاملینی کند و اگر رہ تاویلیے و وہم عذر سے یا بد

مباشرتو تو میدانی اور بلوئے واقف است کہ ترازاں شہورے و جہر
 نسبت حکایت خضر و موسیٰ علیہما السلام شنیدہ باشی کہ در ہر سلوکے این سخن
 گفتہ اند و این سخن آوردہ اند جملہ تصرفات پیران تصرف خضر علیہ السلام تصور کند
 خضر علیہ السلام کو دے راکشتہ است ازین فاش ترکیبہ نباشد و مع ذلک
 وَمَا فَعَلْتُمْ عَنْ أَمْرِي إِنَّمَا مَكِيدٌ لِّمَنْ يَكِيدُ بِأَعْيُنِهِمْ
 بامباری بودہ باشد وَمَا فَعَلْتُمْ عَنْ أَمْرِي ایں معنی میگوید کہ من آن قتل
 از خود کردہ ام عَنْ أَمْرِي ایں کار من نبود ایں کار خدا بود خود کردہ است و میگوید
 کہ من نکردہ ام خدا کردہ است اینجا تو بدال پیریت و چونہ کہے است۔

پیشین مستوجب پیران
 و مراقبہ ذکر و اوراد
 مشتمل نشود۔

از پیر غافل بود
 حوان کلی است سخن
 پیر بد را بجائے برانہ

کہ صدک طاعت اورا

وہاں

(۸۶) و پیشین پیر مراقبہ و ذکر مشغول نشود ہمہ مراقبہ و ہمہ ذکر ہمیں حضور
 اوست تو ہمیں حضور او باش۔ خواب پیر بدال کہ خفتہ است بیداری او بدال
 کہ از خواب خواستہ است بیدار شدہ است یا بیداری دارد کہ خواب طاری
 خواہد شد۔ بدانی از پیر غافل بودن حرمانے کلی است یک سخن او بجائے برانہ
 اگر صد سال خدا پیر راستی و واجبی پرستیدہ تا آنجا نبرد۔ ہر کہے در کارے
 ہمارتے دار و پیر در رہ بری راہ حق استادی و ہمارتے دار در رہ در از
 میداند و میگوید علیک بالجدادۃ و ان طالت و وزوار ہارامی شناسد از راہ
 راست طرفے راستائے و چپائے گشت کردہ است از کہے و کہہ پیچہ زیر
 زبرے رہے پیدا آوردہ کہ رہ روان مسلک حق بعد سال تا آنجا نرسند کہ
 پیر یک ساعت اورا در آن محل نزول واد پس ہر پیر او قمر پیران الہدی است
 و ہر چیز کہ ترا فرماید کہ آن نسبتے بدو بکار او دار و بدانی کہ عظیم حق است کہ

در باب من است ہمارہ لبرمی باید برد و اتباع دستار و رفتار و گفتار ہمہ مریدان
 را باید کا لشرط اہم ہست۔ والبتہ باید نام پیر بزبان بسیار رود بہر حقیرے و
 کبیرے کہ اور اپش افتد۔ و برابے تصور پیر بدل محلے معین ندارد و وقتے
 معین نکند و حالے معین نکند بہر وقتیکہ باشد بہر حالے کہ دارد بہر حالے کہ باشد
 تصور پیر از دل خالی نباشد۔ پیر متجلی است عقیدہ بریں باید کہ او صاحب نفس
 است یعنی بیچ نفس بے مشاہدہ غیب بروے نیرود و چون دل مرید متخضر دل
 پیر باشد کہے چنین ہم اتفاق افتد کہ بینہما مقابلہ شود۔ پیر متجلی انوار قدسی برو
 دایم متجلی است چون عکس انوار قدس بر وظاہر شدہ باشد و دل مرید مقابل آن
 دل افتد عکس عکس بروے ظاہر شود چنانکہ عکس آفتاب بر آب افتد و دیوار
 کہ محاذی آب بود عکس عکس بر آن ظاہر شود مثالش چنین باشد شمس اکنون نظر
 شود بہر چند کہ دیوار بیچ قابلیت انعکاس آفتاب ندارد و محاذی جرمے شد کہ
 آن جرم قابل ظہور و انعکاس است آن ہم حطے تمام ازو گرفت کہ او بصد
 مشقت و زحمت دل را آنچنان ساختہ بود کہ عکس پذیر شود و این بے مشقت
 نصیب تمام گرفت۔ معلومت شد کہ بدل توجہ بہ پیر چہ اثر دہد۔

مرید نام پیر را بزبان
 بسیار را ندود در ہر
 جا بہر حال تصور
 دارد

(۸۷) و دایم خود را در حراست پیر داند و گمان نہد کہ ازوے کارے
 میزند و بتوفیق اللہ و بہ اعانت شیخ داند۔ ہر گرا ایں حالت ملازم است
 و دایمی او باشد بعد از چند گاہ در ہر چہ بنید پیر را آنجا باید۔ پیر صورتے و
 معنی دارد متعلق صورت او شود کہ فیض آن معنی ہم با آن صورت است چو تو
 متعلق باں صورت باشی ہر آمینہ فیض او بر تو متجلی کند۔ بر امتنان منبران

مرید خود را دایم
 در حراست پیر داند

می آند پس روی نبی کنید تا آنچه بر نبی آمد بشمار ہم رسد فلذکک پیسے مرید
صوفیان متاہلہ گویند مرید در ول پیر خدا را می بیند و پیر در ول مرید خود را
می بیند۔ توجہ بصورت پیر کارے مرتب است اندک چیز ندانی۔

اعتقاد مرید با پیر

مرید با پیر چشم

اعتقاد با دیداشت

(۸۸) و اقل اعتقادیکہ مرید را بر پیر باید کہ بدال لابدی است و بی
ازال چاره نیست آنکہ مرید داند کہ پیر مرچہ میکند باذن من اللہ میکند۔
والبتہ بدانکہ بیچ قدمے از قدم پیر او بیشتر نیست و درال ایامیکہ
اوست بدانکہ بیچ کسے از وبال اتر نیست و اگر نبوعے محقق شود کہ دیگر
از پیرش بیشتر است مثلاً فرض کنیم پیر پیر است با ایل ہمہ ایل قدر داند
انچہ مرا از پیر دست بدہد از پیر پیر دست ندہد و من بہ پیر پیر بہ پیر رسم
و اگر ازینجا خواہم بطرفے دیگر توجہ کنم ایل توجہ از دست برود و او البتہ
بست نیاید و اگر ہم بر متعلق متوجہ ماند پیر پیر حمتے و لطفے نماید و اندکہ
مسکین صادق است عقد عقیدہ کہ بتہ است مستحکم تر است و ہم ہواں
نیت۔ حکایت خدمت شیخ الاسلام فرید الدین و خدمت شیخ قطب الدین
و خدمت شیخ معین الدین قدس اللہ سرہم بارہا گفتہ ام شنیدہ باشی۔ سوال اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از معاذ رضی اللہ عنہ پرسید ہمہ شب چہ کنی گفت
ربع شب درود میگویی باقی بعبادت مشغول می باشم گفت اے معاذ
اگر توانی در روزیادت کن بعد چند گہہ ہماں سخن پرسید معاذ رضی اللہ
گفت تا نیم شب درود تو گویم باقی بعبادت خدا مشغول می باشم گفت
اے معاذ اگر توانی در روزیادت کن بار دیگر سوال را معاودت شد گفت

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود اصابت فالنہوا کنوں تراچہ گما
 رو و کار خدا بہتر یا درود مصطفیٰ کہ او آل می فرماید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میدانکہ معاذرہ بدو بخود نتواند برد اما اگر من واسطہ می باشم عن قریب منزل

بسیر میرسد ہمیں گمان بر میرید و پیر و پیر پیر

(۸۹) واگر پیر کارے فرمودہ باشد وقت نماز در آمدہ بجائے فریضہ

جماعت شدہ و بتوال اگر آل جماعت فوت شود جماعتی دیگر بوقت تو ال

رسید کار پیر مقدم دارد کہ آل رفتنی نیست و در تاخیر آل زیانے فاحش بہت

ترا آل قدر ببايد و است پیر بشر است بشریت باوے باقی است و خداوند

بسجائہ تعالیٰ از حجلہ نسب و اضافات منترہ است در کار او اگر تاخیر

شود او باز و غضب نیاید چہ غضب بروے اعتبار است اما غضب پیر از

خاصیت بشریت بسیارے در کار او بخدر باش۔ و نخواہم کہ مقربان

و نزدیکان پیر را ہیچ چیز برنجانی کہ او بشر است و بشریت باو است و ال

کساں تاچہ محل و تاچہ وقت باوے ترا ذکر کنند کار تو خراب شدہ باشد و

ترا ازاں آگاہ نہ۔ اگر وقتے پیر را رنجانیدہ و او از تو رنجیدہ است با آنکہ

عفو کند اما آن گره در سینه بر بستہ است تو بہوش باشی ہر بار دروش

آید کہ ازین شخص چنین چیز بازاید۔ ہر بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم بر خواط انصاری رضی اللہ عنہ مزاج گرم کرے چند چیز کہ ازوے بعد

از اسلام زاوہ بود البتہ بزباش آوردے و گفتے تو ایں چنین کس ہستی

فرمان پیرا بر ہم

مقدم دارد و در

رعایت احترام ملائکہ

و مقربان پیر بسیار

بجدا باشد

وآنکہ ہر بار خطبہ میکروے وگاہ گاہ ہے اس سخن وخطبہ فرمودے نہ آنکہ شما آنا
 درنگ می پرستیدید و مردار منجوز دید و بچگانرا ز زده میکشتید و صلہ رسم
 قطع میکردید عزت شما باشد و ہدایت بمایافتید و امثال آن نہ آنکہ گذشتہ
 ایشاں بزبان میراند و ایشاںرا تقریح و تونج میکرد و دلہاے ایشاںرا
 بدان شکستہ میکرد و انید ازین تقریح و تونج کد ام سخت تر باشد کہ گوید کنند
 ذللاً فاعزکہ اللہ بی اگر دشما عقلے بودے و شما دانا بودے و در شما حکمتے
 و فہمے بودے شما سنگے تراشیدہ نمی پرستیدے عاقل غیر خدا را پرستدہ
 دانی این کد ام طعن است و لے طعنے عامے نہ بریکد و فعلی ہذا ترس از بیر
 بیشتر از ترس خدا باشد شنیدہ در مذہب امام مالک اگر کسے سبت باری کند
 پس توبہ کند توبہ او مقبول است غایت مافی الباب مرتد شدہ باز از ارتداد
 باز گشت اما اگر سبت نبی کند توبہ اش مقبول نیست البتہ بکشند زیر اچہ نبی از
 عالم نسب و اضافات است دشنامیکہ اورا دہند و ہم الحاق است مثلاً
 گویند و العیاذ باللہ منہا کہ آل نبی کاذب است دشنامے صریح است کذب و
 صدق نسبت بہ انسان دارو پس آل از امور نبی است و ہم آں دارو کہ بد الحاق
 شود اگر او توبہ کند توبہ او مقبول نکلند زیر اچہ اورا در اں ورطہ داشت ما سبت
 رب صورت الحاق نداد و ہیچ اعتبارے زیر اچہ او از جملہ نسب و اضافات
 بیرون است غایت مافی الباب کسے دلیری کردہ است بے ادبی کردہ
 است توبہ کند عفو باشد۔

مید از سببیکہ اورا

(۹۰) و در ہر کہ معلوم شود کہ پیرا بنوعے اہانت کند بصریحے و کنایتے

بر عقیدہ اندلسیہ
دوری گزیند

واشارتے ازو چنان تیرا کند کہ مرد ز اہد از وجود شیطان و اگر مدامنت و مدارت
را بمصلحتے روا و آرد آل مرد ماہن باشد و مداری بود از حالش آل معلوم شود
اورا حمیتے در طبیعت او از طرف پیرنیت - چنانچہ علوی بشنیدن نام نرید
چونہ میشود ہمچنین مرید دیدن مخالف پیر و دیدن بد معتقد پیر و آنکہ بر پیر طعنے
تشیعے کند ہمیں مثال وارو شنیدہ باشی الحب لله و الحب فی الله
من اوثق عمری الایمان -

(۹۱) آل جامہ کہ از پیر یا بد خصوص آنچه ملبوس باشد آل را حرمت آرد
پاؤمال نکلند مگر باطلے یافتہ باشد یا نہالچہ یا غیر آل کہ لا بدی است قدم برو
بدارو - و در حالت کہ طہارت و وضو نہ باشد آنجامہ را بدست نگیرد و نزدیک
نیارو و در استعمال ندارد - و البتہ در آل کوشد کہ در اوقات متبرکہ و در ایام
متبرکہ چنانکہ اعیاد و غیر آل بدال تبرک گیرد و آنرا بر خود وارو و شیفع حال خود آرد
(۹۲) جاے نشست و بود پیر را حرمت دارد چنانچہ اورا پشت
نمیداد و نمی ایستاد و بتواضع و انکساری استاد ہم ہمچنان جاے نشست
پیر با یستد و بدال سمت روے بر زیں آرد گوئی او نشستہ است و پا
پس باز گردو و روح او را در آل مقام شاید داند او از ارواح خلاصہ است
و ارواح خلاصہ را طی مکان و طی زمان است مہدراں ساعت واحد پیر
در مدفن است پیر در مجلس است پیر در مقعد صدقہ عند ملک
مقتدہ است اگر کسی از مردیان دل را صاف شفاف کردہ است ازو
پرس کہ او گوید آرے سخن این است کہ او میگوید -

حرمت دان جا پیر
و تبرک حسن ازان

حرمت دان جان
نشست پیر

ارواح خلاصہ را
طی مکان و طی
زمان است

ربط قلب پر

(۹۳) من دریں جملہ کہ با تو گفتم ربط قلب کہ در کتابہا سلوک منویسند
درابتداء ذکر یا در شغل ذکر ربط قلب بر پیرستقیم دارو من دریں عبارت تمام
گفتہ ام ترا خداے تعالیٰ فہمی داوہ است دانستہ باشی۔

میدر باید کہ ہر کس از
اصحاب شیخ را بنعمتہ حق
تصویر

(۹۴) ہر یارے از اصحاب شیخ را باید بنعمتہ مخصوص تصور کنی۔ پیر آبی
عمیق رواں است ہر طرفے از وہ جو یکہا بروہ انداز ہر جو یکے در کشتے
آب رسیدہ تھے کہ در اں زمین ریختہ اند تخم بر آید ہماں بار آرد۔ جاے جو
جاے گندم جاے شالی۔ ہر یکے از پیر نصیب گرفتہ است اما بحسب استعداد
او فیضے بدور رسیدہ است۔

میدر اور اتباع پر
در امور شہی اختیار باید کرد

(۹۵) و در امور بشری پیر در اتباع آں اہتمام نورزی تو بشری خود را
میدانی بحسے کہ ترا یا نکار نیاید انقدر اتباع کن مثلاً پیر اکثر لسناء او ارباب
تقریباً ہست ایں اتباع را ہوس نہری مگر در خود ایں معنی یا ایں قوت احسا
کنی و کذلک در بشریات و گر۔ اگر در پیر احساس کنی کہ ذخیرہ میکند آنجا نیز
ہیں حکم دار و در باب پیر ایں یقین باید کرد کہ او ہر چہ ذخیرہ میکند باذن من
میکند و ہر چہ چرچ میکند باذن من اندر میکند پس در جمیع امور اتباع نباید۔ در معالما اتباع
است در اہلیات نہ۔ من در بعض امور مبالغہ میکند سبب آنکہ ہر مردم را
در فہم نیاید۔ پیر را ہر چہ شجرہ موسیٰ تصور باید کرد و کلامیکہ موسیٰ علیہ السلام از
شجرہ شہید کلام پیر را ہر چہ چناناں بیاید دانست۔ ایں استحالتے نہ پنداری کہ
در ورے شجرہ او تعالیٰ سخن گوید یا آفریند اگر ورے زبان کسے سخن گوید
چہل انکارے ہمیریں قیاس دست و پا و چشم حدیث قدسی بی لسمع

اتباع پر در معالما
در اہلیات نہ

وہی دبہر شنیدہ باشی درال چه بیان زیادت کنم۔
 (۹۶) واگر پیر سخنے گوید تحقیق آل از متفقہ نباید کرد تحقیق آل ہم از پیر شود
 فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ہمیں بیان کردہ است اہل الذکر
 اہل مشاہدہ اند اہل معانیہ اند۔

تحقیق کلام پیر از
متفقہ نکتہ

(۹۷) چہیں گویند کہ مرید پیر پرست باید یعنی پیر منظر انوار لاہوتی است
 وراے او تجلی رب است تعالی پرستیدن اونیت پرستیدن حق است پس
 فایدہ اہل صورت در میانہ چہ باشد برائے تثبت حضور رازیرا چہ صورت پیر
 مشاہد و معاین تو است عین بعین تصور می شود تصور غایب با سہمہ غایب است
 خطرات و لمات و وساوس آنجا بسیار فراحتت دارد۔

مرید را پیر پرست
باید بود

(۹۸) مارا دو کار است تخلیہ و تجلیہ۔ تخلیہ عما سوی اللہ۔ تجلیہ التزام تہجد
 اللہ۔ اصل کار تجلیہ است تخلیہ برائے تثبت اہل تجلیہ است بینہما ملازمت
 کلی است فلما تخلی تجلی و کما تجلی تخلی۔ چنانکہ فنا و بقا حضور و غیبت۔

مرید را دو کار است
تخلیہ و تجلیہ

(۹۹) و تصور پیر یا این چنین کند کہ خود را در محضر او در مجلس او حاضر تصور کند
 و یا پیر را در رون دل تصور کند یا خود را عین پیر تصور کند۔ این نیکنجات دانند
 اہل مراقبہ نیست اہل مشاہدہ نیست اہل مکاشفہ نیست اہل معانیہ نیست
 یعنی عین بعین۔ و دوستی پیراں باشد کہ ہیچ چیز او را از پیر دوست تر نباشد۔
 اگر چہ زن و فرزند و ہر کہ ہست و اگر وقت مردن بیاد پیر میروزہ کار بسیار
 صوفیاں اند کہ پیرا ہمو استاوس و معلمے دانند اما میاں ما و خواجگاہاں ما
 پیر معشوق ما است و ما عاشق پیریم۔ ہیچ یکے را بازا داو نہ ہنیم و نہ انیسیم کہ

تصور پیر

دوستی و محبت پیر

جنید رضی اللہ عنہ بہتر بود و یا بایزید رحمۃ اللہ علیہ یا کسے دیگر یا آل عدیل و بدیل
ایشان است۔ ما پیر و مصطفیٰ و خدارا یکے دیدہ ایم یکے دانستہ ایم من آل
و و بیت را کہ گفتار او حد کرمانی است رحمۃ اللہ علیہ از زبان خواجہ خود

شنیدہ ام
گفتم کہ پیامبری تو یا پیر گفتا کہ دوی ز راہ گریسر
بیت

چوں نیک بدیدم ایں نکو بود او من و سپر ہر سہ او بود

آنکہ بدانی کہ از فرمان پر تعلقاوتے میکند ندانی کہ او نیک بخت است

پیر سفیر اللہ است ایں خزانہ الہیہ است ہر چہ ترا رسد از و از دست او رسد۔

(۱۰۰) بر مبتدی فرضیہ باشد ہر حادثہ و واقعہ کہ اورا پیش آید پیش پیر گزارا

و اگر پیر آنرا تعبیرے و تفسیرے فرماید یا نہ و ذلک منقوض برائسہ و ترا گزارانید

ناچارہ باشد۔ اما متوسط و منتهی را باید ہر چیزے پیش پیر گزارا نہ گریسرے

کہ بدو برہ گزارا نسبتے وارو۔ چنیں ہم باشد کہ مرونا رسیدہ را و کارنا تمام

کردہ را چیزے نمایند کہ مرواں انتہا را غیرت و مارا از سر ایشاں برآرد و تقد

زیانکارا ایں مرید باشد ناگہاں غیرت بکار شود نہ تو مانی و آل دیدار و از

پیر سرے بتعین نطلبید و آنچه نقد وقت او باشد بر ہر کسے از اں حکایت

نکند۔ و ہر واقعہ و خوابے کہ بیند اگر چہ انبیا و اولیا را بیند مقابل آل فضل

نباشد کہ پیرا بیند۔ و جملہ پیرا برابرہ و برآل و اندورہ پیر قریب تر و

سو مند تر بیند۔ و در نماز پیرا القصور طریفین کند یا خود او را امام خود بیند یا درون

دل خویش داند و خطبات قرآنی را اگر در غلبہ وقت با پیری شود بدل التفات

نکند و بدانند ان متاع البیت لیشبہ رب البیت پریم از انجا آورده و بگو
و پر توے از انجا آورده است۔

در سماع حمل بر پیر
باید کرد

(۱۰۱) و در سماع البیت حمل بر پیر باید اگر طلبے و اگر وصلے و ہجرانے و اگر نظارہ
جمالے و حرکتے و سکنتے ہم با پیر خوشتر آید۔ ایں حکایت از شیخ نظام الدین
قدس اللہ سرہ الغریزہ درست تر بشنو او گفته است قدس اللہ سرہ حق خرقہ شیخ
ہر بیتے کہ از گویندہ شنیدم خبر بذات پاک شیخ حمل نہ کروم مگر کہ حالت سماع چہ
نازک حالتے است و شیخ نظام الدین محمد بدو فی را رحمتہ اللہ علیہ در اں حالت
خبر خطہ بر پیر چیز ذکر نیست اللهم اهدنا لی سوا الصراط۔

(۱۰۲) پیر بر مثال ساقی تصور کن کہ شراب محاب و معارف از دست او
تواں یافت۔ شنیدہ کہ فردا مرقی کرم اللہ وجہہ ساقی باشد شنگی زود مگر آنکہ
از دست او قدح نوشند پیرا ہمیں واں مرقی سرور مشایخ است پیر ناب
او است للنایب حکم المذنب می باید دانست۔

پیر را مثال ساقی
تصور کن۔

(۱۰۳) و اگر مرید از پیر پیشتر رود باید کہ اتباع او نگذارد و در صف مشایخ

مرید را اتباع پیر واجب
است اگر چه از پیر پیشتر
رود

فردا آتنا و صدقنا اورا پس پیرا ایسا نند با ہمہ مرتبہ کہ اورا است اورا بنام پیر
خوانند مگر آنکہ روشے و وزرشے بر حسب زمانہ یا باذن من اللہ یا با جہتہ
صادق اورا روی نماید ایں اقسام از ایں جملہ مستثنیٰ باشد۔ با ایں ہمہ کہ مرید از
پیر پیشتر است توجہ با پیر میکند۔ ہر چند کہ شرعاً معصوم نیست و خوف عاقبت
بر ہمہ باقی است با پیر خزاں گماں نہر کہ او مقبول و موصول است و ایں را
یقین دانند و ایں اعتقاد بر یک فرد نیست کہ اکثر مومنان ہمچنین اند و یا چنین

پیر اعتقاد درست
دارد کہ او مقبول و
موصول است

باشد و این در شرع قاطح نیست و اگر نہ توجہ درست نیاید۔

مرید اگر پیر اور خواب

(۱۰۴) و اگر پیر اور خواب یا در واقعہ و یا نبی را بحالت مستکرہ بنید آنرا بد نسبت نکند بحال خود کند بدانکہ حکایت حال من است کہ مراد بدین صورت میکنند می نمایند۔ یا خود بدانکہ در جہاں حادثہ شود کہ حالت خلق خدا بدین آید

یا در واقعہ بحالت مستکرہ

مرید مصاحبت و

مجالست خبر با معتقدان

چیز دارد

(۱۰۵) والبتہ مصاحبت و مجالست خبر با معتقدان و با پیوستگان پیر نباشد۔ و ہرچہ در رہ پیر بدل کند منت آن بر سر و چشم خود نهند و شکر بجا آرود کہ این ہمہ برکت پیر بود کہ موفق بدین شدم۔ و آن سخنی کہ پیر بر و نهند سبب فرید خویش داند۔

عشق مرید بحال

ظاہری پیر

(۱۰۶) و اگر پیر پزیریل باشد و مرید را عشق بر جمال ظاہر او افتد زہے سعادت آل مرید و زہے رہے نزدیکتر کہ بحق اور ابو محمد حسینی اداہ اللہ حیاتہ ابتلائے یا پیر داشت کہ اگر با تو گویم استماع آن در تحمل تو نباشد۔ و اعتقاد جنین مستحکم باید کہ از دیدن خارقے و غیر آن مستغنی باشد۔ و کلی و جزئی خود پیش پیر عرضہ دارو۔ مگر آنکہ پیر صاحب قبول باشد و آیندہ و روندہ بروے بسیار بود گفتن دشوار باشد۔ دریں باب ہم بدل توجہ شود و کار را پیر گذارد و خیریت آنرا ہم بدل از پیر طلبد۔ و باید کہ این مرد را در جملہ امور و زہمانی و شادی و غم ہمہ با متعلقان و مریدان پیر باشند و صحبت جز با ایشان نکند اگرچہ مرد عامی یا از احتراف است متشبیہ ہم این جنین مرے را گویند۔

پیشانی وضع است

پیشانی وضع در

(۱۰۷) پیر بمثال مرضعہ است و مرید بمثال رضیع۔ رضیع اگر از مرضعہ در ایام رضاع بازماند ضایع شود و چوں آل ایام رسد کہ آل ایام را فطام گویند

ایچ حال یردرا از
پیراستفا نباشد

یعنی از شیر جدا شود ہم از تربیت دور شدن ضیاع او باشد تا آنجا رسد کہ او خود
تواند شست و خود را خود از موزیات و از مہلکات باز تواند داشت ہم از
تربیت مستغنی نشود و اگر نہ خراب گردد و امتداد کلی نباشد۔ بعد آنکہ ایام ہر ہفت
آید ہم احتیاج بتربیت باقیمت ورنہ نجیب نشود بے ہنر بر آید۔ و بعد آنکہ
در ایام بلوغ آید آل ایام دیوانگی و مستی است آغاز ہوا ہا و ابتداء شہوتہا
است جاے افتد کہ غرق ہوا ہا باشد از انجا ہم بیرون آمدن دشوار باشد
مگر بصحبت دانائے حکیمے عالمے۔ و بعد آنکہ ایام شباب رسد خود مراد شود
جہانرا تجربہ نکرده است چیز با پیش آید خیر و شر آنرا اندازد حوادث و طوارق بیشتر
و پیشتر نیامده است نشیندہ۔

بیت

مرد خردمند ہنرمند را عمر دو با بستے اندر شمار

تا بیکے تجربہ آموختے وال بدگر تجربہ برے بکار

از ایام جوانی تا بکہولت یک عمر است۔ از اہولت تا بشیخوخت و کهنگی گزار
دوم عمر است۔ مرد با تجربہ و ہر چیز را شناختہ و ہر یکے را بدگیرے داشته و
دانستہ و بر محل او قرار دادہ۔ المقصود مبتدی کہ ایچ رہ روی کار نیافتہ است
بر مثال رضیع است اگر از پیر جدا شود ہلاک گردد و بیچ چیز از دنیا ید۔ ایام نظام
بر مثال آنست کہ مبتدی راشے مائی از غیبیات بروظاہری شود چنانکہ
نورے و نارے صورتے دیدن آوازے شنیدن خوبے و واقوے مر جوے
دیدن۔ و ایامیکہ خود را خود تواند شستن و خود را خود از موزیات و مہلکات
نگاہداشتن رشدے و روے نمود است و رشدے پیش آیدہ است

در بعض اوقات تنبیہ می شود در واقعہ یاد خواب یاد بیداری و ایام رہوف
 بدال ماند کہ اول قدم در مقام توسط نہادہ است و کمال آن پیش نیامدہ
 گاہ گاہے تلوینے می شود و استتارے بدال می افتد این نیز ایام غرور و
 سرور است و غرور و سرور خالی از شرور نباشد خود را چیزے داند و بدال منتر
 گرد زیانکار وقت او باشد۔ آن زمانے کہ حکایت از اں زیاں کردن میں
 باشد کہ از آیات و جائیات حرام پیش آید صفائی واردات نباشد
 و نقیہ صادرات نشود۔ اما چون ایام بلوغ آید وقت دیوانگی و مستی است
 تجلیات می شود کشفیات پیش می آید و آن تجلیات و کشفیات اورا بزر
 می بر و کجکل برناشاید۔ دار و گبوید تو از اں من و من از اں تو میان با بگیاگی
 نہ از اینہا چہر بازی مانی این بیچارہ محروم شدہ از بسیار فرید و از شہود غیب
 محروم کرد۔ جہاں در جہاں عارفان دریں غرقاب خلاب افتادہ اند و البتہ
 سر بر آوردن نتوانستہ اند کشیدن زیر اچہ چیزے است ملذو ذے
 مرغوبے ہوائے با فضلے و نوائے او میگوید خدا میفرماید و مرادیں میدارد
 و بدیں از بگیاگی دور میکند میگوید ان کل ملک حمی و حمی اللہ محارمہ او
 میگوید و حمی کسے در آید کہ در محارم باشد معاذ اللہ من ہذا المقال الوہی
 آدمیم ایام شباب بدال ماند مرد چیزے تجربہ کردہ است و حقایق و
 معارف را کما ہوش شناختہ است و لکن او تعالی مکار است و مکر و
 وَمَكْرَ اللَّهِ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ازین جملہ حکایت کردہ است اورا از اں
 نماید و بدال دارد کہ او از ہمہ خود را فائق و بہمہ چیز ہا فائق بیند و در واقعہ

در کمین چیزے دارو کہ نظر ایں ازاں دقیقه غافل است۔ اینجا نیز کسی باید کہ
 او پختہ کار باشد و سوختہ روزگار باشد و بسیار تقلبات و تحویلات اور انظارہ
 شدہ باشد و بسیار مکر ہا برداختہ باشد و بسیار بار آئینہ را بر روی او داشته
 اند و گفتہ اند کہ ایں روئے آئینہ است و در واقعہ آں پشت آئینہ است
 کرات و مرآت و رغلط و خطا انداختہ اند و دریں بحر و دریں شرط بسیار غلط و عطا
 و رفع و وضع دیدہ است بسیار توجبات و تہرجات بجز تجربہ کردہ و صحبت
 ایں جنس مرد شایب کہ تا بکہولت رسیدہ است از بسیار کمینہا و مکر ہا خلاصی باید
 و اگر آں پیرا پرسی او گوید ہنوز در تقلبات و تحویلات ہستم و از مکر خالی نہ ام
 سخن بر تو راست میگویم اگر مرا پرسی بد بخت کیست گویم آں کہ از فرمان پیر
 جدا شدہ آنکہ صحبت پیرا ترک آورد و خود را بہوای خود و مراد خود و اولیہ ہش
 باش بہر حالتی کہ ہستی و تا آنجا کہ رسیدہ اگر صحبت پیر میر است نگذاری۔
 اینجا جزئیاتے است دقیقه و لطیفہ است کہ ہر نظرے و ہر بصیرتے آنرا
 احساس نمی تواند کرد۔ و من ہفدہ سال قریب در صحبت شیخ خود بودہ ام
 با خود گمانہا داشتہم چوں او از من رفت محقق شد کہ بسیار کار باستے
 کردن کہ آں احتیاج بحضور او داشت اما چوں باز ہم بدو برستم خیال پنچون
 بر بستن است او از من غایب نشدہ و تربیت بساعتہ فساعتہ از من
 دریغ نداشتہ تا آنکہ ایں کہ گفتم از فہم خود نہ بجز علم۔ ہیچ معلوم تو ہست
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با صحابہ رضوان اللہ علیہم چہ تکمیل کرد و
 بعد از فوت او از ایشان چہ از ایں حدیث منع میکنند اذ ذکر اصحابی

بہ بخت است آنکہ از

فرمان پیر جدا شدہ

صحبت پیرا ترک کرد

بہر حالتی کہ ہستی

کہ حاصل کردہ صحبت پیر

نگذاری۔

بد بخت حضرت مصنف

با پیر خود و او دشمن را

در شواہد رسول کو پرسی

آمدن بعد از رحلت

پیر و داد از روحانیت

پاک او شان

فاسکتوا وگرنہ شتمہ میگنتم ہمیں قیاس پیراں و مریداں را بگیر۔ و آں مریدیکہ
 اور اجاہ در سر باشد خود را بجای رسیده بنید و قوت رسانیدن ہم در خود
 احساس کند خواهد کہ البتہ از پیر جدا گانہ شود لبری و سروری پیشہ گیر و تحقیقت
 ذوق حقایق نگرفته است و چنین وانم آنقدر ہم بصور و اسکال غیبی اورا ابتلا
 و گرفتارے پیش نیامده است اگر ایں نوع نقد و وقت او بودے او بدینہا ایل
 نکرے او از خود و از مقصود خود فارغ است فراغت می بیند آنکہ ایں
 وہمیات و ایں خویات مزاحم وقت اومی شوند و ایں بیت نشینده است۔

بیت
 مرا بجانہ خار بر بد و بسپار دگر مرا بغم روزگار سپاری

(۱۰۸) و دیگر اگر ترا قوت ارشادے و ہدایتے شد آنکہ خود را نصب ایں

کار کردن چہ معنی دارونہ آنکہ نظر لجا بہر کار است مگر آنکہ قہرے از پیر باشد و امر

از مصطفیٰ شود و تہدیدے از خدا رسد اگر ایں چنین کسے دریں رہ قدم نہد و دست

فراز و خواص و عوام را دعوت کند شاید۔ و اگر پیرا مصلحت اقتد کسے ر بے

آنکہ مقام ارشاد و ارد او را فرماید دست توبہ و بد بقدرے کہ اوست مردمان

را بدال دعوت کند شاید پیر سبب عہد آخر الزماں کہ توبہ کردن ہم عزیز کار است

فرماید کہو کار سیت ایں اما اگر مریدیرا بعد پیوند و ارادت طلب در سرفت و

پیران گفتہ اند بہر کہ پیوست پیوست بدوم جا توجہ کردن ارتداد باشد اکنوں

اینچنین بیچارہ ضایع ماند و از بد گیرے تو اندر فتن و دیگرے اورا دستگیری

نکند سبب آنکہ اورا متوجہ الیہ متحد نیست پس راہ او زودہ باشد۔

(۱۰۹) البتہ از پیر علمے کہ در اصول سلوک محتاج الیہ نیست مطالبہ ایں

بعد حصول اجازت از پیر
 در دست گرفتن چہ
 احتیاط باید کرد

میدان پیر مطالبہ علمے

علم نکلند والبتہ منتظر آل نباشد کہ از پیر خارقے بیدہ دریں باب چند احتمال
 وارو۔ پیر خارق دارد اما اذن باطہار خارق نمی یابد یا او خود اظہار نمیکند
 سبب آنکہ قصہ فاش شود مردمان وقت اور اغارت کنند یا خود امتحان
 دارد کہ بیمنیم میاں پیوستگان کہ بر شرط اعتقاد است و کہ متوہم متخیل است
 ہر کہ برویت خارقے معتقد شد او مردے متوہم متخیل است بر اعتقاد او اعتماد
 نیست و آنکہ اویقین دارد کہ پیر کشف یقین دارد معتقد اورا شمرند۔

کنند کہ در سلوک محتاج
 نیست از پیر منتظر خارق
 عادت نباشد

میرد را بے رہبری پیر

سماوات عروج نیست

و ایں عروج بچند

طریق باشد

(۱۱۰) و بہ تحقیق است میرد را بے رہبری پیر در سماوات عروج نیست
 و ایں کہ عروج شود بچند طریق است۔ یکے ہماں پیر یا کسے بجای پیر اور اور
 کتف خویش شانند و گوید مرا محکم بگیری بالتزاع و التصاقے سختے تا آل کہ بالا
 برو بقوت طیران خویش درے پیش آید پیر زود دست برال در زند در و نیان
 پسند کیستی تو او گوید فلاں بن فلاں و آل مرد از انہا است کہ بار ہارفتہ است
 و کسے را برودہ است و بنام او در میکشانیند گویند کہ برابر آوردی گوید فلاں بن
 فلاں را او از آل من است اورا دریں مرتبہ رسانیدہ ام کہ تا اینجا آید بعد آل
 برو درکتش انید القصد بطولہا است اما مقصود من ہمیں قدر بود۔ و دیگر ابیاریند
 برال و ابہ سوار کنند معلوم نباشد کہ آل و ابہ در رہ میرود یا میسرد اما بچند پلک زونی
 او در سماوات رفتہ باشد۔ و دیگر با شیب شکلے پیش آید و یکے پیش شدہ الی
 الی خواند طرف خود ایں دنبال او شدہ برود۔ ایں ہمہ چیز بے رہبری
 پیر نتوال رفت۔

(۱۱۱) و ہر چہ از الہیات پیش آید پیش پیر گفتن لایبہ باشد خصوصاً

میرد را از الہیات ہر چہ

اول حال پس آں کہ مرویختہ و قوی حال شدہ باشد ہر چیز را خود تعبیرے میکند
و اشارتہا فہم میکند اکنون کار بدست اوست او داند۔

لابدی است

مرید پیر اور قالب خوش

بجائے جان بلبہ جان

جان خود تصور کند

(۱۱۲) و پیر اور قالب خوش بجائے جان خود تصور کند بلکہ جان جان
و اگر در او عیب و رغبہ حال خطاب بر پیر کند ازاں استعاذہ نکند و آنرا اثرے نند
مرو مغلوب است بچیزے مخصوص و ما خود نیست و موجب آں سرے است
کہ با پیر است قہر آں سر بر می آرد کہ اورا از و تمام بتاند۔ و اگر در صورت پیر
جمالی نباشد تصور آں صورت بقصور پرتو نور قدسی کند تا چنان شود کہ آں پرتو نور
قدسی اورا بیارید و جمالی بکمال بخشد۔ و اگر بنید پیر در وے تصرفے میکند
تعبیر کند کہ از خلاصہ او و خواص او نصیبہ شود و طالع بر تمام اسرار او شود و اگر
بر عکس افتد بداند کہ آں مرد بجائے رسد کہ پیر ازاں رشک و غیرت آید پیر
خود را ازاں مرتبہ دور بنید و پیر ازاں نصیبہ وافر شود و بواسطہ او مزیدے بیشتر
باشد پیوستگان بجائے رسند و بواسطہ او پیر اذکرے و نامے میان
مردمان باشد۔

مرید را باید کہ در نظر پیر

خود را آراستہ نماید

(۱۱۳) و البتہ در نظر پیر خود را بصورتے آراستہ نماید تا چنان کند کہ پیر
بداند کہ او صلح و طالب و واصل است چنین و چنین کسے است۔ پیر مرد
کامل است و خداوند میگوید انا عند ظن عبدی بنی چون آں پیر در باب
او این گمان برد کہ اورا از خداوند تعالیٰ این نصیبہ است ہر ائینہ آں بدو رسد
و اگر گمان ناشایستہ برد خوف آں باشد کہ اورا آں پیش آید کہ
ظن اہلومن لا یحظی۔

(۱۱۴) و باہر کہ اور مقابلہ شود اگر با ابدال و او تا دو یا حضرت علیہ السلام و اوج
 خلاصہ و غیر آں او از ہمہ روگردانیدہ رو بہ پیر آورد۔ و اگر از پیر سخنی از حقایق
 و معارف بشنود آنرا اصول نسا زد و مسئلہ بر آن تفریح نکند و ہر چہ در حکایت و
 سخن پیر فرماید آنرا حجت نسا زد و ہر چہ او را فرماید او را آں باید کرد۔ و البتہ زلت
 پیر را حجت نسا زد و مثلاً پیر در محلے غضبے افراطے کردہ است ترا شاید پس وی آں
 کنی و تو ہم همچنان غضب رانی گفتہ اند زلت پیران حجت ساختن بدیختی است
 اگر پیر سماع عورت شنید ترا شاید عورت را پیش بنشانی و سماع او بشنوی و بری
 گفتہ ام کہ پیر ہر چہ میشنود از خدا میشنود و ہر چہ میکند با خدا میکند ترا انجامد خلے
 نیست۔ و اگر پیر از آیندہ و یا از شنوندہ حکایتے گوید و آں برخلاف افتد ترا
 نباید اعتقاد نوعے دگر کنی۔ ایں شعوذہ گری الہیات است تو اینجا نرسی جملہ
 محققان و عارفان و اولیا و انبیا اینجا کم اند اطلاع بحقیقت کسے را میر نیایدہ ۱۵۔
 (۱۱۵) اگر پیر اور خواب یاد و واقعہ بینی کہ پیر مقہور یا باریت مر ترا نمایند کہ
 او مرد و حضرت است بدگمان نشوی اور با دوستان خود بسیار ازینہار و دو
 اجانب را خبر نباشد ہماں دوستان دانند بسیار باشد کہ دوست مرد دست
 خویش را و شناہا و ہد و انکار ہا کند و نیز اریہا و زود و روش آں دوستی باشد
 کہ حد و صف و اندازہ گفتار نبود۔ یکے را شیخ الاسلام و سید القوم و رئیس الناس
 خواند و ہم چنین خطابا تے کہ مردم عظام است و باز یکے دگر باشد اور ارند خواند
 لوندے خواند نقار و مرد و روگردانیدہ ناک خواند و دیگر و شناہا سے چند
 کہ مر گفتن خوش نمی آید۔ آنا کہ مقدم گفتم آں حکایت بزرگان و سران

مرید اگر با ابدال و
 او تا ہم ملاقات شود از ہمہ
 روگردانیدہ رو بہ پیر آورد
 مرید را پیر ہر چہ فرماید
 بر آن عمل کند و زلت
 اورا حجت نسا زد

مرید اگر پیر اور خواب
 یاد و واقعہ مقہور باری
 بینی بدگمان نشود اور با
 دست مقہور باری
 چنین معاملہ بسیار آید

سہرواں است۔ و دوم کہ گفتہ صفت مقربان و محرمان است کہ میاں و نافر بیگانگی
 نیست اور اجز بطریقہ بے ادباں نمی خوانند۔ و دیدہ و شنیدہ باشی بچہ را کہ تو دوست
 داری بنامے و لقبے صنیر و محقر خوانی از بس دوستی و ہوا خواہی و بجز نیاتے محرم
 می باشد باوے کہ در اں جزئیات جزاں کلمات نیاید کنیزک بچہ و کوو کے دگر کہ
 در بعض بشریت تو محرمند باوے چہیں بود و حکایتہا نیکہ از اں تو او داند کسے نداند
 آں فلاں خواجہ و فلاں شیخ و فلاں ملک ایشانرا از یہا خبرے نباشد۔ شعورے
 نبود۔ حکایت ابراہیم خواص و یوسف حسین گفتہ باشم و تو بارہا از من شنیدہ باشی
 مکر چہ کہتم۔

مصراع

اینجانر سوز و رقی سہروائی

و حکایت شیخ فرید الدین و شیخ بہار الدین ہم بارہا گفتہ ام و تو شنیدہ
 لئن اشکرت لیحبطن عملک آخر ہم ازین قبیل است۔

(۱۱۶) و یکے کلمی می باید کرد سخن فقیہ را بر معاملہ و کلام وجیہ برابر کردن

مصلحت نیست۔ چہ گویم یا تو بعض فقہا ہم چہیں گویند ہر کہ گوید در دنیا
 خدا را دیدم کیفر کافر است ہر کہ این سخن بگوید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

و اگر توفیق یابد بنوعے پیرا خد متے تو اند بچہ بدے و قدمے بمالے

بمنال منت بر جان خود نہد و شکر پیر بجا آرد کہ مرادیں توفیق داد و اگر

عنایت پیر نبودے مرا ایں توفیق نبودے و البتہ روزے و ساعتے خالی

نباشد کہ برے پیرا من اللہ بدوے طلبد و دعائے کند و درازی عمر او خواہد

و مزید قربت برے اور او خواہد ہر چند ازین چہ زاید و چہ کشاید اما بدیں چیزا

سخن فقیہ را بر معاملہ و کلام
 وجیہ برابر کردن
 مصلحت نیست

پیرا پند متے کہ دیدہ
 آرد منت از پیر بجا آرد

مرید را باید کہ ہر روز
 دست ستای پیر از خدا

طلبیدہ باشد

اخلاص و ہوا خواہی و رونہ معلوم شود ہرچہ بدست اوست آن میکند و اگر پیر
از جہاں رفتہ است بروح او چیزے وادن و چیزے خواندن۔ و ہمہ روز
و ہمہ ساعت خفتن و خوردن و شستن و خواستن باید پیر پیر بزرگان او باشد۔
و مرید پیر پیر ابا انبیا چہ نسبت می نہی گوید عقیدہ ما ہما نچہ ہست ہست
اما میاں بزرگان من تفرقہ نتوانم کرد و فیہ اشارۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ و جائے دیگر گفتہ ما
من نبی الا ولہ نظیر فی امتی و جائے دیگر گفت علماء امتی کانبیاء
نبی اسرائیل و بعضے افضل ہم گویند۔ این فضل ابتدائی نیست۔ اگر پس روی
مخبر گویند شاید۔ در ویجاہہ با خواندہ باشی و الصدوۃ علی محمد و آلہ صلوۃ
بر آل نگویند اما تبع نبی میگویند۔ بجائے بزرگے و سروریر اہمان طلبند چند کسے
خادمے و غلامے کسے نعلین گرفتہ کسے چہ و کسے چہ برابر آن مرد باشند و
بجملہ طعامے و آبی و بخورے و مجلسے کہ برائے او را باشد ایشان ہمہ در آن
شریک باشند۔ و بزرگے و گرا باشند کہ ہمہ نگ آن بزرگوار است اما دریں مجلس
اور استدعاے نیست آن ملازمان او و آل خادمان و غلامان او اگر
ہمچنین گویند کہ ما آن چشیدیم و آن دیدیم و آن خوردیم کہ آن بزرگوار از آن
چیزے ندارد و اگر بیاں مباہی و تفاضلی کند شاید این فضل آن بزرگوار است
فی فضل ایشان۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود الا وقد صحبت فی
قلب ابی بکر پس در دل ابی بکر رضی اللہ عنہ آن ریختند کہ در دل مصطفیٰ
ریختند و مصطفیٰ بچیزہ مخصوص است اگر دریں محل گوید چیزے کہ مراد او اند

اعتقاد مرید پیر

کے راندازہ اند شاید۔ وگفتند انفسنا وانفسکم علی نفس محمد واثنت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ورضی اللہ عنہ پس انچہ در محمد باشد ورضی اللہ عنہ باشد
مقابلہ و محاذات میرود این ہم فصل تبعیت است فصل اصالت۔ اکنون حسب
بیان ما بر پیر اعتقادے کن اگر مرد نیک بختی۔

شاہ طبرستان مرید طالب از
معظمت سلوک این است

(۱۱۷) مرید طالب را چند شرط است۔ از معظمت سلوک اینست کہ

شاہ طبرستان مرید طالب از
معظمت سلوک این است

نخست مرشد و ہادی را پیدا کند۔ میان مرشد و ناصح تفرقہ تو اند کرد و تفرقہ
کردن مشکل باشد۔ ہر یکے علی العموم زباں نصیح کشادہ و متضمن نصیح و انداز است

نخست مرشد ہادی را
پیدا کند

چوں تفرقہ می شود کہ میان ایشان منذر کسیت و ہادی کسیت مرشد از دوزخ

انذار میکنند و بہ بہشت ارجا۔ کذلک قرب حق و ابعاد ازوے۔ این انداز آمد

ہادی ہمیں میکنند تفرقہ کردن براں طالب بیچارہ مشکل است نیکنختے اور جہا بالغیب

دست بردست یکے ہنہاد و خود را از ازاں او کرد جان و جہاں خود را بدامال او بہ

بست و در واقع او مرشد و ہادی است بے آنکہ او ہمیز خویش اختیار کردہ باشد

و اگر مہنذر رسد و او ازین جہاں خبر ندارد و شاید و روے انکار ہم باشد و من بسیار

شنندگان را ویدہ ام کہ ایشان دعوت میگردند و از عالم ہدایت و ارشاد ایشانرا

شعورے نہ بلکہ تکلا و انکارا۔ اگر چنین باشد کہ شخصے دعوت میکند و البتہ از گفتار

او معلوم می شود کہ بمطلوب و مقصود قوم اشارتے می نماید معاملہ او بر حسب این

طایفہ است نوزدہ سہم گماں برند کہ مرد مرشد و ہادی است۔ و شرط دیگر

طالب را باید جو انمرو باشد ہمہ چیز خود را تو اند باخت مال و منال و جاہ و

رسم و عادت و اہل و ولد و مسکن و بلد ہرچہ چیز مقصود است از ہمہ چیز

شاہ طبرستان مرید طالب از
باید کہ جو انمرو باشد

شرط دیگر پانی کی نفس تو اندخواستن۔ و شرط دیگر پانی کی نفس حد سے ندار و تا انکہ متیواں تزکیہ کن سخت از مکارہ شرعی دیگر از اخلاق ذمیرہ چنانچہ حرص و حسد و غضب و شہوت و در بند چیزے مانند محسوسے و لذو و ذوق عقلی و حسی و شرط دیگر ہرچہ کند کند آنرا وزنے نمہند ندانکہ چیزے کر دم۔ و شرط دیگر تنہا باشد اگر باویہ و سر واپہ میسر آید نکوتر باشد۔ شرط دیگر البتہ از صحبت زن دور باشد و اگر مرد متاہل است جز بقدر احتیاج نزدیک نشود۔ و شرط دیگر اہتمام در حلال خوردن باشد۔ اگر زنا چنین افتد حلال مشتبہ شود از طرف خویش احتیاطے کند۔ و غذا جز بقدر قوام نبیہ نباشد تا چیزے طرف مخصوصہ نگہ داشتہ نشود۔ و بعضے صوم دوام را ہم شایبہ از مخصوصہ داشتہ اند۔ ابو یوسف رضی اللہ عنہ میگوید اللذات محکی حکایت الکل بل الرابع و روزہ سیوم حصہ ایام مخصوصہ است پس خالی از اثر او نباشد۔ و در تعلیل آب بیشتر جہد نماید و این سخن گفته ام و ملازمت پیر بر کاریکہ او فرمودہ است و دیگر ہرچہ اورا پیش آید بدال سرفرونیار و اگر اورا چیزے پیش آید از اعیان و آثار آنرا چیزے نداند و در پے آل وقت خویش بجات برود۔ و اندک خوابے کہ مرید کند باید کہ بے غفلت نباشد خواب او میان خواب و بیداری بود۔ و دو کارے کہ اورا پیش آید خیر الخیرین را اختیار کند و نزدیک فہم طالب ہرچہ اصعب و اشق باشد ہماں خیر الخیرین است۔ و البتہ ہوی نفس بنفس ندہد و اگر بغلبہ شرہ و خطا نفسانی گرفتہ باشد کفارت شرط است بر نفس سخت تر ہند۔ و فخر بشف آبا و اجداد بسیاوت و شیوخت و دانشمندی نباشد خود را از شہد شکستہ تر و خوار تر بنمید و بدانکہ ہرکہ خوار تر و شکستہ تر او بخدا

شرط دیگر پانی کی نفس

شرط دیگر ہرچہ کند

آنرا وزنے نمہند

و شرط دیگر عورت و

تنہائی و از صحبت زن

دور ماندن

شرط دیگر اہتمام

در اکل حلال

شرط دیگر

شرط دیگر

نزدیکتر۔ ورتزیح ملت و دین و مذہب آں کوشش نکند کہ ہماں مقصودش نماید۔
و در تو صنی و طہارت آنقدر مبالغت نکند کہ از وظایف و اورا بازماند و وقت
بیشتر بیدریں منصرف نشود۔

(۱۱۸) بارہا سخن علی العموم گفته ام دو کار لایبکی طالب ساک است یکے
تزکیہ نفس و م توجہ نام۔ آں قدر کہ انبیا مبعوث بودند خیر ایل او چیز نیاورد و
(۱۱۹) و باید تربیتے و ہیئتے مخصوص خود را نذار و در بند آں ہم نباشد و
البتہ در فراغت وقت کوشد۔ فرض کنیم کہ اگر حالتے است تو طہارت نذاری
دل از مراقبہ و حضور خالی نذاری دل را ہمیدان گرفتار دار۔

(۱۲۰) و برائے تزکیہ نفس را پنج شرط نسبت جز مخالفت نفس و برائے
توجہ را پنج شرط نسبت جز دفع خطرات۔ مترادفان اجانب ہم ایل دو
چیز با خود دارند و بے ایل دو چیز میسر نباشد ہرگز۔ اجماع جلاویاں بریں است
ایل جامعے کلی است انعمتم صحابہ را رضوان اللہ علیہم با ہمہ جہاد ہا و با ہمہ
مسافرت ہا و مشقت ہا کہ می دیدند ایل دو چیز ایشانرا ملازم بود۔ و مرتبہ و درجہ ہم
ازیں دو چیز بود۔

(۱۲۱) و طالب رسالتی ایماں خواستن نسبت اورا بجائے ہمہ مشہور
مطلوب مقصود است پس آں ہرچہ شود گو شود کہ جائے رباعی نوشتہ دیدہ ام

رباعی

در ہر دو جہاں ہرچہ شود گو شود گو
مشغول سخن باش و میرازد و کول
وزد و زماں ہرچہ شود گو شود گو
وز سو و زیاں ہرچہ شود گو شود گو

(۱۲۲) یکے کئی طالب و گرانیت ہرچہ اور ابد مند و بدامن او بر بندند
 اوورائے آل طلبید۔ و دیگر مرد طالب را باید در و در ماں بروے کیساں باشد
 در عین در ماں در وے دارو کہ در حالت ہجرال نبود و در عین ہجرال در مانے دارو
 کہ در وصال نبود۔ و گفته اند جملہ طالبان تمنائے مقام و اصلاان دارند و جملہ و اصلاان
 تمنائے مقام طالبان دارند۔ ابو الحسن رضی اللہ عنہم ازین گفته است در و ما
 ابدی است۔

طالب اہرچہ و ہنزد
 اوورائے آل طلبید

(۱۲۳) محبت بے رویت و معرفت وجود ندارد و گروہمے و تصورے
 بحقیقت محبت بعد رویت و معرفت است۔ پیران گفته اند کہ عہد مکن کہ
 البتہ طالب از تقلید و از طلب بیرون آید کہ طلب و تقلید چیزے با برکتے است
 و چیزے با در وے و در مانے است و چیزے با سوزے و راحتے است۔

محبت بے رویت و
 معرفت وجود ندارد

بسیاراں از تقلید بیرون آمدند و البتہ ایں گفتندائے کاش ایں تقلید ابدی
 بوے۔ لغزہ و گریہ و سوز کہ در ذکر و سماع و غیر آنست ہم از جملہ تقلید است
 و طالب از ہر شے مطلوب بچوید تا از کد ام رہ درے برو کشاں پیدا کند خلو
 من باب و اخذ و اذخلو امن ابواب متفرقاۃ یوسف را از ہر درے
 بچوید تا از کد ام دریاں پیدا جملہ ابواب بر در عمل طالب باشد۔ بعضے طالبان
 دیوانگی کردہ اند مولہ شدہ اند قلندر شدہ اند بر عین و جوگی و بہرہ شدہ اند
 مگر جابے یا بندے مطلوب در حجب غیرت و در تنق عزت محتجب است بدینہا
 کسے نیافتہ است مگر در اں رہ کہ پیر فرمود و پیغام میرسد۔

بجز متابعت پیر و غائب
 رہ بہ مطلوب نتواند

(۱۲۴) و البتہ در طلب آل نباشد کہ خار تھے مراد است و ہر بر کن کشف

طالب را نباید کہ کفر

ضمایر و کشف غیوب شود۔ ہرچہ وراے حجب استاری شود من بدانم کہ بلائے
 است آنرا کہ پیش آندہ است ہمو داند۔ و مردمان جزایں کار بہتر ندانند پیغامبر
 را ایمان بدیں آند کہ خارق دلیل بر صدق نبوت اوست و اولیاء معتقد
 باشند بریں کہ ایں صدق ولایت اوست۔ شنیدہ باشی بارہا ابو سعید ابو انخیر
 بر در کلیسا آمدے و ازاں قوم پرسیدے کہ امروز و روین ما چیزے نیست روین
 شما چیزے ہست۔ انکوں رہ طالب ہمیں است قبلہ او مقصود اوست ہرچہ جز
 اوست اور اکفر است اور او زخ است اور ابلاے است۔ گفتہ اند طالب
 مرید است او تعالیٰ مراد۔ و چون تحقیقت نظر کند ہر یکے مرید و مراد است اگر
 ایں مرید مراد او نبودے ہرگز مرید نبودے۔ امور نسبی است ہر یکے طرف خوش
 می کشد نسبتے آئے می یابد۔

(۱۲۵) حاصل معنی ایں آند ہر مرید و چیز فریضہ شدی کے تحصیل مرشد دوم
 التزام و التیام مراد۔ و اگر پیر گوید ظلال مریدین نسبت ایں مرید ازاں گفتار
 پیر از ارات او بیرون نیاید و اگر کبار مرید گوید کہ من مرید او نہ ام یا اور اطاعت
 او در آمدنی نہ ام او از ارات بیرون آید اگرچہ صد ہزار اظہار اعتقاد کند
 ارات صفت مرید است صفت پیر نسبت ہم ازینجا معلوم می شود زیراچہ
 پیر مراد است نہ مرید۔

(۱۲۶) مرید پیش پیرین بسیار نگوید خصوصاً آنچه مالا ینفع فی دیندہ
 و دنیا کا باشد۔ پیش پیرین نگوید۔ و از کسے گلہ کند و از کسے
 شکایت کند و اگرچہ اصحاب برو از ہر نوع جفا کنند۔ و البتہ پیش پیرین گوید کہ میں از کسے

اور غضب شو یا در اندوہے و غمے افتد و هیچ از عیوب خویش پیش پر عرضہ ندارد
و برے دفع آثر ابدل استمدادے کند و اگر در محل نامشایسته تصور صورت پر در خاطر
آید از بس غلبہ احضار صورت تمخید و خزانه خیال بدان التفات کند و دل را جہد
نکند کہ ازاں باز آید۔

(۱۴۷) و باید تحقیق عقیدہ کند کہ حقیقت و طریقت خلاف و ضد شریعت
نہ اند بدانہ ہر کیے خلاصہ و گیرے است چنانچہ جوڑ و مغز با آنکہ پوست جوڑ از
مغز بصورت و منیت چیزے دیگر نمود و اما جزئی مغز بحد و سمت در پوست
جوڑ ہست تا آنکہ از روغن مہیک شد چنانہیں ہر سہ با ہم آمیختہ اند و یکے از دیگر
خلاصہ تراست۔

(۱۴۸) و مرید را نباید پیسے و دیگر اہبتا آنکہ پیرو صد حیات باشد
و نباید مرید را در موطوہ پیر طمع نکاح بند و زیار چہ او ما در طریقت شدہ است
زوجات مطہرات نبی اہبات المؤمنین اند و الشیخ فی قومہ کا لنبی فی
امتہ ہیں حکم وارو۔ و مرید از پیر معصومی نطلبد و اگر چیزے در نظرش آید
حل آں دو چیز است یکے در خود اندیشہ کند کہ ارادے بود کہ بارانمود و حضرت
الشیخ مقدسہ عنہما پس ایں بقصد عیسیٰ علیہ السلام نماید چیزے
نماید و سر بسر آن چیز نباشد۔ و محل دووم با خود اندیشہ کند کہ انبیار از لے افتا
یا ایں ہم از درجہ نبوت فرو نیشتاوند ہم چنانہیں ولی اگر از وزلے زاید یا ایں ہم
از درجہ ولایت فرو نیفتد۔ ہر دو تو بہ کنندہ ایں جنس باشا چنانچہ گناہگارے
تو بہ میکنند تا اں کہ بجائے رسد۔ و ولایت داشت کہ در تے و ران ولایت دید

مردیہ تحقیق عقیدہ دارد کہ
حقیقت طریقت خلاف
و ضد شریعت نہ اند

در عقاید و مذہب و غیرہ
باید مرید را در موطوہ پیر
زوجات مطہرات نبی اہبات المؤمنین
امر یا از پیر معصومی
نطلبد۔

بسبب فعلی که از زواہ است توبہ کروا و خود در قدم ولایت ثابت است است
کذاک النبوت۔

بسیار از نفس
بیش مریدان کجاست
میل خلق سوے

(۱۲۹) و مرید اللبۃ در تذلیل نفس خویش کوشد و تعزز را دشمن دار و درین
ہمہ فرمان پیر غالب است اگر پیر عزت فرماید عزت گزیند و اگر خواری فرماید خواری
گزیند۔ و اگر مرید را شہرتے شود و ذکر خیر فاش شود خود را بدال ندہد و بسبب
این خود را و راعداو سے نیارود و در خفیہ معاملتے دیگر و زود بہ ستر با خدا سے خویش
و آنرا بسر برد تا آن موجب کفارت شہرت گرو با خود و اند شومتے است و غسل
او کہ این بلا پیش می آید و گرفتاری است از خدا یا بند خویش او می شود و امتحان
من اللہ و اند کہ اگر این طرف سکونے و قرار سے نفس را باشد حرمانے عظیم و غبنے
فاجش پیش آید۔ و ہم رزق مقسوم و اہل معلوم گفتہ اند شاید رزق و نصیب کے
نیت دیگرے فراتے و وسعتے دارو۔ ملاقات و دوست و پا گرفتن ہمہ بن نسبت
است۔ و تر سے و کریم ہست شاید کہ مطلوب جنس گوید مقابلہ مشتقے کہ در رہ ما
ویدی و تعبیدے کہ کردی بندگان خود را گماشتیم فتوحات زیر پاسے شمار بخند
اعتقاد و تعظیم کروند و گر شمارا چہ وہم و هذا خسرا من عظیم و خدا لان
جسید و آنکہ گویند اذ احبب اللہ عبدا امال الیہ الخلق آرسے
اول بلاے کہ آید و اول امتحانے و فتنے کہ اقتدایں باشد کہ اس غلط
سوے او شود۔

غالب

بسیار از نفس
بیش مریدان کجاست
میل خلق سوے

(۱۳۰) و مرید را شاید کہ تمنی بمنزلت و درجہ پیر کند و اللبۃ بجدازین تمنی
شیخوخت مجتنب باشد۔ و از صحبت اہل نیا اگر چہ قاریا او باشد احترام واجبند
مجتنب باشد

و فقرے کہ اختیار کند باید بعزت باشد و البتہ بواسطہ فقر علو ہمت را فروز ترند
سر کیسے فرو و نیارونہ تکبر اما بعزت فقر شاعرینے گفتہ است۔ شعر

روشن میرید با غنا

وما كنت بنظر اراي بجانب الغنا اذا كانت العليا في جانب الفقرا
و مقابله فقر شکر خداے تعالیٰ سجا آرو۔ و اگر غنی صاحب حقے باشد یا از آنہا کہ
مردمان اور احرمت میدارند تو وضعی کہ باو کے کند بموافقت مسلمانان و برا
رعایت حق او کند و نشاید کہ نظر بر غناے او کند و این نیز نشاید بسبب غنا
اور آنزک آرو و رعایت حق او نگاہ ندارد۔

روشن میرید با معتقدان خود

(۱۳۱) و اگر بر میرید آئیدہ بساید و با اعتقاد آید و انتظار نصیحة وارد اگر
احترام میسر آید بصفتیکہ آئیدہ شکستہ دل نشود بہتر و اگر نہ بصورت یک دو
سخنے کہ جامع نصاب باشد در نفع ندارد۔

(۱۳۲) و اگر میرید پیر بکارے نام شروع دعوت میکند اگر میرید بطریق
از پیر جدا شود کہ پیر نہ اندبہ بد اعتقاد ہی جدا شدہ است نیکو باشد و اگر نہ الفرائد
ہمالا بطریق من سنن المرسلین۔ و اگر ہمہ حال کار پیرامی بیند اور ابد و

اگر میرید پیر بکارے
ناشر و دعوت گذار
را باید کہ بطریق حسن
از ان پیر جدا شود

گذارد و البتہ در کار او در نہ شنید و مبالغت در تغیر و امانت نماید اور اسم
بد و گذارد چنین ہم ہست کہ شخصے باشد در خارہ رود و انچہ می نوشتان و اسبابے
کہ در کار ایشان است ہمہ را بحضور آرد و بحسب آں مباحث بود مردم دانند
بعینہ فلانے آمد و رمے چنین داد شرابے بہ بہا خرید و حریفان فلان و فلان
بودہ اند و ریشہ و امنے و جلو کس سادہ خالی نبود و میوہ و جگرے و دلے
ہم نقلے و کبابے شدہ و آل مرد ہمہ چیز نامباشتر۔ و در واقع بحقیقت این

صورت است آل مرد آنجا نیست او سیم نداده است او می بہہا نخریدہ است
 او بچیرے مہاشتر نشدہ است او حرلیف فلاں فلاں را حاضر نکرده است۔ اگر
 اینچنین گماں در باب پیرو و بر شرط اعتقاد مریداں باشد۔ یارسے حکایت
 مسکرو وقتے من بیرون شہر گشتے میگردم زینے حنیفے دیدم اطراف او بلند بود
 دیدم مرے بیستے شستہ کہ انگشتان دست و پائے او در گداز اندوینی
 و گوش نیرواں پر کالہا جامہ آلودہ خون نیز گرد بر گرد او افتادہ شستہ دیگے
 در شانذہ کہچری می نپرد آوند جغرات نزدیک داشتہ این استادہ از حالت او
 تخر بہ میگرد و از ابتلا و گرفتاری او می دید آں مجذوم با این مرد صوفی مخاطبہ کرد
 گفت دیر باز است چند سال شدہ است کہ من طعام با آدمی نخورده ام و آرزو
 آں میبرم کسے بامن خورد و کسے بامن نمی خورد تو مرد صوفی درویشے عارفت
 می نمائی توانی بامن نشینی این جغرات و کہچری و روغن من تو نشینیم کجا
 بکنیم نخوریم آمد میگوید از بہت ایل دعوت گیر نختم بفریاد گفت اے مرد صوفی
 درویش سر پس کن نظارہ بسوے ما کن میگوید سر پس کردم دیدم جوانے خوب
 صورتے ریش تنک بر می آید و سلت ہنرمی شود و جاہا بغایت حسن و لطافت
 پوشیدہ ایل صوفی بر غبت بر طرف او میل کرد آں مجذوم گفت اے مرد
 ظاہرینے لایق چیزے نہ۔ ایل مرد تا ازو کے سخن پرسد چیزے دیگر پرسد
 یا باو کے چیزے گوید نظر کنذیچ چیزے نیست آنجانہ آں جواں است نہ
 آں جاہانہ آں نیست ہیچ چیزے نیست۔ اکنون ایل چنین ہم بہت
 ولکن ناوہہ کا ریت قولہ تعالی و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن

حکایت کیے از پادشاہ
 حضرت سیدہ نواز

شَبَّهَ لَهْدُ كَوَاهِ كَفَّارًا است۔ اے ایں چنین شیخ لایق شینخی نباشد۔ اما اگر
 با ایں قدرت شیخ باشد باز یہا از وزاید آنچه اصلاح و نفع باشد خلق را دعوت
 ایشان آل طرف است و افعال ایشان ازاں عین است اگر کسی را حرام
 خواہند شعوزہ گری باوے بازند و آنرا کہ نصیبے و وجدانے مطلوب دارند
 اور ابرہہ اَهْدِي إِلَيْهِ سَبِيلًا پیشوا شوند۔

مرید را بقدر ضرورت
 دینی و دنیاوی علم
 حاصل کردن باید۔

(۱۳۳۳) مرید و تعلم بسیار نکوشد تعلم او قدر ما یکفید فی دینہ
 و دنیاہ عمالہ مندکالصورہ و الصلوٰۃ و بعضا المعاملات و اگر
 تا اینجا تعلم کند کہ سخن عربیت را فہم کند و از کتب عربیہ معنی درست بیرون
 آرد خالی از لطفے نباشد بلکہ مرشد را بیشتر مطلوب باشد۔ البتہ مرید را
 روزے چند سخن سلوک مطالعہ باید کرد و ایں دو چیز است یکے مسلک و آنچه
 لوازم لواحق اوست و دوم حکایات و سیر سلف و آنچه مجاہدہ و مشقتے کہ ایشان
 دریں باب دیدہ اند۔ و قسم اول مرید بنیاد شدہ رہ و دانستہ در رہ رود و در قسم
 دوم ہا این تہذیب بد فوادک ہمتے عالی آموزد و البتہ دانند بے ایں مجاہدہ
 و بے ایں شاقی کارے بسر نمیرود۔

(۱۳۳۴) عادت بر یک لباس نکند باید کہ بحسب وقت معیشت باشد
 گہ باشد و راعے و دستارے فرجینے و مرقعے چنانچہ صوفیا نرانی باشند۔
 وقت باشد ایں ہمہ ایثار فقیرے کند بغلبہ وقت سماع طرف منغنی برون اندازد
 تا ثانی حال بفتوت و پرکالہ گلیمے بردوش کند و طاقیہ بر سر باشد ہم بدیں عبت
 کند۔ و اگر زمانے تنگ استینے و یکتائی کسے آرد یا اورا دست و ہدآں پوشد

مرید عادت بر یک
 لباس نکند باید کہ
 معیشت وقت باشد

البتہ مقید بلحاظ معین نباشد کہ مرد بدیں مگر رسم شوخیل صفت گردو و
 آنکہ گویند مطلوب رعایت لباس صورت پیراستہ نیکو سخن است اما معالمتے
 کہ ما گفتیم معاملہ شاہبازاں است و ایل معاملہ رسم پرستان است۔ پرستیدن
 رسم پیر اگر چه کارے دارد بسیار مزید ہا است در و اما بہ اسمہ رسم است اگر از ادنی
 بہ اعلیٰ رود۔ علمش نکلند۔ و یک کلے است در داد و ستد و در خوردن و پوشیدن
 درستی اتباع چنداں میرفت است ایل بشریات است ہر کسے باقتناع بشریت
 خویش معاملتے کردہ است۔ ایل بشریتے کہ خدمت شیخ فرید الدین راقس اللہ
 سرہ میرے بود خدمت شیخ نظام الدین راقس اللہ سرہ میرے نشد معاملتے و معیتے
 جزاں بود ہمچنین شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہ و کذاک بعضے مریدان شیخ
 نصیر الدین قدس اللہ سرہ در بعض ازاں شوق پیش گرفتند و در بعض ازاں اسہل
 بحسب زمانہ یا بحسب اقتناع بشری۔

سیدنا بہجتیہ از شیخ
 مریدانند

(۱۳۵) در عوارف گفتہ است الشیخ صوۃ لیتشقی منہا

المطالبات الالہیہ دایں سخن دو معنی دارد۔ آنچه از خدا مطلوب داری از ا
 صورت طلب کن و دیگر ہر آہیتے کہ خواہی از اں صورت یاب۔ و دیگر ہر چہ
 از خدا مطالبہ باشد و متوقع و منتظر باشد از پیر ہماں خدا لطف کند کہ کم کند
 غضب کند کہر کند جلال نماید جمال فزاید و کند قبول کند کذاک۔ شیخ
 از ایل یک لفظ شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ بسیار اسرار مفہوم شدہ است
 اگر منویسم بسیار گوی میشود۔

سیدنا بہجتیہ از شیخ
 مریدانند

(۱۳۶) مرید پیر آگذاشتہ در خانہ کعبہ نرود مگر آنکہ میر مصلحت خویش ابرا

آنسو فرستد۔ بدانی اگر پیر تو مرشد محقق عارف ہست تو پیش او بروی زیارت
خانہ کعبہ التماس کنی اور ضاد ہدا اور ول بدانداں احمق مارا شناخت۔

(۱۳۷) اگر مرید در مرتبہ ابدال رسید پیش پیر حکایت از اں طایفہ نکند

و خود بصفات اں طایفہ ظاہر نشود و اگر ملاقات کند کا حدیث الناس ملاقات

کند۔ و اگر پیر عارف و محقق است خود احتیاج او و ایم باقی است ازیں طیر و

سیر و عروج و لوج چہ کشاید۔ و اگر ابدالے برے پیوند آید مرید شود پیرا

باوے ایں نصیحت باشد کہ برکے بر صورت مستکارہ ظاہر نشود و اگر شود فرم

بر حسب اں باوے معاملتے کند مقابلہ اں انتقامے نکند۔

(۱۳۸) و اگر مرید خواهد کہ خرقة و لقمہ از غیب گیرد نہ بدیں امید شنید کہ او

ضامن زرق است البتہ زرق خواهد و چنانچہ در بعض سلوک افتادہ است

و آنچه نصیب من است بمن رسد۔ اما من ایں میگویم اگر تو بکل شنید باید نفس

را بدیں قرار داد و بود کہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ مرا آب و نان و جامہ و ادنی

منیت من بگرستی و تشنگی و برہنگی خواہم مرد از کسے نخواہم خواست و نظر بر

یارے نخواہم داشت۔ پس اں تا چہ پیش آید۔ اما از من ایں قدر گوش

داری کسے ایں جنس نکرودہ است کہ اوضای رفته است اما شکر کار است

کہ گفتیم استقامت بریں است۔

(۱۳۹) اگر مرید را مطلوبے باشد کہ پیرا از اں آگاہی نیست او از

مطلوب خوش و رنگدرد و ہر چہ پیر فرماید ہمیراں رود ہماں مطلوبے کہ در فہم

پیر و نیکنی ہم دوران کار طلبیدامید وارم کہ فوز بمقصود باشد۔

مرید اگر در مرتبہ ابدال
رسد پیش پیر حکایت از اں
طایفہ نکند

کیفیت توکل مرید
در حصول رزق

مریدان قہم عمل حسنہ
بجا باید آورد تا فتح
باب از چہ شود۔

(۱۴۰) و مرید پیشتر اوقات خویش در یک عمل نگذار و مثلاً بیشتر روز و شب نماز میگذارد یا تلاوت میکند اورا در هر دورے سر می باید زد تا از کلام سو فتح بابے شود دریافت دل مسکنے و رعایت حقے و سیرت حسنہ ہمہ بلحقات ایں کار اندا بو الحسن نوری قدس اللہ سرہ گوید سی سال بیدار بودم یک شب بخفتیدم ہمہ درال خواب بمقصود رسیدم والقصۃ علی الشہرۃ۔

تصنیف از تاج
کتاب مشغول نشود
و حضور تام نگہ دارد

(۱۴۱) مرید بہ تصنیف کتابے و بہ التقاطے و بشعرے و غزلے مشغول نشود و با ایں ہمہ استعداد وقت خویش را مصروف بمقصود خود گرداند یا بکار کہ موصول بمقصود باشد۔ و ندانی کہ موصول بمقصود جز بکسب دل باشد و اعظم امور کہ بدان کسب دل است حضور تام است۔ ابواب بزرگانگذارند اما در هر کار کہ باشند حضور را بکار دارند اگر چه در هر کارے حضور آن بحسب آن کار است اگر برال اجتناب قادر نباشد یا تلقین نیافتہ است ہمیں تصور شہود وجود بسندہ اش بود فافہم و اغنتم فلتدخر و لتصف۔

مریدان بر نگہز نباید
نشست

(۱۴۲) مریدان بر نگہز نباید نشست و مردے کہ البتہ سخن ایشان بجدوین نباشد احترام واجب داند و اگر مرید در پیر احساں انحراف مذہب کند شرط نباشد کہ ایں مرید ہم منحرف شود اما در حق پیر بداعتقاد نباشد و انحراف اورا بدو گذارد۔ عاقل ایں قدر و اندر مرجع مذاہب بمراسم رود و حق حقیقت و رائے نسب و اضافات است۔ گفتہ ام در استقصار و تصصیب مذہب نباید بود تو در پس حق رو و اللہ یهدی الی الصراط المستقیم و آنکہ گویند عاشق را مذہب معشوق است اکنون ایں سخن دیوانگان

دیگر است مارا با ایشان کار نیست۔ و دیگر تا مرید را توجہ تمام بر پیر نباشد از مشرب او بحق تشریب نباشد۔ مریدے است کہ با صوم و صلوة و دیگر اوراد و اوکا بیشتر و دومی است کہ اس قدر نڈار و بیک اتفاق گفتہ اند اس دومی بہتر از اول نخستین است۔ اگر درین شخص اعتقاد و حضور و توجہ پیر تمام تر از اول است اس مخ

مرید را توجہ تمام بر پیر
باید داشت

کار وارو۔

(۱۴۳) اگر مرید در بند و باید کہ شغل ظاہر و باطن و بے بیشتر بود از آنکہ گاہ کشادگی در بود۔ و در بلغ و صحرارفتن اس حکم وار و خصوص کہ تنہا باشد۔ و جدو جہد و اخفای اعمال باشد بقدر الوسع و الامکان۔ و آنچه از ظاہر بہا است کہ میان صوفیاں اصطلاح یافتہ است ازال چارہ نمیت مثلا اشرافے و چاشتنے و غیران۔

مرید را جدو جہد در
اخفای اعمال خود باید کرد

(۱۴۴) عیبہ تمام است مرید را اگر شب یار و زغال خسپد ہمارہ جو آ او بین النوم و الیقظہ باشد و البتہ اجتہاد کند کہ وقت خفتن کہ چشم بند و دل براقبہ و بد بند و تا ہر چہ پیش آید از وہم و خیال امید واری باشد و از عین خلل و خطرہ جدا بود۔ خواب او نباشد مگر براسے دفع ملال را یا استعداد بیداری شب باشد یا خواہد چیزے حکمے یا کارے درست تر بند خورد را خواب و بد پنا سچہ گفتہ ام۔ و دیگر براسے آن خسپد تا اخذ بلذتیں باشد و فایز بیدرتین شود در بیداری چیزے است کہ در خواب نمیت و در خواب چیزے است کہ در بیداری نمیت۔ در پردہ بیداری زینتے و جمالے و حسنے است کہ ہمال بیندہ و اند و در پردہ خواب و در آئینہ خیال لطافتے و شکلے است و خشکی

مرید را غافل نباید
خفت۔ خواب او بین النوم
و الیقظہ باشد

وہواستے است من ذاق عرف در بیداری ہر لذتے کہ داری وہم تمنعش
باقی است اما در حالت خواب ذہول محض است تو با مقصود خود بہ تمام خویش
وہم و خیال غیرے نیست۔ ہم از انجا است کہ سلف صالح خدایرا بخواب
دیدہ اند۔

(۱۴۵) مرید برائے حضور از حالتے بجا لتے تفرقہ نکلند خورا بہ تمام بد و دہد
ہر حالتے کہ ہست گو باش کو عرض دارم منیخواہم کہ آنرا تفرقہ باشد البتہ منہم
بجمع باش بہر حالتے کہ ہست ہاں وہاں دل را فارغ نداری۔ و مرید را نباید کہ
درویش آید کہ من یک ساعتے دیگر خواہم ز نیست ہموارہ باید بردہ ہینہ فرگشتہ
باشد تا ساعتے ف ساعتے بجا یک بہترین کار ہا است ہاں کار مشغول باشد۔

(۱۴۶) و مرید را مقامے مخصوص باید برائے شب ہون را کہ انجا شخص
مائی مزاجم وقت او نہوہ اگر چہ ہر جس کہ باشد باشد باید آدمی زاد نہا شد اگرچہ
پسر و دختر و مادر و است یا خا و میکہ یاری میدہد برائے وضو و غیر آن
تنہای بنجاصیت خود اثرے داروہ بر رسول اللہ صلی اللہ والہ وسلم نخست
وحی در خلا بود و در ملا نہوہ تو از مرد ماں پرس در ہر دینے برائے تسخیر کو اکب را
برائے تسخیر شیاطین را خلوتے ملازمے اختیار کردہ اند با شرایطے مشککے انکا
آں دست و اوہ است در کار ماہم تنہای شرط است ہا پایکی ک نفس و ذکر و
مراقبہ۔ دریں صفت امید ظہور ملک و ارواح خلاصہ و ابدال و او تاد و غیر
آں ملاقات ارواح انبیا و دریافت دولت وصول مقصود و نتیجہ کسے
بدولتے جز بدین عمل نہ رسیدہ است۔ شخصے نماز بسیار میگذارد و ملاوت

مرید بر حضور از حالتے
بجا لتے تفرقہ نکلند۔ ہموارہ
مشغول ہست باید بود

مرید برائے شب ہون
غالی باید کہ ہر جس را
نباشد۔

درین خلوت تنہای شرط
ہست ہا پایکی ک نفس و ذکر
مراقبہ

بسیار میکنند با امید دریافت مقصود کے کہ طالبانِ نرا باشد۔ خداوند سبحانہ و تعالیٰ
 اس صلوات و تلاوت و روزہ اور قبولِ فرماید تا اور از غیبِ بغیر واسطہ کسی اور
 تلقینِ ذکر و مراقبہ شود و بد آنچہ دفعِ خطراتِ میر آید دلِ مصفی شود شفاف و صاف
 عکس پذیر گردد و همچو آئینہ باشد عکسِ انوارِ قدسیاتِ برداشت شود یا ابدال و اوتار
 یا ولی و مرشدے اللہ تعالیٰ بروگمار و تابروس آید و ایں رہ اور تلقین کند
 و نماید مقصود و ماوریں باب ایں است کہ بے کسب دل ہیج شدنی نیست
 ہر چہ کنی کنی۔

بے کسب دل ہیج
 شدنی نیست

(۱۳۶) و مرید را باید تجلیہ بہتر از تجلیہ و اندہ تجلیہ اصل کار است و مجمع علیہ
 است بیکانگاہ ہم بدیں سخن استنباطی دارند طایفہ جوگیہ ہم بریں میروند
 اما اگر تجلیہ را بجائے تجلیہ و او ایں نیز کارے است۔ ابتدا تجلیہ دہد و اگر
 تجلیہ و تجلیہ ہم یکجا شوند زہے کار و ایں عمل خواجگانِ منست رضوان اللہ
 علیہم اجمعین۔

مرید را تجلیہ بہتر از
 تجلیہ است

(۱۳۸) و نشاید مرید را پیش از کشفات و تجلیات و حصول مقصود
 خود مطالعہ کتبِ اہل تحقیق کند و علی ازاں حال کند زیرا چہ ایں عالم است
 کہ صوفیان ایں را حجابِ اعظم نامند۔ اینکہ گویند العلم حجاب اللہ الا کبیر
 ایں علم سلوک محققان است۔ جز ایں علم را ایشان علم دنیا و علم مجازی میگویند
 بسیارے دیدیم کہ ہم بار اں من بودند ہم مطالعہ علم و ہمتے سخن تحقیق ایشان
 شد ایشان ہم بر اں قرار ماند و ہمانرا ایں مقصود تصور کردند و استند کہ
 ورے ایں چیزے نیست حیرانے کلی و ہجرانے اصلی پیدا نمود ہا ہمتد منہ

مرید را نشاید کہ پیش از
 کشفات و تجلیات
 و حصول مقصود خود
 کتب اہل تحقیق کند

سید عیال دارا
چہ بیکرے۔

(۱۴۹) واگر مرید میل است اور با عیال ای تدبیر است اگر بخت

من العیش و اردو تدبیر ایشیاں بغیر سعی و قصد این ہست ایشاں از ایشیاں کلا
و جملتہ گزارو و خود بفراعت وقت خویش باشد و از ایشیاں حصہ و رفتہ نگیرد

مگر آنکہ بھفتے آیند و آرنڈ چنانکہ بیگانگان باشند حکم مروت و اشتفاق بقدر

حصہ ایشیاں با ایشیاں مدارتے کند بلکہ اگر چیزے از غیب آید ایشاں از ان ہم
قسمتے کند۔ و اگر قوت ایشیاں بفراعت نیست تا مرد خود کسبے و کارے و احترافے

نمیکند غرضے بکفایت نیست۔ و اگر چاکریش پیش آید اگر آں چاکرے از آہنا
است کہ در او را دو وظایف خلل کند و وقت را بگارت برد آں چاکری و آں

کار بر و حرام باشد۔ اکنون ایں مرد را کم ارادت کشود و غماشید خدمت

بروش بود ایں را بہ ارادت و مریدی چہ کار۔ و اگر تر بے میکند اول وقت

چاشت بکار شود تا آخر وقت پیشین باقی وقت بہ وظیفے و صحبت اصحاب

گذراند و کسبے کہ کند ہم بد ایشیاں بد خود بلقمہ گدای یا از غیب قرار گیرد

یا تعینے از بیت المال برائے ایشیاں را کند بشرط آنکہ او را در کار و در وقت

مشوش نیفتد مثلاً در کبابی لکے نرود و بر در نو پسندہ نرود و خواری بر آ

ایں کار نکند۔ و تدبیر دیگر ایں است خود را مردہ بیند بھفت مردگان سازد

چیزے از صفت موت و اقبل ان تموت و نقد وقت خویش کند با خود گوید

اگر تو میری زن چہ کنی یا بعد از من حسن غیب نگہ دار و یاد حکم دیگرے دو بچگان

ضایع میرند و اگر زیند نجیب بر آیند یا بہ نیاید کنوں تو زن خود را بطلب گوید

من مردم کنوں او اگر کبر سنگی و فقرا تو میماند بخنج و اگر نہ آرد اندو کس کار او

فرزند ان یا بگر سنگی میزند و یا به پرورش کسے آئند برایشان بر آئند یا چنانچه
 خدا خواهد فلکین۔ بریں صفت گوشہ گیر۔ چون بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فقر غلبہ کرو فرمان آید ایشانرا بطلب اختیار ایشان بدیشان بدہ والقصد
 علی الشہرۃ چنین ہم کردہ اند چند روز بگردند و چند پر کالہ حاصل کنند قوت
 اہل و ولد سازند و ہمہ روز و ہمہ وقت بجا مستغرق باشند۔ ازین جملہ این معلوم
 شد کہ این کار بے فراغت دست و ادنی نیست تا از ہمہ چیز فراع نشوی
 ازین رہ نصیب نہری۔

از ہمہ چیز فراع
 نشوی ازین رہ نصیب
 نہری۔

(۱۵۰) مرید را ہزل نباشد مرید قہقہہ نخندد و مرید مطایبہ بسیار کند
 بزبان مریدش زود و سخناں شمع گوید و بر امر و بر عورت صورت خوب
 نظر تیز نکند و اگر افتد در خفیدہ با استفہار و توبہ گراید و این نظر بازی را قسمت
 اہل دل نشمرند و تحقیق دانند بدین قدر سخن بر من تقلید کند کہ نظر بر امر و بر عورت
 جمید کہ در خفیدہ دارند خالی از شہوت خفیہ نیست ہر کہ دارد و ہر کہ داشت
 حکایت صوفیان از مانہ خود و ہر چہ اندک من قبل بودہ اند با ایشان نمیگویم
 سخن با سرائ طائفہ است کہ درین کار علم اند خالی از شہوت خفیہ نبودند۔
 (۱۵۱) و اگر مرید طالبی را پیر از سر رفتہ اگر بارے است کہ ہم مرید

مرید در ہزل و قہقہہ
 و مطایبہ بخت و بخش
 بزبان زود و ہزل
 نظر تیز نکند

پیر است و آل یا مرد ارشاد است برو شرط اطاعت و انقیاد و خدمت
 و رأید اگر او توجہ خویش فراید قبول کند او از پیر و گردانیدہ نیست غایت
 باب اول صف بدوم گردانیدہ است و او متوجہ ہم بدان پیر است اگر
 غیر مرید پیر باشد اما خیلخانہ یکے است برورد اسستر شاوے کند اگر او ہم

اگر پیر از سر رفتہ
 او را چاہیہ کرد

پرورش پیدا دو ہم ازالہ اور اہ نمائی کند اطاعت کردن واجب باشد و اگر غیر آل کار فرماید لیکن مخالف کاری نیست ہم اقدام نماید و اگر مخالف روش و معاملہ پیرافتد اینجائے باید کرد۔ طالب بیچارہ را اینجائے شکل حالتی است نہ دست آویز است نہ پے گریز۔

مرید از رسم و عادت
مردان دور باید بود

(۱۵۲) مرید باید کہ از رسم و عادت کہ مردمان برسوم میر و ندبیزار باشد و آنکہ گویند مرید مرید نباشد تا فرشتہ دست چپ اوسی سال بیکار نماید راست میگویند مرید غرق در ریاضت است اورا کجا پرواے آل کہ صاحب شمال نبوی دتا دل مرید از تصور حضور مقصود کار معنی تصور کشد لذتے بکمال نگیرد روی پیش آمدنی نیست چنان بدن لذت شتول شود کہ شعور از وی برو و در ال حالت اورا نقدے باشد۔ خود بسیارے از متقدمان مشاہدہ ہمیں قوت غلبہ حضور گفته اند و این تصور چنان بکمال گیرد گمانہ ہو شود ہمچنین گفته اند۔ صاحب تعرف در کتاب خویش ہمیں سخن میگوید۔

مرید از خدمت
باید بود

(۱۵۳) و مرید از خدمت بعزایم باشد و عزیمت او ہر چه بر نفس شوق صعب بود و اگر ای مرید را رہ ذکر و مراقبہ کشادہ است و ازین در فتح بابے شدہ عزیمت باید بود۔ او ای است ہر چه حضور و قوت ذکر دست و ہر ہاں عزیمت اوست مثلاً مرید او غدغہ شہوانی شد شہوت اہم صرف نرساند و کسر آل بجاہدہ ریاضت کند و آنکہ اورا جمال حضور حسن ذکر جلوہ کردہ است اورا ہر چه ای دست ہد عزیمت ہمانست۔

مرید از خدمت
باید بود

(۱۵۴) و مرید در خواب بہر صفتی کہ بین پیرا و اندانچہ اوست اورا بدل

تنبیہہ مسکیند۔ وانکہ برائے تدبیر استقامت خیال را استعمال مخدرے کند مرید را
نشايد اينچنين اور ابايد تدبیر او ہم بدل او باشد تا بفرغت تواند بخدا مشغول شد
آں خارجی تا آید و تا باشد و تا پاید۔ و مرید پیر! در دل خویش بنیاداً تصوراً و اما
تحققاً و این را مثل قدوسی داند۔

در خواب بنید و اندک
برائے تنبیہ حالت
اوست

(۱۵۵) اگر پیر را بر عورتی و امر دے ابتلا شود و مرید بیدار بداعتقاد نگردد

پیر را اگر ابتلا شود

با خود و اندک پیر سے را در نظر ہر ای شخص مشاہدہ کردہ است نظر بریں ندارد و نظر بر
متمثل وی مسکیند۔ چنیں باشد صورتی در عالم قدس نظارہ شود مثال آں در
دنیا بنید بنیدہ مبتلا شود۔ ابتلاے او بریں صورت نسبت ابتلاے او برانچہ
گفتیم۔ اماں بااں پیر مسکینم اگر دریں موقف وقفہ نکرے از قدس با قدس بید

مرید را بدعتیہ بناید
شد و لیکن ایل باب ابتلا
اوند کند

بیت

ہر چہ ازاں نام و نشانت دہند گزشتانی بہہ ازانت دہند
مرید را دریں باب اتباع پیر نمیشاید کرد و اگر نہ در حلقہ شہوت و دام ہوا
گرفتا کرد و لغو زبالہ من هذا الحرمان۔ و اگر مرید را ایل ابتلا
پیش آید پیر نشاید کہ اتحسان نماید و آنرا کارے و بارے داند چنانچہ در بعض
مردم شنیدہ ام۔ مرید را از صحبت امار و استرازی بجا است و خصوصاً
از مطرب امر و مگر در میان طایفہ باشد عقب شدہ و محاورہ باوے شرط رہے نسبت
خصوصاً امر و طبع باشد و اگر در مجلس چنیں اتفاق افتد احترام بہتر باشد و اگر احترام
میسر نیاید غضب بریں صفت کہ نظر بر سینیہ خویش میدارد۔ و اگر شخص چنیں
کے است کہ دیوار و عورت و امر و شیخ پیش او منطور نسبت و ایل از نظر او

ساقط است باو کے سخن نمیت۔

مرید رہے و طریق
مشغول نشود

(۱۵۶) مرید بلہو و طریقے مشغول نشود چنانکہ اسپ دو ایندن تیر فرستان
حکایت کردن گشت و تماشاے باغ کردن بہوا و طبیعت۔ و اگر نفس الملکے
باشد خواهد دفع لال بدیں کند تا اور وقت مزاحمتے نہ نماید شاید و اگر اور آسنا

حضورے و کارے دست میدہد خود بہتر۔

مرید را باید کہ در سفر
خضر بسواک و بیج
و مصللا و رومال بناشد

(۱۵۷) و مرید در سفر و حضر بے مسواک و تسبیح و مصللا و رومال نباشد و
و بعضے ابریق را برابر داشته اند۔ اگر سفر است یا بصرائے بروں آمدہ است
خود لا بد بیت چنانچہ شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ در عوارف آورده ہر
صوفی کہ باوے آوند آبے نمیت بد اسخہ او قصد کرده است کہ ترک صلوة
کند و عورت خود را برہنہ کند خواہ ایں قصد کرده یا نکرده باشد اور ایں پیش
آید و اگر مثنی ہم در شہر بکارے و مصلحتے زیادتی نمیت۔

مرید اگر شہوت از دواج
غلب کند اور اچھا بکند

(۱۵۸) مرید را در ایام ارادت خطرہ از دواج شود مزاحمت شہوت پیش آید
اگر برائے دفع آنرا محلے حلالے پیدا کند موجب بازماندن و بازافتادن او باشد
اور ارہ جز ایں نمیت کہ بمجاہدہ و مشقت آل قوت را بشکند و آل آبے کہ ہیکل
کرده بود برائے خروج را ہم در صلب او قرار گیرد و مرد قوی شود و بسیار مجاہدہ را
تواند برد۔ مرید نا صبور باشد ہر ساعتے کہ برو کند رو بے مقصود و اولائے است
برجان او مردن ہزار بار بہتر از آل حیات باشد۔

بہر مصلحت

(۱۵۹) مرید در زمین ظاہر خود کوشد تا آنکہ منجواہد البتہ و ستارے خوبے
بتہ جامہ خوبے پوشیدہ ہم جنیں باشد ایں کار مرید ایں نمیت۔ مرید در ناپطعا بہت بچران۔

نباشد۔ و عمرید رازن و کنیزک بسیار نباشد و این کار بسیار نکند مثل این سخن
گفته ام بارها۔ مرید از مراد و جلال دور باشد و از محافل و مجالس گریزاں بود و
قبایل و خطی نشان و گواہی خویش نکند و برائے دادن گواہی را و برائے اثبات
و عموماً را بر دور حاکم نرود۔ از برائے مال و منال را خصوصت نکند۔ و برائے
میراث تقوی و عقار را مطالبه نمی پیوند۔ و مرید و رول عہد با خدا کند که دریں جهان
و در اں جهان خصمی با کسی نکند و اگر کسی از مال او و از ملک او چیزی بستاند
اگر بظاہر برات و ہونے کند و لے بیاطن بخشیدہ باشد۔

(۱۶۰) مرید چون قدم در ارادت کند خلوت شنید با خداے خویش عقد

عہدے کند کہ ہر کجا کہ حق مائی ازاں من بر کسی متوجہ شدہ است من ازاں
بہ زادہ ام ہم بد و بخشیدہ ام کہ او تصرف کردہ است یا بروست۔ ازیں

ممالک امید باشد ہر جا کہ بر حقے وارد خدا از بہت اورضائے خصوم
کنند۔ و زرہ ارادت نخستیں رو مظالم است ایں معاملتے کہ گفتیم اں شخص

امیدوار باشد کہ رو مظالم او شود۔

(۱۶۱) و اگر از مریدے در سزومیمہ ایباید بی بیج کیے ازاں حکایت

نکند ہم بدل پیشین وارد و ساعتہ فاعلتہ بملاست پیش آید و خالی از احدا
نگذاردش و مرید را شاید اگر مریدے دیگر یا یارے و شیخ دگر و چہار شود

سلام علیک گوید اشارتے بسلام کند زیر اچہ چون آں صوفی پیشینہ مرید است

یا بظاہر یا بیاطن او شغل بخدادارد تو او را سلام کنی او را رد سلام باید کرد ہر
آینہ تفرقہ در جمعیت او لبتو۔ اگر چیزیے میخواند اں سر شستہ گم کرد اما اگر تو

مرید چون قدم در ارادت

کند از جملہ حقوق خویش

کہ بر دیگران آرد

آید

در زرہ ارادت اول

کار رو مظالم است

اگر از مرید در سزومیمہ

نکند از بیاد حکایت

آں پیشینہ کیے نکند

مرید را نشاید کہ

یا سردار در راہ سلام

کند۔

اشارتے بسلام کر دی کہ خلف از سلام است سبب کار کیہ بہترین کارہا است
 این را خلف او کرده او نیز اشارتے بعلیاک خواہد کرد از طرفین تفرقہ نمی شود و
 چو ایں مرید است زبان و دل ایں ہم بکار است ایں را ہم شاید عادت تسلیم
 با اشارت کند۔

(۱۶۲) واگر مرید از موسیقار چیزے میداند و میگوید نشاید دین ابدی
 گماشت کہ کار را بغارت خواهد برد و ہمہ ضروب و نوای و نعمات سرود
 در دل خواهد داشت اما اگر برائے تطیب وقت خویش را یا برائے نوح کردن
 بر روزگار خود یا اصحابے کہ ہر روز اندویش کے میان ایشان از دیگرے
 دعویے تفوقے و تفضلیے نذر و اگر بدیں مصالح گاہ گاہے بدل فن آویزد
 زیانکار وقت او نباشد بلکہ مرید کار او کرد۔

(۱۶۳) مرید نشاید لباس پیراں کند چنانچہ او حدی فرمائی جہلناک
 مرقع صدق اینست کہ ظاہر با باطن برابر باشد تو مریدی ہر جا کہ تختہ
 و تختفے کہ ہست بر خود نہ ترا باین کار ہا چہ کار۔ و مرید نشاید خاومی یا خود گیر
 مصلا و ابرلق و نعین دست گرفتہ برد ایں شیوہ مشایخ است۔ و مرید در
 متبختہ و مترفع نرود و منکسر و منخفص رود۔

(۱۶۴) و کار کیہ مرید پیش گیر مصلحت مانی از اں کاملین زیادہ آزا
 بسر برد مثلاً خواہت طی کند ضعف قوت آرد بسبب اں افکار کند محبت بہ بندہ
 تا بسر برد۔ ایں نفس است اگرست گذاری مقت گیر۔ و اگر مرید در خواب
 یا در بیداری حال کسے را مشاہدہ کند اظہار اں بر کسے و بر اں شخص مصلحت نیاید

ورنہ این مرید را شیخی پیش آید و از مقصود بازماند۔ و مرید را نشاید مردی شود
 ہر جا کہ بنشیند ہم باوے یار شود اور ابریک جاے استادن و ہم بدل جا
 و ادن شرط است۔ و مرید را بدیں و ہم کہ نفس را ذلیل و مستذل سازم
 و در محال غیر ثانی است ایستادن نشاید نفس خوار کرد و چون خوار شود جا مدگر و دینجا
 آل محل نصیبہ ازاں کدورت گیرد

مرید را باید کہ مقصود
 خود را قریب الی حصول
 و التنبہ باشد

(۱۶۵) مرید و طالب را باید مقصود و مطلوب خود را قریب الی حصول و اند
 ایام مرحوبہ و حسنات و مبرات دیگر چنانچہ ذکر مراقبہ و نماز ہر بار کہ بدیشیاں
 مشغول شود چنانچہ یقین کنڈایں بار آں بار است ایں وقت آں وقت است
 در فتح مقصود می شود و چون ازاں کار باز آید چون آں مرام بکام نباشد
 گریہ و نعرہ و شکستگی دل و دم سرد و سپینہ گرم نقد وقت او باشد ایں نیز کار
 دارو۔ و دو کار داریم یکے برد و جدال مقصود و دوم گرمی طلب و در دنیا یافت با
 سوز و تپاک دل با فراط۔

مرید را سوی الخلق
 قوی ترکیب باید بود

(۱۶۶) مرید طالب سوی الخلق قوی ترکیب باید تا مشاق را بسر آورد
 برد و احمال شدید را بمنزل رساند۔ و اگر ضعیف باشد از بسیار کار ہا محروم ماند
 کہ ہر مشقتی در رہ کار و برد و مطلوب راحتے و لذتے دارد کہ ہماں واحد و اند
 و آنکہ مقصود رسد آں خود فوزے و ظفرے دیگر است اور اینچ کارے
 بہہ ازیں نیست زاویہ را ملازم گیر و چشمے و لبے بستہ سخیال دستے ملازمت
 نماید عظیم کارسیت ایں اگر بریں ملازمت میسر آید محمود جملہ طالبان باشد
 (۱۶۷) مرید را باید کہ دلاور باشد از شبہاے تاریک و در بادیہ ہا ماند

مرید را دلاور باید بود

و تنہائی بسر بردن و در زمین مسیح بی توت کردن و بچیناں موزیات دیگر
 بے تشویش بے تعلق بے التفات ماند۔ و مرید را باید ہر اسے از جنے و
 شیطانے نباشد۔ ہم چھینیں مارو کثروم و شیر و غیر آں او خود را بخدا وادہ است
 و در طلب چناناں گرفتہ است کہ از جملہ دروہا دل فارغ آمدہ است۔ مرید را
 باید قلند صفت باشد یعنی از جملہ رسمہا و عاداتہا و از ننگہا و عارہا بیرون آمدہ
 بود۔ نمی بینی کہ ایں مردکان چہ بے شرمانند کسے کردہ است سروریش را تراشد
 و جز سوار شود یکے خود خود را تعزیر کند اورا چہ گوئی۔ اشارت از ایں صورت
 اینست کہ ما ہمہ چیز را فرو انداختہ ایم و جملہ رسوم شرعی و عاداتی را طرح وادہ
 ایم کار ایشاں حسیت اللبّان اللبّان مرید طالب را ہم ازیں
 بے التفاتیہا نصیبہ باید۔

بہ نفس

(۱۶۸) و مرید را اعتیاد کردن بر بس نفس لابدی است چنانچہ
 میاں جو گیاں است اگر چہ آں قدر کہ ایشاں امی تو انند کرد تو انند ہم
 ازیں مستم خالی نباشد و ہر کر ایں نوع مطلوب افتد صحبت از عورت
 قطع کند کلا و جملتہ و آب بیشتر کم کند و طعام را آنقدر کم کردن لابدی است
 کہ ہمیں قدر قوت ماند کہ نماز فر ائض و نوافل استادہ تو انند گزارد۔ اگر مقیم
 است و اگر مسافر است آنقدر کہ در رہ تو انند رفت۔ سخن فضول و امثال
 ایں سجدہ باشد اگر حبس نفس میسر آید خطرات خود دفع می شود۔ خطہ تالیع
 نفس است

(۱۶۹) مرید را بر خیر و شر کسے کارے نیست۔ امر معروف و نہی از مکر و مہربان خیر و شرکے

و ظلیفہ مرواں و گجرات اور کار با خود افتادہ است۔

کلیتہ مذکورہ

مرید با ضیافت و کرامت

و غنیم و شادی

ایشان کاتب بنا شد

(۱۶۰) و مرید و رضیافت نکشاید البتہ خواہد ہر کہ برو بیاید برو و اور اطعمے

سجوراند اور کار سیت با خود کہ این ابواب پر سد آں راہ می شود۔ ایشاں

مش تیمان آں کاراند۔ مرید و غم و شادی کسی یار نباشد و اگر و ولایمے و

ولایمے حاضر شود خبر برائے حفظ سنت و رعایت دل پیشینہ نباشد و

باید الضرورت متقدما بقدر ماہا بکار ماند۔

(۱۶۱) مرید را ہوسے حسے در سینہ نباشد و اگر این نوع سر بر کند

مرید از غم و غم بپوش

خود را دور و وارد

قدم در تمام آں حسے مکن دست و مجاہدہ و ریاضت کند تا آں آرزو دور

دش محو شود۔ و اگر البتہ نمیرود اگر از قبیل مباحات است و شے یسیر است

پیش سگ استخوانے اندازد تا او بیدار متعلق شود از حفیدن باز ماند و ترارہ

رفتن بغیر تشویش میسر آید و اگر العیاذ باللہ از قبیل ناشروعات است این

مرد را دانید کہ مرید طالب نیست و اگر نسبت کارش این باشد کہ جاں بازو

و بدال کار سازد۔

(۱۶۲) و مرید استقبال خواب نکند چنانچہ مثلاً کیے بساطے فرماز میکند و

مرید خواب نکند تا

خواب برد غلبہ نکند

وسادہ می بند و نجوشی و خرمی یا میفرزد و چشم می بندد و انتظار خواب میکند

استغفر اللہ این خواب خدا ترساں و خدا پرستاں نیست این کار اہل ہوا است

مرید را خواب با غلبہ است این چنین غلبہ کہ دروے بجا آوردن نمی تواند

و باید بغیر وضع خسپیدا تا خواب بغلیہ خویش آید و مرد زود ترے ازال

غفلت باز گردد۔

(۱۶۳) و مرید را استعمال و سومات نباشد و احترام زکلی ہم نہ و اگر

چند درمے روغن زیادتی خور و مقابلہ غذائے محمود خود را بسیارے ترک آرد پد نباشد

معدہ بک بود و قوت مرد باقی و مزاج متہاے ہر ساعت وضو چنداں نہ و بر آ

قوت مزاج را و رطوبت دماغ را ہم اثرے وارد۔ اما و سومات و حلوا و اطمین

پر خوردن کار مرید نیست۔ آنچه این کبر او یاں سے العین امیدارند و دران عایتہا

اما مرید را علی الدوام این کاری باید کرد۔ او مرید است کہ این کار بارہ کند و کہ

وقتے تعیین دارند برے این کار را ایشان مہوسانند۔ اما جنیں شاید شخصے ہر روز

و شب بکار جدہست در سال یکد و بارے چندگان روز اشق و اصعب گیرد و

الزم و واجب وارد۔ مرید را کہ طعام بخارا نگیرد و لطفی اہضم باشد از ان احترام

بواجبی باید کرد۔ و شرم باشد مرید را کہ گویند مہینہ افتادہ است۔

(۱۶۴) اگر مرید را صاحب حقے برے کار فرامتے میکنند میگیدارو کہ او کار

اہل ارادت کند بدل التفات نماں از قدم ارادت پس نیاید چنانچہ او مہربان

نمیخواہد کہ جو ال او چندگان طی کند و ہمہ شب بیدار باشد و از ان حساب تجارت

دست باز دارد و نخواہد از دو اوجے و مصاہرتے شود تا سلسلے زیادہ کرد و پیش

بنظارہ جمال پسر روشن کرد این انواع را التفاتے نکند و حسابے نیارود و کا

خود مستقیم ماند۔ لفظ جبار از قبیل افتادہ است۔ جبرستن شکستہ است

اگر طالب را در رہ طلب وقت گزنی کار رعایت حقے فوت شود خداوند بجا

و تعالی جبر کر او کند چنداں حجت خویش بدان شخص نشان کند ہمہ حقوق خویش را

بخشد و منت بر خود نهد و همچو مصادوق باشد اول حال کہ ان صاحب حق

مرید را استعمال شود

اعتدال و زرد

و از طعام لطفی اہضم

احترام

مرید را بفرامتے

حقے التفاتے نباید کرد

و قدم ارادت را

نیاید بہد

مراحتتے میکرے آخر وقت ہمو معتقد شوو وخواہد کہ بندہ و مرید کرد و مقصود من این است
تو بیج و جہے قدم ارادت را پتر بر پیشتر بر البتہ پس نیامی بیج غرضے۔

اگر در حیات پیر یا بعد از وفات

او از بزرگی دیگر گوید

را چیزی رسد اورا

عقیدہ باید داشت کہ این صحیح

دادہ پیر است

(۱۷۵) اگر کسی در حیات پیر یا بعد وفات پیر ملاقات یا پیرے دیگر شود
اگر از و آں بیند کہ از پیر احساں نمیکرد از موارد و معارف و حفت ایقنہ

باعتقاد می بدل نمی باید داد شاید پیر را روزگارے است کہ این ہمہ کار باو
این ہمہ چیز با در جنبہ او است و در خفیہ کنیف او است اما اظهار شرط نیست

و اگر از این پیر نصیبے گیرد و اندواعتقاد کند کما این دادہ پیر است کہ بدیں رہ
مقید بود و بدیں شرط مشروط۔ اما بہتر این باشد مرید پیرے را صحبت نکند و

اگر مرید در تربیت پیرے دیگر افتد و از نصیبے گیرد ہمیں عقیدہ کند کہ گفتیم چنانچہ
شخصے در خانہ کعبہ رود و آں بجا فتھے و فتوحے شود آں تحقیق و انداز دولت ارشاد

و عوت و صحبت و دست بیعت پیر است۔ ہم ہمچنین از ہر درے کہ بر و چیزے
رسد ہمیں عقیدہ کند۔ سمت خانہ پیرا حرمت دارد اگر تواند خوے آں سو

نید از و پا آنسوے فرزند نکند۔ و ہم ہمچنین کفش پیر او دیگر خیاںچہ مصلدا و دستار
و طاقیہ و دراع و ہر چیزے ہست بے وضو دست نگیرد و در محلے با حرمت دارد و گاہ

گاہے کبشد بر رو و بر چشم و بر سینہ مالذ و از پیر خواهد آنچہ بتبع این بر من ارزا
کردہ بمن ارزانی دار۔

(۱۷۶) و البتہ وصیت باشد چیزے جامہ شیخ باوے در گور باشد خصو
طاقیہ و اگر کرد تربت شیخ چند کرتے کرد شاید کہ حرمت آں قابلے است

کہ دل آں قالب مقعد عرش باری و مقعد رحمان است و در کتب فقہ
میدر صحت کردہ مرید کہ

چیز از بزرگات پیردادگ
او ہنند

ادب حاضر شدن
بہ نسبت چیر

ہم روایتے است۔ وزیر پاک شیخ البتہ مہرے بدارو۔ والبتہ گل برد برت
اندازو۔ ارواح را از بوسے خوش نصیبے تمامی است۔ پیش تربت پیر بسیار نشیند
زیادہ از سورہ لیس خواندن نمی شاید۔ ہرچہ بیشتر خواہی بود خوف آن باشد
راستا و چپا نظر شود و آل بے حرکتی آن قبر باشد۔ ترا باشد و چشم ہم برت
بداری یا چشم بستہ ہم در خیال صورت پیر باشد۔ و اگر چیزے نزدیک تربت
گذاروی شایدش کہ رضائے آن مقبور بریل است اورا بیان فریدے و فیصلتے
می شود۔ و اگر در حیات پیر یا بعد وفات او بحضور او شستہ است اگر آئینہ در آن
حالت بیاید برائے احترام آن آئینہ نخیزد مگر آنکہ پیر خیزد آن حالتن موافقت
پیر باشد۔

مرید را باید کوشید کہ
بار خود سبب پیر نہند

(۱۶۷) و مرید البتہ کوشد کہ با رنجوش بر پیر نیندازد و البتہ ہتماش در آن
باشد تعلقے از پیش او برگیرد۔ و مرید بدان چنانچہ پیر اور دین احتیاجے بمرید
نمیت فلذلک در دنیا۔ و اگر مرید او سعتے ہست در رزق و پیرانہ آن
سعت از ہبہ پیر و انداں صنیق عیشے کہ پیر با رنجوش گرفتہ است آنرا با اختیار
او گذارد و اگرچہ بنید کہ گاہ گاہے از صنیق معیشت سکایتے می باشد آن
سکایت ہم مصلحتے حمل کند۔

مرید از سخن پیر کو کب واختر
اجتناب باید وزید

(۱۶۸) و مرید را شاید در سخن کو کبے و جنے مشغول شود یا این کار را ممتد
باشد ایں ہمہ کار دنیاویست و او دنیا را با آخرت وداع کردہ است حالت
سیر و اسبق المفردون نقد وقت او شدہ است

ادب مرید را ممتد متفرق

(۱۶۹) مرید پیشوائی کسے نکند۔ مرید خدمت پیر اختیار کند و اگر پیر

دریا کی

فریاد آں کارے دیگر است۔ مرید بر سر خرچے و پرہ و اوس و تنہ نہ است۔
 مرید ہر روز گوشت نخور و بکلی ترک نیار و جلا و اوما لحمات و غیر آن ہمہ بریں
 قیاس است۔ و مرید در محال و مجالس برائے نشست خویش امن عند نفسہ
 محی تقین کند۔ مرید در رہ راستا و چپانگراں نرود۔ مرید اگر مباحثہ
 خلاف شرعی را بنید انکارش بدل سبندہ بود و ذلک ضعف ایمان
 ہمیں معنی دار و یعنی ذلک ایمان ایمان اضعف عباد اللہ از مرید
 ضعیفتر و مسکین بر کسیت۔

(۱۸۰) مرید از سماع شنیدن چارہ نباشد اگر طالب مرید و محبت است
 طالبان بر انواع اند۔ طالبے باشد لعقل و فہم خویش اختیار طلب خدا کردہ باشد
 زیرا چہ اعلیٰ و اہل است و اوجب و اثبت است و اعظم واقدم است۔
 اکنون آن مرد طالبے برہ حکمت است عاشق غریبت۔ عاشق و محب دیگر است
 آن حالتے است کہ خبر القادس اللہ غریبت در صنیق گفت و شت نینگیچد ہما
 واجد مبتلا و اندازاں قضیہ کہ گفتیم۔ یکے اختیار اولیٰ واقدم کردہ است۔
 سنائی رحمۃ اللہ علیہ اشارتے می نماید۔

مرید از سماع شنیدن
چارہ نباشدطالبان بر انواع اند
یکہ گروہ برہ حکمتروندہ گروہے دیگر
برہ عشق و محبت

بیت

مراہات سجد اللہ زراہ ہمت و حکمت بسوے خطہ وحدت بروقل از خطہ اشیا
 اگر عاشق را پرسند کہ فلانہ را بچہ دل داوی او اگر عاشق است و اور عاشق
 ر بودہ است او بیچ بیانے نتواند کردہ و اگر گوید ہمیں قدر گوید نمی دانم کہ چہ بودہ
 کہ ر بود چیزے بود کہ بروں است از گفت و شنود۔ اینجا تحقیق والی ہر اعتبار
 کہ را گینزد و در تر روند۔

سریعت وقت یا
ضیق وقت اطالب
نباشد

(۱۸۱) مرید سعت وقت را ضیق وقت را طالب نباشد۔ اما اگر سعت
پیش آید شاید موجب تشمت وقت او باشد اما اگر در ضیق تشمت دار و در
ارادت او نقصان است۔ او ان ارادت از اول بلوغ تا گذشت چهل
اگر درین ایام قصد پیوست با شرط آل کار بی رحمی منہ الفوز بدولت
وصول الحصول و اگر چه درین ایامی که ریاضت و مجاہدہ می بیند مقوم
بدام او نہ ہند نزع نباشد کہ در پیران سال یا بدو وقت مرگ یا بدیال
عن قریب من الموت او خود بسوال آید۔ تو بدیال مقبور را چه حضور باشد کہ دام
دولت او را دست داده بود و اگر نہ وقت بعثت گاہ حساب یاد رہست
پیش از آنکہ آنجا وعده عموم شود۔ و اگر آل درو او را آل احراق او را
تا آنجا دارند کہ بر ہمہ مومنان مشاہدہ دیدار شود او را مخصوص باشد این
مخصوص کہ یغبطہ الانبیاء و الاولیاء و الشهداء و الصديقون۔
غرض ما اینست درین ایام طلب باید ایام طلب ہمیں است از پیران کار
نسنو۔ گفتیم مگر پیرے کہ جوانی بدین کار بسر برودہ باشد۔

مرید سعت و
اہل تشاہد

(۱۸۲) و مرید را شاید کہ ہوس بلبوسے و مملعوسے کند و این ہوس را
بسر برد۔ استغفر اللہ برائے ایں خطرہ خیلے بر نفس بندست و ملامت و
مشقت پیش آید کہ نفس را کار بجاں افتد۔

مرید را از تشمت طلب باید

(۱۸۳) مرید را ایں قدر باید دانست اگر کیے را در صورت مجاز میلے
افتد او را برائے رہ بدون بد و چند کار است۔ اعتمکاف برد او یا ملازمت
برآمد و شد کوچہ او در سختن با کساں او بد آنچہ تو اند و بدل کردن ہر نقدے کہ

در دنیا چنان روزہ
و در دعا و غیرہ

بدست اوست و سحرے و جادوئے و تونیدے کردن و بر عالمان ایں روہ و
 بر ساحران ماہر ملازمتے و التماسے کردن ہمیں منوال مرید را ابدی است بود
 او در مسجدے باشد و خطیرہ باشد و کنج و خرابیہ یا کہ گہے برون مسجد و گہے بصلحت
 با مردم و بازار ہا و عباد و مردم صلحا ایمنحتن ضرورت است ورہ از ایشاں آموزورہ
 و جدان مقصود از ایشاں یا بدو ہر چہ باشد بدل ایں راہ کند نمازے و روزہ
 و دروے و دعائے از ضروریات کار مرید است مقصود بیچ دریرا کہ آں از
 ابواب بڑا است فرود آشت نکند ہر ہے و ہر درے می پویدتا از کلام روہ و
 مقصود بیند۔ و بعضے مریدان صوم دوام اختیار کردہ اند ایشاں ترا بیشتر ایں صفت
 بود کہ چیزے رسد نقدے جسے طعامے ایں برائے افطار دارند۔ و مریدے دیگر
 روزہ اختیار کند ہر چہ بقدر سدہم بدل سازند اگر ہمہ روز گذرد و چیزے شروپے
 و نا کولے نرسد اورا امساک باشد۔ اما تعلیل شرط است ہم ازیں گفتہ اند من صام
 صوم الدھر فاھمہ انہ قد اجتمع عندک شئی من الدنیا اما اپین
 می گوئیم صوم دوام بہتر باشد و اگر اختیار مرداں بود کہ البتہ چیزے را بصلحتے ندا
 اگر یہاں وقت رسد افطار کند نیکو معاملتے است ایں و اگر نہ فاقہ راقوت و
 سازد و اگر چیزے دارو برائے دفع تشویش وقت را یادوسہ دیگر صایم اند برائے
 موافقت ایشاں ترا از معاملہ محققان دور نباشد۔

(۱۸۴) مرید را ہر چہ بدستش باشد باید کہ ازاں خاستن تواند اگر چہ بادشاہی
 باشد حکایت سلطان ابراہیم شنیدہ قدس اللہ روحہ۔
 (۱۸۵) مرید اگر وقت اضطرار سوائے کند بخورد شاید و اگر جائے میربانی است

مرید باید کہ ہر چہ بدست
 او باشد ازاں بر خیزد
 وقت اضطرار میرد

خبر سندی را مدخل بہت و خصم خانہ برائے کارہ نیست شاید کہ برو دوران مجلس دفع تشویش خویش کند۔

(۱۸۶) و مرید ہمارہ در دہنیز مرگ شستہ باشد گماں نبرد با خود کہ دو مہر سامت زندہ ماند تا کارے کند۔

(۱۸۷) و مرید را شاید کار و شغلے کہ از پیر گرفتہ باشد و پیر اوراں باب اشارت و ضننتے باشد کہ آنرا آشکارا کند۔ و مرید از پیر سرت طلب نکند و اگر کند پر خطر باشد اگر بر مزاج افتد زہے کار و اگر برخلاف افتد زہے بلا و اگر مرید در زیارت بزرگے یا پیرے رود التماس تہ پیوند ڈاگر التماس مکن بصورت ضرورت آن باشد کہ از پیران بزرگ صالح طلب کند کہ خاطرے بدانند کہ پیر او برو نظر شفقت کند۔ و اگر از گور بزرگے یا پیر پیر استمداد کند بگوید اللہ علیک کہ پیر اشارتے فرماید و مراد پیش او بینی کی نوکر کنید و اورا بریں آرید کہ بر من نظر شفقت کند۔

(۱۸۸) مرید پیرا ہچو شیشہ صافے شفافے تصور کند و انوار قدس را اوراں آں شیشہ آنچنانکہ آں انوار دروں شیشہ نماید ہر بار کہ مرید پیرا بیند و اندک نور قدسی بر او تجلی کردہ است و این معکس است و من در نظارہ آنم۔

(۱۸۹) مرید را باید ہر چہ پیر فرماید در حال صوت امثال پیش آید و اگر چہ امرے محال نماید۔ مثلاً اگر فرماید شتر راست و پا بر بند بر کن بالائے بام بیمار اگر چہ ایں امرے مستعسر است و ایں را محال عادی گویند اما مرید اقدام کند۔

(۱۹۰) و مرید ہر چہ در خواب و مراقبہ و واقعہ بیند پیش پیر گذرانند تا پیر تعبیر آں کند و حسب آں معالمتے فرماید۔ مثلاً در واقعہ یا در خواب بزغالہ بیند کہ ہنر پیش بر عرض کند۔

اوپل کردہ یا برو غالب آمدہ یا ہمیں صورت او دید پس پیراں را تعبیر بہ شہوت
 کند و حسب دیدار او برے دفع آں کارے فرماید۔ ہم چھنیں ہر حیوانے و
 ہر پندہ کہ لفعلی و صفتے مختص است چنانچہ سنگ و مورچہ لشیخ نسبت ازند
 ستور و خربا کل و شرب مار و کثروم و امثال آں بایذاوشیر و گرگ و پلنگ
 ہمیں حکم دارند و بغضب نسبت کنند و پیرا دریں باب برے دفع آں تدبیر
 ہست و آنکہ انوار را ہر جنسے بنید اور انیز تعبیرے خاصے است و پیرا آسجا
 فرمائیے و کارے۔

(۱۹۱) اگر مرید را اتفاق افتد در مجلس چند بزرگے حاضر شود مثلاً آسجا
 خضر است و ابدال و اوتاد و گیراند و پیرا است باید از ہم گذشتہ روے
 بہ پیر آرد۔ اگر چیزے جوید و طلبید ہم لغوے و اگر پیغامبر را بر صورت پیر بنید
 اشارت بریں باشد اتباع او اتباع پیغامبر است۔ و اشارت بریں باشد کہ
 پیر موفق با تبع نبی است۔ و اشارت بریں باشد کہ ایں پیر بجائے من است
 میان من و او بیگانی نیست۔ حکایت مابدیں ماند کہ نحن ہر و جان حللنا
 بدنا۔ و اگر چہنیں اتفاق افتد ایں را خواب واقعہ گویند ایں کار بدست
 من و تو نیست تا از غیب چہ آید در پیش۔

(۱۹۲) اگر چہنیں اتفاق افتد مرید در واقعہ پیرا بنید و دانند کہ ایں
 خدا است تعبیر کند ایں مظاہر او است و متقلب بانواع تقلبات او و خدا
 کار ہابد و پرودہ است کہ افعل ماشیت و معنی افعل ماشیت ایں است
 کہ یکے متعلق باخلاق باری باشد اورا گویند چنانچہ او تعالی آنچه خواہد کند تو

میرا اگر اتفاق افتد
 در مجلس پیرا یا دیگر کار
 یا بداید کہ از ہم گذشتہ
 پیش پیراود

میرا اگر مرید او بد
 بد

معنی افعل ماشیت

نیز انچنان کن فانک معنوی فانک موضوع عنک وزرک و ثقل
وجورک و محو عنک و ہمدانیک و بسیار مردم اینجا ای گفته ا فعل
ما شیت یعنی ہرچہ خوش آید کن از نیک و بد استغفر اللہ ای گفتا
محققان نہیت۔

میرا اگر خواب باختر

مطابق واقعہ شود انرا

کریست نشرد

(۱۹۲۲) مریدا اگر چیز یاد خواب یاد واقعہ بیند و آل چیز ہم چنان
شود مثلاً آمدنی بودنی شدنی را دیدیں را از قبیل کرامت نشود و ای را از خوا
ندانہ جملہ عوام دریں قسمت مشترک اند بل الکلا فی الاجانب و مریدہ خاطرہ
و رول آید ہماں زماں اثر آں ظاہر شود ای نیز ہم اریں باب بہت۔

تذنیف ای کتاب

(۱۹۲۲) و مرید را امروز کہ عمر دنیا بہ شہقت و منفیت سال رسید و لقمہ
احتیاط باید کرد کہ فاش اشکار معلوم حق کسے نخورد و اگر در احتیاط کوشد مگر
بگرستگی میرد یا طعام غیب آید۔ اگر تکثیر دریں تقلیل کند بجائے منحصر باشد۔

احتیاط درین سہ جدول

بجا آید سنت فجر آرد ای

بشرق و بعد عصر آرد ای

مخبر کہنے کند

(۱۹۵۱) و مرید در آن کوشد کہ دریں دو وقت سخن با کسے گوید۔ بعد آوا
سنت بامداد تا آوا صلوٰۃ اشراق و بعد صلوٰۃ عصر تا فرغ از او ایں گبر بجا
اورا ضرورت باشد و آل ضرورت بلاے باشد بران مسکین۔ اما مشایخ و مریدان
ازیں قسمت مستغنی اند۔

تذکرہ کسے آید ای

میں یہ کہنے اور کہنے

جو طلبہ میرا نہیں کرتے

زینہ از انہ خدا شہ

(۱۹۶۱) اگر مرید عمل کیمیا داند و سمیا داند البتہ اظہار آں بر کسے کند و گویا
نیاموزد و خود آں کار کند نہ برے خود را نہ برے خداے را۔ گداری کند خورد
بہ نہ ایں رنگ آمیزی کند و اگر در اثناے ارادت و طلب ایں چیز ہا پیش
آوند اللہ علیک ایھا المریدان تلحظ الیہ بدانی امتحانے عظیمے ازل

آمدہ است و بلاے قوی متوجہ شدہ است ترا از خود چہاں خواهد ماند کہ تو
 لایق شاگردی ابیس ہم نخواہی ماند۔ و البتہ صادقاً ازین جنس پیش آمدہ است
 و آید اما صادق کجا بدینہا پردازد۔ چگونگی کسے را کہ اضطرار شد و او درال اضطرار
 اصطببار و زید بیدار سوختگی قرار گرفت من الشدیراے او فتح بابے از غیب شد
 و اگر شد برال جان عزیز را تسلیم یار کرد و دیگرے عملے کرد آں وقت را گذرانید
 کہ بہتر کیے جان خود را بذیل الہیت بر بستہ است و کیے بدنیار بستہ است
 فشتان شستان بین المنزلتین۔ و آنکہ عملے بذوالنون مصری
 رحمۃ اللہ علیہ نسبت کنند آں بکیمیا و میما و عمل و دار و نسبتے ندارد و متعلق
 باخلاق اللہ است واللہ یفعل ما یشاء ایں راستے از نسبت روح اللہ
 تصور باید کرد۔

(۱۹۷۷) مرید را طلب آنکہ درست افتد یا از عالم غیب برو شاہدے
 شدہ بود آں جمال و امکان حصول آں جمال اورا و طلب و ارادت آرد یا
 القاسم انشور و دلش افتد کہ دولت دیدار ہم دریں جہاں کبار را بود و باشد
 (۱۹۸۸) مرید را باید بداند کہ از معاملہ پیران سلف و خلف ایں محقق شد کہ
 پیر بجائے میرسد کہ ماموں العاقبت می شود۔ ایں شجرہ نیشتن و ہر کیے را
 سندے بندے و اشتن و دوام توجہ مرید با پیر و حیات و ممات دلیل کرد کہ
 اجماع ایشاں بریں است کہ ایشاں ماموں العاقبت بودہ اند و اگر در میان
 ایشاں بر شخصے مائی و ہم خلل افتد مرید را توجہ درست نیاید و بیچ فضلے از
 ایشاں نتوان گرفت۔ قول ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ برین سخن گواہ است

حصول نعمت از طلب
درست

ماموں العاقبت پیران
پیران

بعد حصول حقیقت
نیست۔

ما رجع من مرجع الاعن طریق ومن وصل لا يرجع چنینی و انم بعد
کشف حقیقت از طرف الہیت بندہ را حفظی درستی است او بجای
رسیدہ است فرو افتادن را امتناع نمازہ است زیرا چہ او شخصے است فرود و
بالا اور ایک تہاں گشتہ است۔ یک سخننے کہ میاں صوفیان و متفقہ اختلا
بینے وار و ایں است کہ گفتیم۔

مرید ہر لہو و طرب کہ طلال
است نیز گزارد۔

(۱۹۹) و مرید را لہو و نہر لے و طرب لے کہ حلال آمدہ است بر خود حرام
گرداند اور اجزیک طلب اجزیک کار ہمہ گذار شستنی است۔ پسے باشد کو کسے
باشد کہ مطایبہ باوے مباح است بر مرید حرام باشد کہ باوے مطایبہ کند۔
ہم ہمچنین مباحے دیگر کسے رباعی گفتہ است نیکو رباعی است۔

رباعی

در ہر دو جہاں ہر چہ شود گوشوگو وز دو زماں ہر چہ شود گوشوگو
مشغول بحق باش مست رازد و کول وز سو و زیاں ہر چہ شود گوشوگو
(۲۰۰) مرید را ہر حدیثے و اثرے و حکایتے کہ در باب عبادات طاعات
و مجاہدات رسد برائے صحت تحقیق اور اتبع حاجت نہا شد زیرا چہ محض
خیر است برائے محض خیر اسد چہ مطلبی کہ اتفاق است حمد و رح فی الایمان
کھارے و اگر سخننے در ترخیصے و تسہیلے باشد برائے تصحیح اور اتبع باید کرد کہ جو انگری
زنا و قہ است

مرید از ثانیہ کہ تحقیق
حدیثے و اثرے کہ در باب طاعات
عبادت اسد و قہ کلابہ اور
بیکہ پسے عمل کند
نہیں ترخیصے اور اتبع
مرد اگر کاغذ در راہ
یا کہ در ال سخننے سفید

(۲۰۱) مرید اگر کاغذے در رہ گذرے افتادہ یا بدوران سخننے بنشتہ
باشد بدال سخن مردم را رہ سلوکے دست و بد عمل کردن برال واجب است

مرد عا شوق میں است ہے ورہ کاتے باشند کہ بدال روئے مقصود تو ال وید۔ ویر
 قضیہ مرید ہدیان گوی باشند چنانچہ عاشق و معشوق را کہے بہ سر و نسبت کند کہے
 بگل نسبت کند کہے ہمارے و کثرت نے نہ آنکہ میں ہمہ ہدیان گوی عشاق است۔

نوشہ شدہ است باید کہ
 بال عمل کند

(۲۰۲) مرید را اگر در ابتدای ارادت مالے در ملک باشد حیرت آں

مرید ہر مالے کو در ابتدا

مال ضروری بود العتہ آنچنان شود کہ بروز کو تہ واجب نیاید۔ و اگر آنچنان شود

ارادہ دار باید کہ آنرا

کہ ابو بکر کرمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیدا خلفت

صرف کند

لعیالک فقال اللہ ورسولہ و اگر نہ معاملہ عمر کند رضی اللہ عنہ بلغت

تکفیرہم اگر عیال باشند ورنہ شبانہ بر خود ندارد۔

(۱۰۳) مرید را نشاید در دل میں گماں بر دشب افتد چہیں کنم و شب

مرید کار امروز

گذر روز را چہیں کنم و مرید را ہر چہ پیش آید ہم بقدر وقت سازد تسویف

بغیر آن گذارد

و اہمال را از حرام شمرد

(۲۰۴) اگر مرید را نظر بر جمیلے مستحسنے افتد بازش بعدانہ بیند و آرزو

مرید را اگر حیثاناً نظر بہ

و بجز ازوے بر دوسرے فرو افکند چشمے بندد و بخیاں او بدل مشغول شود لکو کار

جمیلے افتد باز بالقصد

باشد۔ بہت اینجارہ روی اگر از ہو اکی برات باشد میں معاملہ آل مرید است

بر د نظر نکند

کہ اورا با صورت خیالی پیر کارے نیست۔

(۲۰۵) مرید را آنچہ اعمال جوگیہ است از ہر جنبے کہ ایثاں دارند

مرید از اعمال جوگیہ

جز ہر نفس و نسبتے مخصوص کہ ایثاں دارند و متکافے کہ با ایثاں باشد

احتر از روزند ال

است را از واجب داند و این دوہ چیز کہ ازاں جوگیہ گفت ایم

حبس نفس

لابدی صوفی است۔

میرید اگر آرزو سے
خوردنی و آشامیدنی
پیدا شود اور اچھا بنائے

(۲۰۶) واگر میرید آرزو سے خوردنی و آشامیدنی شود میاں ایں سے معاملہ
یکے کند سخت در اں کوشد کہ اں خطرہ و اں ہوس از دل بکلی رود و اگر بازمی زنجاند
استخوانے پیش سگے اندازد و خود بفرغت مشغول شود یا بمباند اں متدرماندنی
ہست ہوس او بدوند ہدیا بمقابلہ اں مجاہد تے سختے برو نہند او آزا قبول کند
بیدیں باجرادفع کدورت اں ہوس میشود۔ و اگر میرید اعیال باشد و ہر بار خاطر
برائے تقرب میکشد بناید ہر بار بد اں ترا زخائی مشغول شود بدار و تا حالت
توقان رسد کور شدہ اں تشویش از خود دفع سازد و اگر نہ ایں حنس سبب
حرمانے عظیم است و اگر بدار و البتہ البتہ مزید ہا بنید و شوق و ذوق غالب تر و
قوی تر گردد و طلب قوت گیرد و عشق موج باوج رساند و اگر مرد صاحب تجلیات
است تجلی باجمال تر باشد و باشیوہ و شکل بیشتر بود و با بندہ تر آید۔ لے عزیز
حکایت از تجربہ میرود۔

مقصود
میرید باید کہ در خیال
چنان مجبور بود کہ بارہ روز
اور یکیاں شود

(۲۰۷) و میرید را باید باد یہ وزاویہ حجرہ و گشت کوچہ و بازار و خلعت کیرہ باشد
یعنی البتہ دلش از تصور حضور مقصود و یاد ذکر خفی تجلیل اوزاں او خالی نبود۔ ازیں
عاشقان مجاز پرس است ایٹاں را دلے خالی از خیالی معشوق۔ میرید ہا ایں
صورت است۔

عمل میرید کہ بندہ کے

(۲۰۸) اگر میرید بندہ کے باشد اور اتدبیرے غیبت جز پائی نفس و دل
متوجہ تمام۔ اینچنین بندہ آزاد وقت خویش باشد ایں بسیار آسانی است
بروے جز پنہ وقت نماز فرضیہ بدنیات دیگر برو متوجہ نیست زکوٰۃ را مال
باید حج را سفر بایدا و سجدت مولی مشغول است۔ جہاد اگر فرضیہ افتد

اجازت و فرصت باید۔ اگر بر نفس او چیزے رو و حد او نصف حد احرار است
روزہ ہماں سی روزہ ماہ رمضان پس اگر خورد کارے ظالمے آل کار فرماید کہ آقا
روزہ نتواند کرد شرعاً معذور باشد۔ الغرض مقصود آل دارم کہ مرید طالب اہماں
دو چیز کہ کیفیت ہم خمیر بایہ جملہ سعادتها است و جملہ طاعتها و عبادتها بے ایں دو چیز بہ
خسے و بی پوست جوے نہ خزند۔

(۲۰۹) مرید را بر خست نسبت و نسب خویش نظر نباید کرد و طلب کند نشود
و شوق کم گردد و ہم حرمال و خدلال افتد بداند۔

مرید را بر پستی و تنبہ خود
نظر نباید کرد و ہمت
بند نباید داشت

بیت

اینجا ہمہ زندہ و دل پارہ خسرند باز اچہ قصب فروشاں دگر است
مرید را ایں عمل مبارک است کہ دلش از ہمہ طالبان مشتاقتر و از ہمہ
سوخنگان افروختہ تر و از ہمہ روندگان شتاب تر و تیز تر و از ہمہ بلند ہمتاں
بالا تر و بیشتر و بلند تر و از روے ظاہر نظر بر خست نسبت و شکستگی نفس و
خبیثت و از ہمہ کمتر و پستتر و نسن۔ ایں حنین مرید باو یہ با قطع کند کو ہما
را پا مال سازد و دریا ہائے آتش را شناور شود کار ہا سز و ازوے کہ رشک گاہ
جملہ طالبان و محبان بود۔ مرید باید در ایں سخن اندیشہ کند کہ سرور فقہا چہ میفرماید
و شیوے علما چہ گوید رحمۃ اللہ علیہ علمنا هذا لا یصلح الا لمن ضرب دکانہ
و فرقی اخوانہ و طلق نسوانہ ایں حال علم ظاہر است باطن را چہ
پرسی و چہ گوئی۔

مرید را در خانقاہ

(۲۱۰) مرید در خانقاہے و لنگرے برائے قوت را قرا از نگیرد و نہنگ صفا

خرج آنجا و خاوم نکشد و اگر بضرورت برائے دفع تشویش در خانقاہے در باطن سکونت اختیار کند این ضعیف حال را باید کہ ہمہ روز و ہمہ شب برائے غذا و برائے پرکالہ نان را حاضر و شاہد میال آن ساکنان نباشد۔ البتہ تنہای گزیند یا مہدران خانقاہ زاویہ گزیند کہ جز برائے فریضہ بیرون نیاید یا کہ روز شدہ در گورستانہا و بادویہ ہار و دو شب شدہ در آید۔

(۲۱۱) و مرید را از دوختنی و سختنی چارہ نباشد زیرا چپ بود او در

تنہای است۔

(۲۱۲) مرید ترشی بسیار خورد و کذک شیرینی۔

(۲۱۳) مرید را اگر احتلام بر حرام افتد باید بر توبہ خود اعتماد نکند۔ و اگر

گویند احتلام عارفانرا نعمت اللہ است آن سخنے دیگر است۔

(۲۱۴) مرید برائے آنرا کہ این کاریست کہ معاونت است مرسلانرا و

تفریح قلب مسلمان است و کفایت مؤنت مؤمنے است وقت را غارت

کند و برائے فوز و رجبہ و ثواب را اقدام نماید شاید این ہمہ حسنات است ابواب

براست کہنے گوید کہ بد است۔ اما مرید طالب راسے عا احدہ است کہ آل

رہ بدینہا مغشوش میشود و مگر میگردد گوی خارے و کلونے در رہ افتاد بد

می ماند۔ و اگر گویند خداوند تعالیٰ از برکت آل اورا فتح بابے روزی کند گو

سخنے است این کہ از برکت این فتح بابے شود انشاء اللہ علیہ کہ مرید طالب

دار و بدال ماند کہ کلیدے بدست کردہ و قفلے کلید را در عمل داشتہ میگردد اند

ومی جنباند تا صورت فتح ظاہر گردد۔ میان این کار و آل کار چند لغات است

اندیشہ کن بہ بین آری فتح امکان بہت چو امر ممکن است شاید در بعض مواضع
واقع ہم باشد کہ بہ رعایت مبرات و حسنات امید رجاے ثوابت بہت
ولیکن بتقدیرت است جمع ہم نیست و در اں کار یاد محبوب رول کار محبوب
و رول درہ محبوب نزد کینین راہ ہا است از ویدن و پوئیدن و تا در محبوب
رسیدن و سربراں در کوفتن است فشتان بینہما شنیدہ دورہ است
یکے رہ طالبان و دوم رہ نیکمردان۔ ہر چہ ثواب در اں بیشتر و امید بیشتر
و نجات از دوزخ بسیار تر اں کار نیکمردان موافق تر۔ و دوم رہ طالبان است
با ایں ہمہ عبادات کہ نیکمردان و اوراد و متعلق سجدہ و متوجہ بہ حق و جزا و چیز
دیگر و رول نہ و ازیں ہمہ عبادات جز دریافت مقصود چیزے دیگر مطلوب نہ
و کاری کہ طالب دارد ہیچ کارے ورنے و فارے ندارد۔ اگر حضوری کہ طالب
راست باوے نیت مردمان سالہا نماز گذارده اند و شبہا بیدار ازہ اند
در روزے و شبے ختم قرآن کردہ اند اما بوسے ازہ طلب نیافتہ اند چون از کجا
او خبرے نہ داشتہ اند۔ اینجا سخنے بسیار است اگر نویسیم مختصرے در از کردہ
این محل سخن نیت۔

راہ دوست یکے راہ
طالبان خدا در یکے راہ
نیکمردان

(۲۱۵) و مرید را باید کہ بداند کسے را کہ کشف غیوب و اطلاع بر ضمائر شد
ببلاے بتلاکشت کہ مبادا ہیچ مسلمانے بدان مبتلا کردہ غیب با ہمہ غیب
است اللہ اعلم فروا چیزاید۔ مرد بارے بہ نقد وقت خویش خوش است۔ و
آنکہ او امروز داند کہ فروا جنین مصیبتے پیش آید ایں مرد صاحب کرامت
بہ نقد ممکن داند و گہیں باشد۔ اسچہ شدنی است خواهد شد اما ایں غمے زیادے

مرید باید دانست کہ
کشف غیوب اطلاع
بر ضمائر بتلاکشت
اللہ اعلم

است کہ ہر وہ افتاد۔ دیگر ہا سر پو شیدہ میجو شند تا در ہر دیکے چه چیز است
ہم چہچہیں دلہا است خدا در ولہا چیزے نہادہ است در لے کرے و غدر
و نفاقے ہست ایں صاحب کرامت را اطلاع بر ضمیر او شد کہ در ضمیر او چنین
و چنین است آنکہ چه شود برومی گوید او آنچه ہست ازاں باز آمدنی نیست
مردمان بسیار ایں کار کردہ اند و ایم اللہ کہ بسیار جانشوخی و دلیری ایشان
شده است۔ و اگر نمیکوید بدل می دانند ایں آئندہ بان نداد و دورول او
چہیں و چہیں است نہ آنکہ بہ نقد وقت ناخوش است و الا بغیب میکند
میدانست کہ مرا محب است و چہیں و چہیں است و یو ہم و خیال خوش بوتے
خوش می بود ایں مرد صاحب کرامت را کہ بر کشف غیب است و آنچه
ورای استار و حجب است او میدانند مردمان میگونیذ رہے دولتے کہ او
دارو۔ اوزنے دارو او کنیز کے دارو او ماورے و خواہرے و پسرے دارو
کار ہا در کار خانہ خدا است کارے و غیب و در سر میرود و ایں مرد براں
مطلع اکنوں آنکہ چه سیکوی خاموش مانند این کرد و ہر چه کہے میکند گوین
کوشتمی بنید یا بر حسب آں معالمتے با ایشان کند آنکہ چه گویند دیوان
شده است عقل بر یاد دادہ است سخرہ و مفتحہ کرد و تو چه گوئی اورا چه
گویند و ایم اللہ ایں بلائے است کہ ایں قوم بسیارے از خداے استعہ
کردہ اند کہ میسر نیامدہ است۔

(۲۱۶) و مریدانشاید البتہ خود را بتامے شہرہ کند چنانچہ کیے اللہ
اند کہ بشر حافی و فلانرا گویند و ہنکارہ پوشش و دیگر را خوانند چرم پوش
مریدانشاید کہ خود را
بتامے شہرہ کند

کار او خلوت است و کار او نیستی است و کمی است۔ پاپے بر منہ گشتن بضرورت
احتیاج باشد و دهنکرہ و حیرم پوشیدن بر پاپے قطع مونت باشد البتہ آنچنان کرد
کہ ترا حافی نامند و حیرم پوشش و دهنکرہ پوشش گویند نہ بجای و سر خود کہ نکستی
اینچنین کارے۔

(۲۱۷) مرید را باید نخست چشم از خواب باز کند و خیال دل خود رو دک
خواست از خواب در دل چه گذشتہ است از آنجا بداند کہ او طالب آل چیز
است و اگر خبر مقصود و کار مقصود در دل گذشتہ است او بداند کہ او مرید
خدا و طالب خدا و طالب حق نیست ہوسے است کہ می پیروا از مردمان شنید
کہ بہتر ازین را در اہے و گرفتیت و خوشتر از ان نام نامے و گرنہ خود را مرید
طالب نام نہادہ است۔

مرید چون چشم از خواب
باز کند اورا باید کہ خیال
کند کہ وقت بیداری
در دل او چه گذشتہ
است

(۲۱۸) و مرید در نماز مراقبہ پیر کند تصور او در راستا و چپا باشد بداند کہ
پیر کیے از دو طرف او حاضر است یا او را امام تصور کند یا خود را بین یدیبہ و اندو
اگر موضع سجدہ گاہ پیر تصور کند یا او را حاضر و شاہد یا بدکارے باشد ای قدر
امیدواری بسیار بود۔ و در وقت تصور پیر بہترین صورے و شکلے کہ او را
دیدہ باشد ہمہ حال صورت تصور کند و خیال آل بندو۔

مرید را در نماز مراقبہ
بیر باید کرد۔

(۲۱۹) و مرید ہر جا کہ باشد اگر در باد یہ و اگر در شہر باید کہ نماز فریضہ از
جماعت فوت نشود۔ و آل بزرگانرا کہ شنیدہ عمر در باد یہ گذرایندہ اندایشانرا
جماعتے از غیب بودے ارواح خلاصہ با فرشتگان یا مردان غیب یا ایشانرا
می آمدند نماز مسکذا در جماعت فوت نشدے۔ و دیگر اگر کیے تنہا ماند و آنجا

قابل نیست کہ دومی پیدا شود اینجا بصورت سنت بدو متوجہ نیست و آنکہ گویند
اگر تنہا باشد حفظہ را تصور کند کہ باوے میگذازند خیال است این تحقیق ندارد
و اگر این مرد از آنها است کہ فرشتگان باوے شاہد شوند او امامت کند و
ایشان اقتدا کنند این فضل دیگر است این ہمہ گفتیم بدینہا سنت جماعت بجا
آوردہ نمیشود برائے آنرا اناسے بایند و باقیات در ہاویہ تناسی ساقط اند اما
مردمان غیب و صلحائے دیگر یاری کنند ان جماعت است ارواح خلاصہ و
فرشتگان اینجا دخل ندارند۔

(۲۲۰) مرید ہرگز گماں نہر کہ جنید و شبلی و بایزید از پیرا و بہتر اند یا کہے
در عصر او ہچو پیرا دست و اگر نبوعے اگر تحقیق شد کہے از و فایق است مرید را کہے و تجار پیرا بہتر
دست از دامن پیرا نہاید بلید۔ پدر پیرا پروردنہ مرد اجنبی اگر چہ رحیم کریم
باشد اورا با توجہ لطفے و مہمتے۔ اما پرورش پیرا گردن پدر فریضہ است او دست
دادہ است و تو متولد از سر اوئی۔

(۲۲۱) مرید بمسئل دیو و پری و گفتار اگر چہ داند مشغول نشود و
این کار نکند۔

(۲۲۲) مرید را آوند آبیے دایم برابر باید خصوص کہ از شہر بیرون شود
بزیارتے یا بجایے۔

(۲۲۳) مرید بر دریا ورنہ شنید کہ تشنت وقت و تشوش حال آبخا
حاضر است مرید بچمتے کہ کعبہ و حرم مدینہ و زیارت بزرگے نیست مسافری نکند
کہ بغیر این مقاصد جز ہوا پرستی نباشد۔

(۲۲۴) مرید ہر جا کہ استدعا کنند برائے طعام و سماع را اجابت
نکند و اگر نہ ترسم کہ نفاق و بر خوردن و خوشاں ماندن نقد وقت او باشد
مجلسی کرد و چنانچہ نذیراں و شاعران و مجلس می باشند۔ و مرید مذکورہ لطیف
ساز نباشد۔

(۲۲۵) مرید برائے خرید و فروخت را خود نیاید بگرہ ضرورتی کہ افتادہ
باشد کہ کسی ندارد و چون این چنین اتفاق افتد باید کہ طریقہ عوام خلق کہ پس
تلح می باشند و کمیس میکنند نکند ہر چه پیش آید ہمراہ سازد و اگر گوی
کمیس آمدہ است میگویم نہ آمدہ است میگویم کہ مرید اوست کہ او را پر د
این چنین ہا نباشد و اگر کی را در بازار بود افسر استدراے محاسبہ را مناسبت
نکند و آنکہ گویند تبیین حق را تا از آن این برا و چیزے نماند و از آن او
بریں چیزے نرسد ہر آئینہ ہم برائے ایل را باشد و اگر نہ چہ معنی دارد اما ایل
میگویم کہ حق مرید بر او ماند بخشد و باستقضاے پیرامون حق پیشینہ کرد
با ایل ہمہ استرضار اور کار میدارو۔

مرید در بازار ہا نزد
الایضورت شدید

(۲۲۶) و مرید اور طہارت و نظافت آل قدر کوشش نباید کرد کہ
لابدیات در خلل افتد۔ تطہیر و تنظیف ہماں قدر کہ فقیر فرمودہ است باقی دیگر
زیادتی است۔ مرد حق بر خود میگیرد امر تعبدی است پس منحصر باید بود ہمراہ
اختصار باید کردن کہ از خدا بر تو وارد است و علما را آنجا اجتہادے است
عارف گوید اصل در اشیا طہارت است اما در شخص و تعیین امر تعبدی است
از حد مطالبہ تجاوز نکند۔

مرید در طہارت و نظافت
ہماں قدر کوشش کہ فقہا
فرمودہ اند۔

(۲۲۶) مرید انشاید در صحبت قلندران یک نفسے شنید و نشاید در مجلس
 مثال حاضر آید اقل مداہنت نقدا و باشد۔ و از صوفیان نظر باز انماز کند لخط
 بدیشیاں کردن مصلحت اہل ارادت نیرت رسم ترا بندے در پافقد و از حقیقت
 محروم گردی من جہانے را چنین دیدہ ام و بسیاران ہستند چنین۔ و اگر مرید را بصورت
 وسیعے تجلی کرد و مثال آزادریں حاضر دید نشاید طرف او تیز نگریستن پے اور فن
 و اورا دوست گرفتن و اگر نہ از شواہد غیوبات و بیکر محروم گردد۔

(۲۲۸) و اگر بر مرید دوسہ جامہ برائے تطہیر و تنطیف را باشد و با ایل ہمہ
 وقت اذن کیستہ مال نمی باشد شاید مرید را بناید رستانی نکاہار و سال آیندہ پوشدگر
 آنکہ در محلے است کہ کسی از سببے تدبیر خرقہ و لقمہ او میکند تا او بفراغت بخدا
 مشغول باشد اگر نکاہار و برائے آنرا کہ تشویش آن شخص را نشود و تعلق زیادتی
 برو نیفتد واجب آید۔ و آنکہ در ویشیاں خرقہ میدوزند و در ہم در ہم سوزن میزند
 و خشنے و سخنے و درشتے میسازند برائے دفع تشویش زمستان و تابستان
 ایں خرقہ را سالہا بدارند متحسن باشد و اگر میراث گذارند زہے کار۔

(۲۲۹) مرید کہ کہے گدائی ہم کند و لکن شبے رو چپیدہ و چندویں
 گردد آن مقدار کہ قوام ہینہ شود و جوع او گردد ایں نوع را از ایں زیادتی
 نباشد و جمعے نبود یا آنکہ از کسی خواهد اما بطریق تعفف و تعزز مثلاً گوید وقت
 برورش تنگ است سعادت تو باشد اگر ایں وقت را دریابی و مثال ایں
 (۲۳۰) مرید انشاید کسی را لقبے مکروہے و مقبوحے کند

(۲۳۱) مرید را مراقبہ و ذکر بیشتر یا دید مراقبہ و قتمے معین نداد و اگر چه

ذکر ہمچنین است بران نمطے کہ گفتیم اما رعایت ضرورت او خالی از تعلق نیست
اما مراقبہ کی در یکی است۔

نیادہ باید کرد

(۲۳۳) مرید سے چیز ادا دست دار و گرسنگی و تشنگی و تنہائی
و شب بیداری۔

مرید سے چیز یعنی گرسنگی
و تشنگی و تنہائی شب بیداری
را دوست می باید را

(۲۳۲) مرید را شاید آنچه خاصہ پیر باشد کہ خصوصیتے خاص باوے دارو کہ
آں طرف لخطہ کند و قصد آں چیز کند کہ آں چیز او را باشد۔ حرمت زن و کنیزک

مرید را نباید کہ آنچه
خاصہ پیر است
ہوس آں کند۔

پیر از احترام زوجات مطہرات و جویرات او آموزد کہ صحابہ را در اں باب چه
فرمان بود ایں را ہم ہماں باید بلکہ ازال زاید زیر اچہ بنی صاحب شیع است

اکثر معاملات او بر خص است تعلیم اللامت و ترخیص الہم۔ اما مرید از رخصت
بقدم عزیمت آمدہ است۔ تا مرید را از احوال پیر و لمحہ از حقایق معلوم نشدہ

باشد شاید از صحبت پیر بدور ماند تا خللے در عقیدہ او رہ نیاید و مرید را اگر کوی
تعلیم باشد یا پیر فرمودہ است یا خود او بے آں کار نمی تواند اندانن باید شغلے بعلو

دینی باشد از مثل علم نجوم و طب و معقولات و حفظ اخبار از مش ایں مجتنب
باشد۔ و جدیثے و تفسیرے یا بمسائل فقہی و سلوک ہم داخل حدیث و تفسیر است

مرید را بدیں ہم مشغول شدن تصنع وقت است اما ہم شغلے بقال الدقال
رسول اللہ است۔

(۲۳۴) مرید تمام نباشد مرید معتاب نباشد۔ مرید و عیب کسے نہ بیند
و عیب کسے نکند۔ مرید بر غلامان و کنیزگان آں غضب کند کہ دست بر ضربے

و شدتے بہند۔ و مرید در جہاز در نشیند۔ و مرید بقصد خود در محافوت

مرید از غمناکی و غیبت
احراز کی می باید داشت
بر غلامان و کنیزگان نباید

وہا لک نرود۔ مرید گراں بار بر کسے نباشد یعنی بر ہمسابہ با بر آشنائے و فراتے
ویارے۔ و مرید سبکبار باشد۔ و مرید رار و انباشد کہ صفت کاہلی چیز
وروے باشد۔ مرید با عورات بسیار نہ شیند اگرچہ باور و خواہر او باشد۔
و مرید اگر اتفاق افتد با کسے شستن باید کہ آل شخص از و مجتہد تر و متشفق تر باشد
و مرید را سوزنے و رسیمانے برابر باید۔

مرید باید کہ آمد و رفت خلق را
بر خود بلاے داند۔

(۲۳۵) و اگر مرید را آمد و شد خلق شود گفت مرواں در حق خود خطبہ
نسازد و خود را بداراں خطاب نہانی نکند کہ قبول خلق علامت قبول حق است
ایں را بلاے و محنتے داند کہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ بروے گماشتہ است۔
و آنکہ گویند و آنرا جز نامند اذ احب اللہ عبدًا مال الیہ الخلق معنی سخن
ایں است کہ چون خداوند سبحانہ و تعالیٰ بندہ را دوست دارد البتہ برو
بلاے نامزد کند۔

مرید از ترس دوزخ و
آرزوے بہشت کا نہاںد۔

(۲۳۶) مرید ترس دوزخ نکند۔ مرید آرزوے بہشت نکند۔ مرید
درجہ و مقامے نہ طلبد۔ مرید چون در مسجد یا خانقاہ پانہد باید دل را بیدار کند
و دروے گوید و از خدا مریدے طلبد و پائے راست نہد و اگر پائے
چپ نہد در ویشاں ازوے ماجراے طلبند و شکرائے۔ و ماجراے کہ میان
صوفیاں آمدہ است مرید آنرا بدل و جاں مباشر و معتقد باشد۔ و مرید در
مجلس ہر جا کہ جائے یا بد نہ شیند۔

آدابید در مسجد و خانقاہ
در مجلس نشستن

(۲۳۷) از آغاز بلوغ چہارودہ پانزدہ سالگی تا چہل چند ایام سلوک بہت
بعد ازین اگر درین ایام سلوک نکرده باشد و عمر مہدیں رہ صرف نکرده باشد

عطلتہ از ابتدا بلوغ
تا چہل و چند سال است

اگر ہو جس سلوک کند زیادتی باشد اں موارد کے کہ ایں طالیفہ را است اں
البتہ دست نندہ دریں ایام سرچوش عمر رفتہ است دروے ماندہ است
در درو صفا بجمال نباشد۔

(۲۳۸) مرید را با ہمہ جہاں صلح باشد۔ مرید را با خداے تعالیٰ عہد
باشد کہ ہر جا کہ حقے ازان اوست بکل باشد و جلاے دادہ شدہ است
چنانچہ حق کسے بر تو متعلق است پابند است ہمچنان حق تو بر کسے کہ ہست
پابند است از جملہ حقوق بنیرا شود۔

مرید حقوق خود کہ بر دیگر
باشد بکل کند و با جملہ
جہاں بصلح باشد

(۲۳۹) مرید را باید البتہ سماع بشنو و اورا ازاں چارہ نیت و اگر
در خود احساس ذوق نمیکند اورا مصیبت پر روزگار خود باید داشت خوف
آں باشد کہ مگر تخم محبت در زمین دلش نہ کاشتہ اند۔

مرید را سماع باید شنید
و اگر ذوق آں ذوق
تو دنیا پیدا اورا باید داشت
کہ شاید تخم محبت در
دل او نیکاشتہ اند
مرید را شاید کہ در

(۲۴۰) مرید بہ نظارہ ہنگامہ نہ ایستد شعوزہ گراں را نظارہ نکند
در تماشاے سواری بادشاہ و غیراں چشم نکشاید۔ ایں ہمہ لہیات اند۔
و با اصحاب کہ ہم خرقہ او اند کہ اگر کبش او کی وقت بحسن مطایبہ بگردگیر نشینند
موانقتے کند و اگر ایشان ہمیں شیوہ سازند کہ با ایشان ایں بسیار میباشد
فالا جتناب والاجتناب۔

نظارہ ہلاہی بایستد

(۲۴۱) مرید را اگر در اول حال پیش از آنکہ قدم در ارادت ہندورہ
سلوک را سپرد جاہے و مالے بودہ باشد نکو بود زیرا چہ بواسطہ تنہا بودوں و
عبادت کردن مردمانے برا و چشم دارند و پیش او ازیں در یہات و
تنفیکات ایثار کنند او ایں را قبول حق ندانند زیرا چہ دیدہ و چشیدہ اندہ است

مرید کہ پیش نہادوں
قدم در ارادت صاف
مال جاہ بود بہتر بودوں
غیراں۔

مردانے کہ ایشاں خمیس و یس زارادہ باشند بسبب آنکہ اوراد و معاملہ خواص
 بیند اعتقاد کنند و دست و پایش گیرند و چپیز را ایشارا و کننداں مرد چو
 خمیس و یس زارادہ است ہر آئینہ کماں بر و کہ این قبول آہی شد۔ چون نڈا
 او این را قبول آہی پدر و مادر و جد را دیدہ است کہ سر ہنگ و یس و شہ
 شہر آسیمی خوار بودہ است امروز رئیس و شہر را بلکہ وزیر شہر امی بنید
 قدم بوس اومی کنندہ آنکہ او دانکہ این قبول آہی است۔ آنکہ او با حرت
 و عزت بودہ باشد کا براغن کا براگر اور ازین انواع پیش آید نفس بدیں لحظہ
 نکند بلکہ بلاے و اند با خود گوید من این جنس را گذارشتہ آمدہ ام برائے اختیار
 ذل و فقر را پس این چہ روز بد پیش آمدہ۔

مردی از صحبت اغنیا
 اختیار با بد کرد۔

(۲۲۲) مردی را با اغنیا صحبت نشاید تحمل و تحمل کند و شاید نفس خود را
 شکستہ و خوار بنید بسبب تنگدستی کہ اورا پیش آمدہ است و کشادہ را
 کہ کہ دیگرے دارد و تحمل کہ و نفس طمع ہم خیزد۔ و دیگر فقر اختیار کردہ صحبت
 باغنی باشد و غنی بر افتقار و احتیاج او مطلع شود و معاونتے و بہ نظر ہرے گوشت
 محبت اغنیا شو متہماے و گرم دارد و ابا بدیں قدر کہ گفتیم کفایت باشد۔

مردی از این صفت لاری
 بود کہ مرخصی اورا بنید
 او بہ ان سفر و نیاز

(۲۲۳) و مردی را این صفت لاری است کہ ہر چہ بد و مہمت
 او بدال سفر و نیاز و چنانچہ خواجہ من می فرمود قدس اللہ سرہ العزیز و اول
 ارادت من میفرمود کہ اگر تو بہ صفوت آدم و خلعت خلیل و کلام موسی و معرفت
 عیسی او قربت محمد سرفرو آری صاوق نباشی۔ و اگر مردیے را این صفت پیش
 آید کہ ہر چہ بد و مہمت او بدال سفر و نیاز و او کسے باشد کہ چندان احتیاجش

بہ پیر نماں زیر چہ پیر میں مہکت کہ مرید را در بند چیزے شدن نمی دهد و ہر چہ
پیش آید از ان پیشتر می نماید و از ان پیشتر می برد و میگوید ش ان اللہ
محب معالی اظہر و بکیرہ سنفسا فہا۔

(۲۲۴۱) و مرید صورت ملامت اختیار نکند ملامت او ہمیں باشد کہ در اظہار

کارے نکوشد و اگر بغیر اختیار او ظاہر شود بدال ہم چندال التفاتے نمازد۔

(۲۲۴۵) و مرید اگر ہمہ شب بیدار بود البتہ نغلاطیدہ است و شستم

نخفتیدہ است اگر بعد اداے با مداد پیش از طلوع آفتاب قدرے چشم

گرم کند شاید بلکہ البتہ ببا بد کرد و آدرو وظایف و کرفنس گرانی نماید۔ مرید اگر

از اواراد و وظائف خویش وقت فارغ ماند بمراقبہ مشغول شود کہ بہتریں ہمہ کارا

است و اگر مراقبہ دست نمیدہد نباید بہ سبب ایں تکلاؤ نفس سامت افزاید

و از ان سر بر کند و بجاایت و گذاردن و خواندن و بکار ہاے دیگر مشغول شود

ہم در خیال حضور و رچسپیدہ ماندی افتدومی خیزد و وقتے چنین ہم باشد یک

نفسے استوار ہم خیزد ایں کار گذارستن و بکارے دیگر مشغول شدن حسنہ ندو

غبنے فاحش باشد و حرمانے نقدے بود ازین جالس آمدن و پس افتادن

است زینہار ہزار زینہار ازین ورطہ بیرون نیای و اگر نوعے دست دہد

نخ و ان یزید فتوحا علی الفتوح ورنہ جزاے مجاہدہ و ثواب

مقاسات مشقت نقد وقت است باز تا کید میکنم ازین کار گذری۔

(۲۲۴۶) مرید در رہ رو و باید کہ جامہ بر سر باشد تا اطراف لخطات را

مانع گردد۔ ہر چہ در رہ رفتن پیش آید ہاں منظور شش بود و صورت اشغال جو

مرید صورت ملامتیاں

اختیار کردن نباید

مریدیکہ تمام شب بیدار

بودہ است شاید پیش

از طلوع آفتاب قدرے

چشم گرم کند۔

مرید را شاید کہ یک کار

خود را نام تمام گذارستن

بکار دیگر مشغول شود

ادب مرید در رہ

رفتن۔

موجب مزید خیال او باشد و اگر جامہ نبود دستار پیل گوش نیابت جامہ
 نگہدار و از صوفیان شنیدہ ام کہ مرید یا فروش باشد و دستار شش پیل
 گوش و اگر آن چنان اتفاق افتد کہ البتہ دلش از مراقبہ نفرت دارد امکان
 صورت حضور نمی نماید بغزلے و حکایت محبتے و عشق آمیزے تعلق کند و اگر انجام
 ذوق نیاید روے بصر اہند تازہ وضوے کند می افتد و می خیزد و کتے چندے
 گذارد نماز ست حنہ بعینہا است از جزاے و ثوابے خالی نخواہد بود و در
 صحر کہ رود و نماز کہ گذارد و خواہش از خدا جزایں نباشد کہ دلش حضور آید العزیز
 حضور دل خمیر رائیہ ہمہ سعادتہا است۔

میرا کہ دلش در
 مراقبہ شغل حضور نیاید
 چہ باید کرد

حضور دل خمیر رائیہ سعادتہا
 است میرا کہ دلش در
 مراقبہ شغل حضور نیاید
 چہ باید کرد

(۲۲۶) و اگر مرید افسونے و اندکہ در عملہا اثرے دارد باید بکار بند و اگر
 از اہل دل است و اگر برابے نفع پیشینہ چند لفظے کہ در اں اسامی اثیابین
 نیست و از اں خواص حروف اثرے میدہد و ریغ ندارد و نفع مسلمانے است
 چنانچہ افسول مار و کر و دم و سختگیہاے دیگرے۔

اگر مرید بجاے و
 بر صغیر مبتلا شود آنرا
 غنیمت وقت خود شمارد

(۲۲۸) و اگر مرید بجاے و بر صغیر مبتلا شود آن وقت را غنیمت شمارد
 بدانند خداے سبحانہ و تعالیٰ ہمہ را از من بہ طبیعت نفرت داد و مرقاغ
 و بے تعلق کرد و دل ہمہ را از من گسست و دل مرا از ہمہ گسست اکنون ہاں وہاں وقت
 ایں است کہ من تمام خود را بدو ہم و ہمہ از اں او باشم۔ حکایت کلیب
 و اصحاب جنید رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ باشی۔

میرا اگر در آواں
 ارادت اگر در پیش آید
 باید کہ در ارادت
 پس نیاید

(۲۲۹) و اگر مرید را در آواں ارادت زلتے پیش افتادہ است باید
 از ارادت پس نیاید باں بدبختی بہم دست از دامن نکلنچہ باز نیار و ہاں

ارادت اور اکتالہ کند کہ طرف خود بردو اگر قنوط و یاس آرد لاقنطوا من
 رَحْمَةِ اللّٰهِ اَمِنْ كَيْرِ مَمْتِ اَوْ تُشَوِّد۔ و رگہہ است شرمندہ ہم باشد و خواہندہ
 ہم بود و چیدہ و گزیدہ و رسیدہ ہم اگر چہ ہر کی منزلے و مقامے خود دار و اما نظر
 بحضرت در اشتغال کیجا اند۔ میگویم با تو پس آمدن رہ نیست ہر چہ آمد آمد
 ہمدراں در و رگہہ او آمد۔

(۲۵۰) مردی خلیل باشد ہر چہ او را از اسرار و انوار و واقعات و حالات
 پیش آید البتہ از ان حکایت کند ہمہ را در جنبہ نخل طبیعت نہاں دارو۔ و مرید
 حریص باشد البتہ از ادراک معانی سیر کرد و ہر چہ پیشتر و ہند او پیشتر طلبہ
 مرید با ذل باید بذل نفس و روح خود کند در رہ طلب ہمچس پابند نشود ہمہ را
 بذل و ایثار کند۔ مرید در رہ سلوک میں حقیق باید کہ اگر روندہ را اور اثناسے
 رفتن ذیل خرقہ او بخارج و در حقیقہ اینجاد و تدبیر است یا بہ الیتد تا دامن
 خرقہ را از دست خار و ارباند و یا آن قدر کہ خار خلیدہ ماند گو ماند و خرقہ نقصان
 پذیر و پارہ شود فلکیکن ہر چہ شود گو شود او از رفتن خویش واپس نہ بیند و نہ الیتد
 آنکہ بتدبیر خرقہ را از قبضہ خار رہا کرد ہر ائینہ وقفہ باید و اندکے محلے باید تا میں کا
 بسر شود تا آن زمان رفیقان چند گامے پیشتر کردہ باشند ایں مرد از ایشاں
 پس ماند ہر چند کہ ایں ہم بگام میرود و ایشاں ہم بگام خویش میروند پس افتاد
 ضروری آمد و آنکہ بدو بہ زفقار سد ہر ائینہ از ردہ شود و مفال در و کند و مرد را
 دم گیرد با ایشاں رود و لے نہ بوقتے خوش۔ و آنکہ غم خرقہ نخورد و پارہ شدن
 و نقصان و سوراخ اور اور حساب نیار د از یاراں پس نیفتاد و از روندگان

مرید را در حکایت کردن
 اسرار و واقعات نخل باید
 بود در ادراک معانی
 حریص

مرید ہر چہ آید آید
 در راہ نہ الیتد

بدور نشد۔ مرید را درین مثال اندیشہ باید کرد ہر چه آید آید او از قدم ارادت
پس نیفتد۔

مرید را بر دور پیوستہ
و فقائے کسان پرین
ضرورت

(۲۵۱) مرید صاحب تو قان باید شہوش بدیاں قوت بود کہ یک زمانے
از ہوائے خویش بازماندن تواند و اگر بازماند بضرورت حادثہ لول و رنجور
ناخوش و ناسودہ در دمندا از ہمہ جہاں رستہ و بستہ با ہیچ چیز قرار گرفتہ
ضیق نفس و مہر و حشت وقت نقد حال اوست۔ مرید گدائے نیکو ملح باشد یک
ساعتے و یک زمانے سرازور خوندار بخشند کار گدا پرور صدقہ بزرگند با ہمہ
اسحاق و زاری سرازان آستان بزرگند اگر چہ خویش و زارش با فرط
کنند۔ اما او در کار خود استوار باشد۔ چنین ہم می باشد کہ محذومے توانا گریے
صدقہ و ہے از الحاح گدائے تنگ می آید میگوید بزرگسان و ملازمان خود کہ ایں
گدائے ملح بے شرم را مردوش بدانش بد مید کہ مراد تعب میدارو۔ ایں
معاملت مرید را بر دور پیرلابدی است و جفاے و فقائے کسان پریشیدن
ضروری است و ایں معاملت و حضرت تعالی و تقدس نیز اثرے تائے دارو
شاید خداوند سبحانہ و تعالی بر بعضے مقربان خویش گوید آں فلانے بے شرم
گناہ ہا میکند و مع نہا چیزے میطلبد کہ لایق حال او نیست اما چہ کنیم او ملازم
حضرت ماشدہ است کسش حسب مراد او از آستانہ ما بردارید کہ اورہ
بر آئندگان مانگ کردہ است۔

مرید صاحب غبطہ

(۲۵۲) مرید جسود باید۔ ایں حسد عبارت از اں غبطہ است کہ محشان
و مفسران گویند ایشان ہمچنین گویند۔ غبطہ ایں است کہ کیے را منعم بنیند و خود ہم
بہ بود۔

خواہند کہ منعت بہ نعت او شوند این آرزو دارند کہ همچو او باشند و حسود آنست
کہ زوال نعمت محسوس خواهد مرید این نخواهد این خواهد کہ ازین پیشتر رود و اگر غیرت
مردان در کار شود در این باب سخن گفتن دشوار باشد۔

مفہوم و معنی اکسل
ام السعادت

(۲۵۳) مرید را از کاپلی ہم نصیبہ باشد گوشہ کہ شیند و سرے کہ آنجا
فروا کنند و چشمے کہ بر بند و جس نفسے کہ کند نخواهد کہ از آنجا بر خیزد این آن
کاپلی است بر عکس مذموم اگر گوی اکسل ام السعادت روا باشد۔

کبھاد و فہما کہ مناجات

(۲۵۴) مرید را چند کیسے موافق طلب اوست بزوری بارے بردن آرزو
اندکے کہ از کروہے زیادت نباشد۔ برائے آن میگویم تا در مینہ اش آزارے
نرسد از نفس کارے و گرنسرو۔ و دیگر خیاطی و پارہ دوری۔ این کار راست

حال مرید طالبانہ

کہ ممکن است کہ تو درین کار باشی و دل زبنا زیاد خدا داری۔ حیانت ہم
نزدیک یہ خیاطت است اما در حیانت اسباب بسیار باید و بے یاری وہ
نشود۔ و دیگر را ندن ستور خراساں و دیگر چرانیدن گو سفندان۔ این خود کار

لطیفے مبارکے کہ انبیا کردند۔ گویند بیچ پیغامبرے نبود کہ گو سپندان نہ چرانید
نگر کہ چه خوش کارے است ہمہ روز در صحرا و باد یہ تنہا ماندن۔ نماز شام برآ
دفع لال و انس بشریت را در خانہ آمدن۔ عارفانہ حیانتت تا آنکہ انبیا را
صفت کنند۔ ہمیں مثال ہر سببے و کارے کہ در اثناے مباشرت آن کار یا

خدا تو اں کردن آن کار لائق حال مرید است۔
(۲۵۵) مرید از رسوم و عاداتے کہ میان مردم در ولایم و ضایم در اں
مباشرت نباشد۔ مرید و بیچ مصیبتے بر رسم عوام نہ شیند۔ مرید در رعایت

مرید را از رسوم مردان
دور باید بود۔

صلہ رحم ہواں اندازہ مبالغہ نہ باشد کہ از کار مقصود باز ماند۔ مرید را غربت نیک
موافق است بدیں شرط کہ ذل غربت متحمل او باشد و خود را با ترہنے
و توہمے متثبت مرفع نکند۔ چنانچہ رسم غریباں است ہمچنان منکسر و
متواضع ماند۔

مرید را ادب پیر در حال
نکاح باید داشت و نشاید
کہ در حیات او بر سجاہ
شنید

(۲۵۶) مرید را در حیات پیر نشاید کہ بر سجاہ شنید خصوصاً نہالچہ و تنگ
زندیا تخنخ کند و خادمے را در پیش دارد و در او دست دروش پیر را نگاہ دارد کہ
این محل رشک و غیرت پیر است و در سماع سری نشود و ہر بار کہ در سماع بجنبند و باز
باید بر صلاے خویش ایستد این وضع مشایخ است۔ مرید را ادب باید
نکاح داشت۔ اگر مرید در خانقاہ و یا در مجمع صوفیاں می باشد البتہ کنج و گوشہ
اختیار کند برے فراغت ذکر و مراقبہ را۔ مرید کہ در پیش پیر آید جامہ کہ در بر او
باشد باید بہ صفت اسدال بنو ذریا چہ آن ہئیت بے التفاتی است چنانچہ
در صلوة منع کردہ اند و مسایل ظاہر را بر معاملات پیر باز نیارود۔ اگر پیر پیر است
بہ تحقیق او کہے است کہ در شان او این تو اں گفت الشیخ فی قومہ کا لنبی
فی امدار بتواں دانست چنانچہ نبی ملہم من اللہ است ہر چہ او کند از خود نکند
کذلک پیر فعلی ندای پیرا من اللہ فرماید بشے باشد در چیزے مخصوص کہ نبی آں
وضع نہ کردہ است۔ مرید را بر اہل بیت پیر خادم و سقا و کناس و جزاں کہ
با خانقاہ نسبتے دارند رعایت بواجبی داند۔ مرید نخواہد کہ ایچ جاے اورا
ذکر خیر کند مگر پیش پیر و ترسد کہ کہے اورا بدگوید مگر پیش پیر

مرید را رعایت خدام
پیر بطریق حسن باید کرد
و مرید نخواہد کہ ایچ جاے
اورا ذکر خیر کند مگر پیش
پیر و ترسد کہ کہے اورا بدگوید
مگر پیش پیر

(۲۵۷) اگر مرید را صورت زیبا ملیح دل و نفس فریب نباشد موافق حال

اوست مناسب روزگار اوست و روزه البتہ از تشویشی خالی نباشد۔ قصہ یوسف
 وز لیجانیکو تر شنیدہ۔ مرید طالب اگر رنجور شود باید شکایت و ناله نکند
 و خود را بزحمت عاجز کرده و ادا و بدان سخت مضطر و مضطرب بودن و غم
 اہل و ولد خوردن نباشد۔ و اگر نالہ از الم زحمت۔ نالش او برکے این بود
 کہ نباید اجل در رسد و من بغیر فوز مقصود خویش ازیں جہاں روم۔ و دیگر
 نالہ کہ عمرے در کار طلب بسر شد مقصود بدام نیامد و شکایت اود از سختی
 مرض باشد و اگر شکایت بود موجب آن خلل در او را و وظائف باشد اگر چه
 بجا آرد و انا و زحمت از تشویش خالی نیست و شاید مرض باشد کہ حسب مطلق
 تطہیر دست ندید۔ مرید طالب از خدا عمر خواهد نہ برکے نظارہ و نیانہ برآ
 بقائے ہوا اگر شبے بائی فائز شدہ است خواهد از اں بر خورد و پشترہ برد و اگر فائز
 نیست لذت عبادت در دو سوز و طلب کم از لذت جہاں نبود عاشقا چہین ہم گفند
 بجزاں خواہم صنما وصل خواہم من تجر بہ کردہ ام کہ بجزاں کشتہ
 گفتا عطار رحمتہ اللہ علیہ ہم یوسے این سخن داروسے
 کفر کافر او ویل دین دارا ذرہ در دت دل عطارا
 آری بجزاں بحقیقت است و وصال و ہم و خیال
 (۲۵۸) مرید و زحمت ایچ و روسے از او را و خود فوت نکند۔
 وقت کار ہماں است مرید را و زحمت بہانہ بود براسے ترک طعام و آب
 را و براسے ملاقات و صحبت خلق را و اگر تپ باشد تپ بہ طبیعت ذہول
 دار و چشم بہ بند و دل بہ مراقبہ و بہ خالی از ذوقے و فتحے و فتوحے نباشد

مرید را نشاید کہ در حالت
 رنجوری سخت مضطر
 و مضطرب بود

مرید را باید کہ از خدا
 تقاضے درازای عمر خود
 خواہد باشد بر آرتی دعا
 خود

بجزاں بحقیقت است و
 وصل و ہم و خیال
 مرید را در حالت
 مرض چہ باید کرد
 چگونہ باید بود۔

تا آنکہ بعضے ایں مرض تپ را دوست داشته اند۔ و آنکہ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ و
 آله وسلم گفت حمی لیلید کفارت سنند تپ یک شب کہ با فکر و اندیشہ باشد
 ہر اثنیہ کفارت او را یک سالہ شود۔ ہر کہ ورتے و ظلمتے کہ بر دل افتادہ باشد
 تپ یک شب کہ بتفکر و محاضره باشد ہر جا کہ تاریکی وغیرتے بود بشوید ببرد۔ و مرید
 را در زحمت یک اندیشہ و بگرہ ہم باید نظر و قدرت قادر کند و خاطر دارد سبحان
 خالق با ہمہ چندیں قوت و قدرت کہ داشتیم و سرے و سرفرازی و خود نمائی
 ہاں بود گر کہ یک ساعت چگونہ ہمہ مذہوب و مذہول شد عجز و بیچارگی ضعف
 و در ماندگی پیش آورد و یقین با خود و اندکہ البتہ مقابلہ ایں خالی از لطفے و مرحمتے
 من اللہ سخاوت خواهد بود۔ و مرید در زحمت اختیار خلوت کند البتہ در اں بے مروت نباشد
 یک دوے ملازم او بوند کہ او را در حکایت و سخن و از نبد اں دل بزر زحمت تمام
 نرود اما اگر خلوت باشد او باشد و دل بحضور خداے تعالیٰ و رابطہ مطلوبہ میان
 زہے کار و مرید را باید در زحمت طرف شکر ت گراید نہ سوے شکایت با خود گوید
 الحمد لہم المیہ نگذاشته است البتہ بہ بخشش و روے یاد آورده است۔ ایں
 حکایت طالبان و عاشقان است۔ اگر صحت است شکر ت عافیت و اگر
 زحمت است شکر ت مذاکرت است و دیگر با خود گوید خداوند سبحانہ و تعالیٰ
 ما را بدیں نعمت مخصوص کرد کہ ما را بہ چیزے مبتلا کرد انید کہ دل و نفس ما بضرورت
 طبیعت التہا و التہا و التہا نکند مگر کینف حمایت باری تعالیٰ۔ مرید را چنین ہم باشد
 کہ بغیر اختیار او از زبان او اللہ اللہ رو و عظیم دولتے است ایں چنانکہ یکے را ہمہ
 راہ ہا و در ہا بروے بنزد ہماں یک رہ گزارند و اں رہ وصول بدوست باشد

دانی چه نعمتی است این که از ہمہ پریشانی با باز آورد و جز یاد خود و تصور خود منہونی
 نگردن و ہر وہلہ و غلبہ و جے شود رجوع او جز بہ تسلی یا دگردن دوست نباشد و دانند
 بغیر واسطہ او این فعل بر تزلزلت او میکند بغیر واسطہ کسے در مجاز شنیدہ باشی اگر
 معشوق عاشق را بضر بے و شتمے و ایذاے و المے مخصوص کند او میان اقران
 خود سرفرازی و خود نمائی نماید کہ منم کہ بدیں مخصوص ام۔ دل مرید رنجور از ہمہ ہولہا
 دور باشد مطلوب خود را در تصور خود در محضر و اندواز ہمہ غافل و فارغ بود۔ مرید را
 و ز رحمت غمزن و فرزند ان و اہل دولت نباشد و از خدا عاقبت خیر طلبد و عاقبت
 خیر او بحسب روزگار و حال او این باشد کہ وقت انزہاق تجلی او تعالی بر صفت
 رضا و ظہور جلال حسن بود۔ خوف عاقبت عرفا جز این نیست یعنی ترسم کہ
 آخر الامر تجلی بہ صفت قہر و جلال باشد کہ او گفته است کما تموتون تبعثون
 پس لعبت ہم بدال صفت شود چون لعبت بدال صفت شود ہر ائینہ مقروض و مستقرم
 از اہل جنس شود۔ شنیدہ بہشت کہ دارالالام است اہل آل را نیز خوفی باشد
 نہ خوف احتراق خوف تجلی جلال باشد۔ چہ میگوئی شخصے کہ در محضر بادشاہ بود و باد
 بعزت و جلالت خویش نماید تو میدانی بر جان تو چہ بلا ہا باشد اگر ایں رہ وقتے
 دیدہ باشی دانی تلخی از قوم و خنطل چشنندہ شناسد۔ مرید طالب اگر در رحمت نالد
 از بس لذت بود نہ از روح الم حکایت لیلی و شکستن کاسہ مجنون شنیدہ باشی
 مرید طالب را در رحمت تجلد باید و اگر عجز و مسکنی اطہار کند نہ با کسار و انزجار
 طبیعت بلکہ مطلوب اطہار عبودیت و مسکنت خویش باشد۔ چنین ہم باشد اگر خود
 کارے بر مسکنی و بندہ صورت ضربے و شتمے پیش آورده است و او تجلد میکند

خیریت خاتمہ بہ حیرت و کلا

دعای مرید باشد و غیرت

خاتمہ دین است کہ وقت

انزہاق روح تجلی او تعالی

بر صفت رضا و ظہور جلال

مفہوم خوف عاقبت کہ

عرفا دارند

در بہشت کہ دارالالام

است اہل انزہاق خوفی باشد

نہ خوف احتراق بلکہ خوف

تجلی جلال۔

و اظہار عجز و مسکنتے نمیکند ہمہ را شکر و ارے منجور و شاید از ویاد نوران غضب او
 باشد و میں یدیبہ اظہار عجز و در ماندگی کردن بختل موجب از ویاد لطف و مرحمت گرد
 صبر ممدوح است زیرا چه در و اظہار شکایت نیست۔ تذلل و تواضع ممدوح است
 زیرا چه خود را نہادن بر مرتبہ خود است۔ بندہ بندہ است عجز و مسکنت و ذل لاز
 بندگیست۔ جلالت و کبریا و عظمت و مدح و ثنا خاصہ خداوند است ان اللہ
 یا مَرکُذَانِ تَوَدُّوْا الْاٰمَنَاتِ اِلٰی اٰهْلِهَا۔ مرید در مرض دل حضور حق و ہد
 متمناے او در الی حالت جزایں نباشد۔ خداوند تعالیٰ راستے است کہ در جائت
 اضطرار بندہ رحمتے کند و رحمت ہر کسے بحسب مطلوب اوست۔ طالب مرید خواہ
 کشف و تجلی است رحمت در حق او بحسب خواست او باشد و جنیں ہم باشد کہ مرید
 طالب مریض باشد بچند مصلحت یکے ایں باشد کہ بواسطہ وجعے و المے کہ در مرض
 است کہ دورات نفسانی شستہ شود و دیگر امید از ہمہ چیز منقطع کرد و دل در دین
 مرگ شیند و البتہ خوف بروز و ظہور امارات او باشد و دریں و رطہ امید کشف و ظہور
 ہست زیرا چه دل راست بر خدا شستہ است۔ طالب حضور جنیں ہم کردہ اند کہ
 رفتہ است و در بیشہ شیر شستہ است غرض دارو کہ شیر برائے در آمدہ بیشہ خویش
 طالع شود دل است بر خدا شیند و دریں محضر امید حضوری مطلوب ہست۔ بعضے
 خود را دفن کردہ اند زیر زمیں ہم برائے ایں غرض را کہ وقت آخر شود و امیدے
 نماز دل است بر خدا شیند ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ ایں تدبیر کردہ بود و کذلک
 حریری رحمۃ اللہ علیہ۔ و میان طالبان کسے اشتیاق مرگ ہم کند امید آن کہ
 وقت از بلاق روح امیدش بدامن او دہند۔ و کذلک وقت فرود آمدن

درگور و کذلک وقت سوال و جواب بعضے چنین ہم باشند گویند در دو غم
اندوہ سوختیم رہ کارے نشدیمیریم اریں بلا برہیم برے ایں کار را در زمین مسیح
و اسجا کہ شیر در نذہ و مارے عقورے باشد رفتہ اند۔ ناظم مقالی اریں حال
خبر داده است۔

اہل کجا است بیا کو چو یار با مانیت کہ در فراق اریں پیش زندہ نتوان بود
و طالب را در مرض فسوس و در یخ بسیار باشد اندیشہ بر دو غم خورد کہ قدر حیات
ندانستم وقت باوراد و او کا خوش میگذشت ایں دم بگرانی و بد شواری بجا آورد
شود آل ذوق و آل لذت نمی باشد۔ و طالب باید در مرض صامت و ساکت
باشد بسیار گوی نکند و از مرض گلہ نکند و اگر نینے و آہے از و برمی آید باید کہ جنس
باشد چنانچہ کہ محبوبے مجھے را بندہاں و ناخن رنجاند اریں عاشق ہو ا پرست
پرستے کن کتیل کہ سخن ما در فهم تو آید۔ و اگر مرید مرض را بکلم طب احتمالے فرمائید
باید آل احتمال را بجا آورد با خود ایں راست بگیرد کہ ہرچہ خدا کند آل شود و ا روچہ
حاجت است۔ آری راست است ہرچہ کند خدا کند پرہیز کردن و بے پرہیزی
ہرچہ خوش آمدہ باشد گرا ایدن یک فعل است و ہمہ فعل خدا است اما ترسم
بے پرہیزی کردن از شرہ نفس باشد کہ ہر کہ در رحمت از مضر پرہیز نکند چیزے کہ
نفس را در آل التزائم و الہامے دستے ہست او ازاں چونہ باز خواهد آمدن
و دیگر در پرہیز و ا رو رعایت سنت نبی است شنیدہ باشی ما ف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و قدما الدواعی لغی۔ و اگر احداث مرض شود
کہ طالب مرید بداند کہ امید صحتے نیست از ہمہ چیز دل یکبار بر کند و بہ بیچ ملذوہ

مرید مرض را بکلم
طیب احتمال باید کرد

و محبوبے لخطہ نما مذ تمام دل را بجنور خداوند عجب نباشد کہ ہر چه مطلوب است
نقد و ذیل خرقتہ او بندند۔ و مرید طالب برائے صحت را عجز و زاری نکند
نہ بر طبیعے نہ بر راتی و غیر آں۔ و چنین ہم باشد عجب در ایلام محبوب مالہ بکند
چنانچہ شنیدہ باشی مرد ماں آہ آہ میکنند و تہ آں کلمہ از درد و علت باشد۔ از
بس لذت بود ایں سخن ترا شکل باشد اگر امکان وجودے طلبی از اہل شہوت
و ہوا پرکس کہ در لذت چونہ می نالد و چشم ایشان چونہ آب پر می شود۔

(۲۵۹) مرید طالب را باید ہمارہ جو یاں وصال مراد و مطلوب باشد
و اگر یہ مطلوب رسد بے شبہہ است بہ انتہا و غایت مراد و اصل نیست نہ او تنہا
ہمہ را ایں حالت است و اگر نحو است خود برسد خود و روے باوے بے شبہہ
می باید کہ او مترد و میان فقدان و وجدان باشد تا ذوق وصال و لذت
در واقعہ ماند کہ ہر دو مطلوب کلی است۔

(۲۶۰) ہر چیزے آفتے دارد عشق را دو آفت است یکے آفت ابتداء
اوست و م آفت انتہاے اوست آفت ابتداء ایں است طالب بسیار جوید و
مطلوب نہ بیند تا آنکہ عسر و محول بلکہ گماں است حالت ہم برد این چنین نا امید کلی شود
و از حصول تسلی کند بجرمان ذوق طلب کم شود امید ہزرت و نہزت و اضطراب
و اضطراب ہمہ برود و مرد فارغ شود شنید۔ و دوم آفت ایں است وجدان مقصود
رسد فارغ شود با خود گوید آنچه می بستم یا فتم ہم درین مانند آنکہ لذت وصال و
وجدان ازوے کلی برود و مرد فارغ ماند خایب خامس گردد۔ و اگر مترد و میان
فقدان و وجدان است از ہر دو جہاں از عالم درد و دریاں نصیبہ برتر گیر و اگر

مرید طالب را باید کہ
ہمہ را جو یاں وصال
مراد و مطلوب خود باشد

عشق را دو آفت است
یکے آفت ابتداء
دیگر آفت انتہا

درو اعتیاد و شوق ہماں در دوران گروہ۔ اما عاشقے کہ بعد تحصیل معشوق التزام صحبت کرد عجب نباشد کہ فارغ شود مگر آن کہ سوختہ و گرم باشد کہ ایں مقدار گوید یا فتم و لے بنامتیش ز رسیدیم کار بپردازند۔ یک افزوختہ و گرم باشد کہ آں مقدار سوز و طلب و شورارادت در سردار و ہر چند کہ مرادش بدنامش بدینہم در سیر نشود و سیراب نگردد۔ صانع نظم بدین سخن اشارت کرده است۔ عجب نیست کہ گشتہ شود طالب دوست عجب ایں است کہ من و اصل و سرگردانم (۲۶۱) مرید طالب غم قوت نخورد و اگر غلبہ گر سنگی شود غذا طبیعت ہم از تن وید۔ و آنکہ گفتہ اند کہی کہ خلاف اہل طلب نباشد و سوالی کہ بے الحاج بود و امثال ایں برے دفع تشویش وقت را رختن دادہ اند نیکو سخن است ایں بامتناہ و استواری و زراعت است اما سخن در سوختگان میرود۔

مرید طالب را غم قوت
نباید خورد۔

(۲۶۲) مرید طالب گوید کہ فلاں کس مرادشمن است یا دوست است دشمن او کہ اورا در غیبت بدگوید و اورا می نکو بد و معائب اطہار میکنند و ایں کہ اورا دشمن می خوانند نہ آنکہ میخواند کہ مردم اورا معتقد باشند و اورا نیک گویند و نیک دانند استغفر اللہ ایں کار مرید نیست و آنکہ اورا دوست و یاری نامد بدیں اعتبار او در غیبت او پیش مردمان ذکر خیر میکنند و خلق را جوایا و محب و معتقد می سازد۔ ہم تو اندیشہ کن نہ آنکہ ایں معنی جاہ جوئی و ریاست و طلب نیک نامی خاصتہ است۔ مرید طالب از ہر دو بیگانہ است بلکہ شاید قضیہ برعکس بود ہر کہ اورا بد گوید و خلق را از او رماند او را دوست گوید و آں دو م عزیزا دشمن گوید ہر چہ می نویسانیم یا تجربہ است یا از معاملات

مرید طالب را نباید گفت
کہ فلاں کس مرادوست
یا دشمن است

گذشتگان و حکایات ایشان برال شاہد است من این مشہدات رانی
آرم خوف تطویل را۔

معاملہ مرید در بارہ خرید
وفروخت و در بارہ
قرض ستاندن

(۲۶۳) مرید طالب در بازار بخرید و فروخت نرود و اگر رود اگر برے
فرضتی را است بہر بہاے کہ کالاے اورا طلبند بدیدہ بدلال گرفتار نشود و اگر
خرود اکمال کند تکمیل نکند۔ و اگر از کسے قرض ستاند مہلت اورا تعیین نکند
زمانہ خداوند حوادث است تا چہ پیش آید اما اہتمام واجتہاد بر این باشد کہ
قرض را عنقریب فرود آرد و قرض از کسے ستاند کہ او سخت تنگ دل نباشد
برای ادارا اہتمام والتزام بسیار نماید بلکہ آن شخص این چنین کسے باشد کہ او
از جہت خود طریق بذل و ہبہ کردہ باشد اگر این مرد او کند نزدیک او برے
بودہ باشد۔ و قرض او جز برے این نباشد کہ حاجت ماسہ افتد یا مہمانے
برو بیاید یا رعایت حق صلہ رحم باشد و امثال آن۔ اما اینکہ برے دفع
جوع خود را کند ہم رخصتے باشد اما معلول عملے است۔ طالب وقت گرسنگی را
غنیمت آرد کہ آل قرب رب تعالی یا قرب طرق اوست و کشف غیب
و انجلا و ملاقات و چیزے نمودن و دادن اکثر ہم بدال وقت است اکثر انبیا
و اولیا را ہمیں صورت و ہمیں سیرت بود

مرید طالب خواہاں ملاقات
شیخ الغیب نباشد

(۲۶۴) مرید طالب را البتہ دلش خواہاں ملاقات شیخ الغیب نباشد
او طالب خدا است او مرید حق است بر ابدال و او تاد و خضر اورا چہ کار و اگر
ایش در خاطر آید کہ ایشان مددے و زہمونی کنند و بہ نفس ایشان کارے
بر آید آل واسطہ باشد این ہم آل وقت کہ قبول خدا باشد۔ قبول خدا بواسطہ

باشد و بغیر واسطہ ہم باشد پس بغیر موجبے بغیر خدا طالب رارخ کردن چہ صحت
باشد۔ و اگر تقدیر ازلی بریں رفتہ است کہ اصطحاب ملاقات ایں طائفہ نصیب است
باید اں را کارے نداند اگرچہ بدینہا امیدواری بیشتر می باشد اما مطلوب عمیوراً
و دیگر مرادے از ایشاں نطلبد و نفسے نخواهد و اگرچہ ایشاں گویند امید و آراں
نباشد و بدال التفات کند۔

(۲۶۵) و اگر مرید را با اتفاق زلمے آمد و شد خلق و دست و پا بوس

رو نماید اورا البتہ از اں چارہ نباشد بلے دفع ایں بلا را در صورت نامجمود در

نیاید ہم معتاد خویش باشد و بدینہا التفات کند و تحقیق داند بلاے است خدا

بروے گماشته استعاذہ از اں واجب شمرود و در خلوت خویش بجز و انکسار

بجہرت خدا نالد و پہہ پیر گیرد و معاملت پیر گیراید و البتہ ایں را نداند کہ قبول

خلق دلیل قبول حق است۔ معنی سخن ایں است کہے را خدا قبول کرده باشد

خلق اورا قبول نکند و اں شخص خود میداند چیزے از قبول حق اورا احساس

می شود و کاشفہ و مسامرہ محاکاتے مجالسہ اینجا قضیہ سخن حکم بالظاہر کاذب است

ایں کار باطن است مرد خود را خود داند کہ درچہ ورطہ است و از کدام فضا و از

کدام ہوا و پرواز دارد۔ احسنت بلا بر تو گمازند و تو آنرا نعمت دانی و شکر

بجا آری و خود را ولی تصور کنی۔ و آنکہ میگویند یکے میگوید انی ادرید

اقبال الخالق الیٰ حقہ و انہم آل گویندہ کہیت از مستلان و مجتہدان است

یا از واصلان و محققان۔ اگر مرید طالب را از ایں منقول کہ اثبات یافتیش

آید پس باید چوں معاملہ شیوخ نکند معاملہ مرشدان و متہیان نہ نماید معاملہ طالبان

از خلق بر برگزیدہ
کنند اورا چہ باید کرد
ازین بلا محفوظ ماند۔

معنی پناہ

و مریداں کند مثلاً بغزوة و عظمت بر کمرت شیخوخت شیند و نفسی و گفتار یرا در کار
آرد و خود را بصورت از ایشان نماید استغفر اللہ این سبب و غل باشد کاری کہ
از ان خویش دارد ان کار میکنند و بامروم بمعاملتی نیکے و محاوره خوشه پیش می آید
این ہم کنند خود را بر ہر کی شستہ می شکند من هیچ نہ ام من هیچ کس ام من هیچ چیز
ندام من بجائے نرسیدہ ام مانند این کلمات را در کار دارد ان نوع نیز کی از
اسباب جذب نفس است این بیت را شنیدہ باشی۔

خود را بزبان خود ستودن رسوائی رسوائی رسوائی است

خود را بزبان خود شکستن رعنائی رعنائی رعنائی است

مرید را باید کہ در مجلس
آید ہر جا جایا بشنید

(۲۶۶) و مرید طالت در ہر مجلس محفل کہ در آید ہر جا کہ یاد بشیند میان فرود

و بالا تفرقہ نکند و آنجا کہ بنشانند بشینند و اگر در پایان مجلس شستہ باشد ہر
صد کشا کہ گنڈیہش نکند ہر جا کہ بر ندرود کہ ان نیز کی از خود نمائی است۔

مرید اگر کہ در وقتہ دبا
وقت سازد ترک صحبت و باید کہ

(۲۶۷) مرید طالب را باید اگر کسی بوقت دوبار قوت رساند ترک آن

صحبت کند و البتہ فاقہ ضروری را غنیمت شمر کہ شکستگی نفس در آنجا پیشتر است

مرید از سخن چینی
و نامی احترام باید کہ

(۲۶۸) مرید را شاید البتہ وصف سخن چینی درو باشد و شاید سخن کی

بدگیر رساند خصوص آنکہ سبب آزار دہا باشد و اگر ترابیکے دوستی ہست انی

لہ شرط دوستی آنست کہ دوست را از دشمن اگا ہانند عمل بمعاملت اہل دل کنند

ان معاملتی است ہمہ دہا اکثر راست سازد و مرید سبب اصلاح و صلاح باشد

و العیاذ باللہ فساد و فساد بد نسبت ندارد و بنامی خرابیہا بنیاد بگیرد و فساد ہا

قراری باید و دیگر مرید طالب را جز یاد خدا و روش نباشد ان چہ کار دوست کہ

سخن از جابہ بدگیرے رساند و او چہ پروا ایں کار دار و دنیا بدگیرے طالب نسبت

(۲۶۹) مرید یکساں و بشریت مال و جاہ آبا و اجداد و لاف و خورا

بدان فضلی و شرفی نہ ہند کہ آل نیز نوعی از استخوان و حسین دنیا است در رہ

طلب موالی و احرار ایک نظر ہند۔

مرید با ایہ کہ بہ شرف نسبت
دناں جاہ آبا و اجداد خود
فضیلت نہ ہند۔

(۲۷۰) مرید طالب را از صحبت مرد و آل منتهی فائدہ تعلیمی و تقنی با

اما اگر او از احوال و معارف خویش حکایت کند شاید زیانش وارد و مرید

جز معاملہ ترغیب و ترہیب دیگر قسم کہ از انوار و اسرار شود اول باب را

در گفتن منع فرمیت۔ اما دوم قسم ممنوع است مگر آنکہ آن مرید در مقام دعوت

و ارشاد شیند۔

مرید را از صحبت مرد
و صل منتهی فائدہ تعلیمی
و تقنی باشد پس

(۲۷۱) و اگر مرید در وقت خویش بنید یا در خواب و واقعہ با وی

گویند کہ پیر تو خدا است یا پرستہ است اورا گویند کہ ای خدا است ای

تعبیر درست کنند کہ ای پیر من آنکسی است کہ عکس انوار الہی بزر جاہ دل او

محاوی شدہ است عکس در و ظاہر شدہ بدیل اعتبار اورا بنام او خوانند

اگر گویند پیر ہر چہ منگوید از خدا میگوید و از خدای شنود و با خدای باشد

با خدایکی شدہ است ہم در رہ صواب تعبیر باشد۔

(۲۷۲) اگر مرید طالب را پیر اجازت شنوخت دید ہم بجز و اجازت

وست کشادہ کند و خود را شیخ نداند و رسیدہ گمان نہ رود البتہ ممنوع و

متائل باشد و اگر کند عقیدہ بریں بند کہ من شخصے ہستم کاسے بن عاریتی

سپردہ اند و مرا فرمان پیر بجا باید آورد ایں وقتی کند کہ پیر اورا رضامند

مرید را بناید کہ بجز و اجازت
یا فتن از شیخ نزدیک
گیرد۔

سخن در دروست

باری تعالیٰ در دنیا
و طالب صادق را گوش
انہادوں بر اقوال
عیان بخبریں۔

و اہتمام احساں کند مرید طالب را این معنی ہست ایماں دار و مرد مومن نسبت
ایماں را دور کن است اقراری و تصدیقی اقراری بر اینکه ہر کہ اورا جوید
یابد و او شیء موصوفے بصفات کمال است و تصدیق او بدین است ہر کہ بشرط
حبتہ است و پیر اشارت کردہ است البتہ بخدا رسیدہ است اورا شناختہ
است و دیدہ است بعضی فقہما اینجا انکار کے کنند علماء و ظاہر را از باطن خبری ہست
ایشان جنیں میگویند کہ رویت بہترین نعم است باید بہترین نعم در فاضل ترین
اکنہ باشد و دیگرے میگویند برائے البصار را مسافتی باید نہ بعد بعید نہ قریب
قریب و این در ذات او تصور نہ اندہ منزہ عن کل جہۃ و سہۃ و
فوق و تحت و مقابله و صحاذا آری این باصرہ اگر بیند کہ من و تو
بر سر و اریم برائے آزا مسافتی باید سخن مکاں کہ تو گفتی لاحول و لا قوۃ
الا باللہ مکان متصور ہست نہ رائی را و نہ مرئی را اینجائی و مرئی ہر دو
یکیت نہ مسافت است نہ مکان نہ قریب است نہ بعد نہ قریب قریب و نہ
بعد بعید اوریں حالت آں رائی این مرئی را می بیند و ہر دو یکے انداں
مرید طالب را نصیب جمالے و نظارہ و جہے بیئے است دریں یگانگی بیگانہ
را نکلے و پرتوے نصیب می شود اسے مرد فقہی اسے خواجہ دانشمند اسے شیخ
زاہد و مقتدا اسے مولانا و مجتہد و مفتی اگر سر اسے کار و ارید صورت نیست کہ ما ہم
و اگر نہ نیست سے نہ ہمہری تو مرارہ خویش کیو برد۔

ترا سعادت با و امر انگو نزاری

اما مشکل این می شود مرد دانشمند را خبر از واقعہ حال نہ طالبانرا مانع می آید

وَمِیْکُوْنِیْدَا سْتَنْفِرُ الشَّرَّ الطَّرِیْقِ مَسْدُوْدًا وَوَالْوَصُوْلُ اِلَى الشَّرِّ غَیْرِ مَوْجُوْدٍ وَالسُّوْءُ
مَرُوْدٌ وَوَالْقَالَ بِنْدِ مَوْجُوْمٍ غَیْرِ مَرُوْدٍ اَکْثَرُ اَنْ تُوْدِ اِنِّیْ جَانٌ تُوْدِ اَنْدَ تِلْکَ اُمَّةٌ
قَدْ خَلَّتْ لَهَا مَا کَسَبَتْ وَکَلَّمَهَا کَسْبُهَا اِنِّیْ سَخْمَانٌ رَا هَزْنَ رُوْدِکَانَ
مَیْشُوْنِدُوْ اَکْرَحَ مَرِیْدِ طَالِبِ اِهْمَدُوْ سَمَالِ کِیْدِ سَتِ شُوْنِدُ قَدَمِ دَرِ بَا زِ اَوْرُوْ اُو
نَهْنَدَا اَلْ شَهْبَا زِ سَرَا نْدَا زِ چِنَا اَلْ بَیَا طَلِبِ اسْتُوْ اَرَا اِیْتَا دَهْ اَسْتِ هَرِ کَزْبَا زِ گَشْتَنِ
نَمِیْتِ اِیْنِ قَوْمِ رَا اِیْمَطْلُوْبِ بَدَا مَ اَیْدِیَا سَرُوْرِیْ کَا رِ شُوْدِ

یا در اندازیم سر را یا بدست آریم هر یک با کدام دشمنان گردیم یا سلطان شویم
(۲۷۳) طالب مرید را نشاید کتب سلوک که مردم مشایخ در او از حقایق
و معارف سخنی بنشسته اند مطالعه کند اورا مصلحت نباشد این کتب طالب را
از طلب باز دارو و بجای رسیدن ندرظنأمنه انه وصل الی الغایت
المقصود و نفاية المطلوب و این کتب که میان مردم به بیان حقایق و
معارف شهرت یافته اند چنانکه فصوص و دیگر مصنوعات محی الدین ابن اعرابی و
تمهیدات قاضی عین القضاة لائق مطالعه طالب کشف محبوب باشد و
منهلاج العابدین و ترجمه الاحیاء و ال کتابی که بدین مانند مرصدا و اگر چه بر مزب
و غیر از حقایق و معارف خالی نیست اما البتہ بحث طلب باعث ارادت
دارو هم شاید که مطالعه کند۔

(۲۷۳) و مرید طالب را نشاید که خود بی آنکه تحقیق مقصد مشایخ و
عارفان رسیده باشد تصنیفی یا مکتوبی سلوک آمیز نویسد اوره نداند کار
نشاند بوسم خود نا چیز را چیز دانسته نامفهوم را مفهومی خود تصور کرده

مرید طالب در مصلحت نباشد
که کتب حقایق و معارف
را در مطالعه آورد چه فصوص
و تمهیدات و اورا مطالعه
سلوک چه کشف محبوب
و منهلاج العابدین مفید
افتد۔

مرید را که هنوز بسیار تحقیق
مقصد عارفان نکرده
نشاید که کتبی در او

فعلی نہ اصل و اصل باشد۔

(۲۷۵) مرید طالب را نشاید زبان نصح بر مردم کشاید این وظیفہ رسید
گناست و فارغ شدگان از ہمہ مطالب و مقاصد اعنی بانہما کے کار رسید و ہمہ
چیز را چنانچہ آں چیز است دانستہ این چوے را نشاید زبان نصح کشاید این
شخص را باید خالی از علمے و تعلمے نباشد او چیزے دانستہ است و آں چیز ہمہ چنان
است کہ او دانستہ است اگر آں سر را چنانچہ او دانستہ است در اطہار و بیبا
آرد ہر آنیہ اور از مذلق نامند ملحد خوانند و اباحتی گویند یا مرد و مردم شود یا خود
سنگسار کرد و اگر علمے و تعلمے باشد خصوص نخے و معانی و بیانی معقولے و احاطت
اکثر احادیث اینچنین کس بیانی کند لباسے بر حقیقت پوشاند کہ آں لباس
لائق حقیقت است نہ بینی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ میفرماید الکبریا و روائی
و باز ماندن خلق ازوے جز بوجہم وطن ایشان نیست و آنرا خداوند سبحانہ و
تعالیٰ عبارت از کبریا کرد یعنی کبریا و مردم را دروہم وطن انداخت کہ البتہ اورا
ندانند و نہ بینند ترا این سخن بہتالے اگر معلوم شود ہمہ کار سیت بادشاہے
مالک الرقابے در شبے تاریکے خود را در صورت گدایان مستذل کند و کاشکستہ
بر دست گیرد و چوبے کثر کوٹے را عصا سازد و بر مردم لقمہ بدای سانسے کہ گدایان
می طلبند بطلبد جائے دہند و جای ندہند و جائے اہانت کنند آنکہ کہ گمان بڑ
در باب او کہ بادشاہے مالک الرقابے است و ضابطہ مالک او کسی است
بعد آنکہ مردم دانند کہ بادشاہے است فرایں در لرزہ افتد و کذلک گوشت
پرکالہ کہ میان دو شانہ است دریں مثال آں بزرگی بادشاہ و جلالت او

تصنیف کند۔
مرید را نشاید کہ زبان
نصح بر مردم کشاید این
سیدگان و اصلان است
نصیح الکبریا و روائی

مانع آمدہ است خلق را نمیدانند کہ بادشاہ برود ہا میگردد و عوام و خواص را علم
مشائخ را و اول دنیا چنانچہ تجار و امرا را نصیحت کند مگر بر کسی کہ نہایت کار اورا
مطلع باشد۔

(۲۶۶) مریدان شاید از آنچه او است حکایت کند و اگر اتفاق افتد کہ
حکایت کند از آن کند کہ از آن گذشتہ باشد و از آنچه پیشتر است خود بطریق
بہتر کہ از آن کلام کند سخن از پیشتر موجب پس افتادن باشد۔

(۲۶۷) و اگر پیر مرید را توجہ خود فرماید دولت عظیمی است کہ در دامن او
بستہ است اما این مریدان شاید کہ پیر را سخنانی گیرد اگرچہ اورا تعالی باوی
ببند و باوی یکے گشتہ شناسد با این ہمہ بندگی برجاست۔

(۲۶۸) مریدان شاید پیش پیر شیند و روی خواند یا خود را بمرقبہ و بدور
حضرت پیر ہمیں نظر بر پیر داشتن است و اگر سماعی است قوال چیز میگوید
مریدان شاید کہ در آن بیت شیندن گریہ کند بچند پیر و یا اظهار حالی پیدا آرد
و یا بتی کہ پیر را خوش آمدہ است این با آن بیت شریک شود گفتیم کہ در حضرت
پیر ہمیں نظر بر پیر در و پس و آنکس کہ مرتبہ پیر دار یعنی میان مردم ہنگام است
بحضرت او نیز اضطرابے و اظهار حالے نشاید اکثر آدابے کہ با پس نیز نگہ میدارد
باوی نیز نگہ دارد۔

(۲۶۹) مرید ہمارہ مجتہد و مضطرب باشد و اگر سکونے و قرآنے در و پیدا
آید آن سکون و قرار اورا از کمال غم و افراط اندوہ باشد۔

(۲۸۰) و مرید سخن بسیار نگوید اکثر احوال بصفت سکوت باشد۔ مرید غم

کے چند روز موافقت چنانچہ مصیبت زدگان میکنند کنند و کذاک خوشی و
 شادی مرید ہزل گو و ہرزہ ساز نباشد تلاوت بسیار کند چنانکہ وقت حضور و
 مراقبہ بعبادت رود و اگر چہ تلاوت با مراقبہ باشد و لیکن ذہول بہر کارے گرو
 اثرے علیحدہ دارد و ذکر با مراقبہ جمع کردن عظیم شغلی است و ذکر بے سوز و سوز
 بے حضور و بے طلب کار نیاید بطی کہ بر دل زندہ نغمہ و اندوہ زنداں ہم بر روی
 دل چہاں زندگی بستر است بزور ایں رابطہ منجوا ابدال بستہ بکشاید
 (۲۸۱) و اگر مرید در تربیت ابدال افتد ایشاں تربیتے خاصے و ایزد
 جز تربیت مشایخ ایشاں مشروبے نچورانند و در اں مشروب اندک سکرے
 و طربے باشد و اں طرب و اں سکر خبر حضور و خبر بذوق و طلب بار نیارود و
 اں مشروب ساختہ عمل کسے نیست ایشاں پنجنیں گویند چند درختانست و
 کوہ قاف اں درختان رسالے چند بار گیرند گویند ہر یکے را ہفتگان ہشتگان
 بار باشد و درخت ہم شش ہفت ہشت و نشت و شکل اں بار ہجرت کرک باشد
 اما ایں گوشمہا دارد و او ہموار است شیرہ ایشاں بعضے سرخ رنگست و بعضے
 سپید رنگ و بعضے زرد رنگ و بعضے بادنجانی و بعضے زعفرانی آکنہ زعفرانست
 اورا کہنہ نامند بہر کہ بد ہندی ہج ذمیمہ و نفس او نماںد از غلے و حسدے و تر
 و شہوتے و غیر اں الغرض ہر یکے اثری دارد ایشاں برای اکی غرض بہر کہ
 لطفے دارند نچورانند ہر چہ ایشاں فرمایند کہیند مگر چیزیکہ صورت نامشروع و
 ایشاں جنیں ہم میکنند مگر شذر انکو تہ می بندانند و برابر کردہ بکدامی
 بیرون می آرند با صورتے مستدلے او جہانے بلکہ روی ہم سید میکنند و سب

و اکثر حال در سکت

باید بود

ذکر با مراقبہ جمع

کردن عظیم شغلی است

تربیت کہ ابدال

مردان را کنند

شراب ہم بر سر میدہند گویند جو بر سر کردہ بہر کوے و بہر سوے گبر و شراب
را بر لب و ریش و سبلیت اومی النداگساں هجوم کردہ شینند باید بدیں و
امثال این کردن اقدام نکند و اگر ایشان از سبب این اظهار ریشی میکنند
التفات بدان نکند غم این ریش نخورد ایشان قسمے دارند باہر کہ آن قسم
رفتہ است از فریج و جہی جدا شدنی نہ اند۔

(۲۸۲) و طالب بہ طیری و سیری و غایب شدنی و حاضر آمدنی
منوونی و ربوونی بدینہا سرفرو و نیار و ہما نچہ مردماں گویند اگر بر آب روی
خسی و اگر در ہوا پری کسی دل در یاب اگر کسی دل در یاب و معنی دارد۔
کیے آنکہ مردماں گویند و لے در یاب یعنی ہما و کسے کارے کند و چیزے بدہد
و خوش کند و موم دل در یافتن عبارت از کتاب است و دانستن دل
چنانچہ حق دانستن کہ بحقیقت تحفہ انسان ہواست آنکہ اویں رضی اللہ عنہ
با عمر گفت رضی اللہ عنہ کہ علیک بحفظ القلب ہمیں معنی دارد یعنی اورا
نگاہدار و بکارے و اگر مشغول کن معنی دیگر ہم احتمال دارد یعنی انچہ دل فرماید۔
اں کن یعنی حفظ فرمائش او کن اول کار مبتدئیت و موم کار مرد رسیدہ و دل
بدست آوردہ است۔

طالب را باید کہ بیست
و بیست و نوزاد
نیار

(۲۸۳) مرید مجتہد و مضطرب را در سماع شنیدن محلے و محلے بنا شداد
چیزے بادل خویش دارد و ہر نعمت کہ بشنود او جز بہانہ نمی طلبد شنیدنش ہماں باشد
و از دست رفتنش ہماں و اگر محلے و محلے بود او عاشق طالب نیست او مرویت کہ
لفکر و اندیشہ خویش بہترین کار ہا اختیار کردہ است بیتے و سخنے کہ شنود محلے درستی

کیفیت مرید مجتہد
مضطرب در سماع

بفکرے و اندیشے کند و بدال گرید عورتے کہ پسرش و شوہرش مردہ است
مویہ گری و نوجہ مسکیت دا و غرض آل نوحہ ندارد اوہماں بجز شنیدن آواز خود را
پر کالہ پر کالہ و قطرہ قطرہ میکند

(۲۸۴) مریدوز زینت خود نباشد و البتہ لباس محقورہ و مشہورہ نباشد عمر گفته
است رضی اللہ عنہ ایاک واللباس المحقورہ والمشہورہ از قول عمر رضی اللہ عنہ
معلوم می شود مرد را لباس محقورہ نشاید و مرد محقورہ را لباس مشہورہ اگر مرد مشہور لباس محقورہ پوشد
موجب نیاید شہرت او بود و اگر مرد محقورہ لباس مشہور پوشد موجب شہرہ او گردد

(۲۸۵) مرید شب فاقہ را و روزگر سنگی را عنایت شمر و خصوص فاقہ
و گر سنگی کہ ضروری پیش آمدہ باشد و آنچه باختیار باشد آن نیز موجب تصفیہ
و تجلیہ دل باشد و لیکن در فاقہ ضروری شکستگی نفس است بتمام و در فاقہ اختیار
و ہم رعونت و خود بینی نقداست خواجہ من میفرمود قدس سرہ الغزیز کہ
طے باختیار بہتر از فاقہ ضروری بود ایں پداں ماند کہ گوئیم عبادت انسان فاضل
از عبادت ملائکہ است زیرا چہ ملائکہ را بعد ضرورت اما انسان را بعد او
تعب نفس اوست پس ایں اختیار بہتر از اں باشد کہ آل بصورتہ آید بندہ
خواجہ عرضہ داشت کرد سخن اینست کہ خواجہ فرمود اما بندہ خواجہ را در خاطر چیز
می آید اگر فرمان شود عرضہ دارم فرمودند بگو گفتم مقال خواجہ است کہ شکستگی
و بیچارگی و و ماندگی در راہ طلب و تصوف اثری تمام دارد و در فاقہ
کر سنگی ضروری ایں نوع بنقد اوست خواجہ فرمودند بگو میگوی بریں اعتبار
ہمیں آید و مرید را در طے و یا فاقہ ضروری سستی و ضعف آورد دل را بدان ضعف و

ستی نذہد و لرا بمرگ و ہر با خود گوید کہ اے نفس اگر تو بمیری بمیر من غذا تو بخوام
 و او مگر آن کہ خدا بیدہر بر اے این مصلحت و رخصت کہے نہمان نرود و دیدن باری
 و دوستی پیشہ نگیر و و تا ایشاں طعام پیش آرند و سوال کردن و چیزے جامہ
 فروختن و گرو کردن خوردن خود پہ معنی دارد و دریں محلکہ صوفیان رخصت
 داده اند اما من باب عزم و جزم را کشادہ میدارم اینچنین کہے رامیاں و حال
 یکے پیش آید ان مات فقد مات شهیداً اینجا ایں حجت نیارے
 وَلَا تَلْقُوا بَايِدًا يَكُرُّ إِلَى التَّهْلُكَةِ بِيَارْتَهْلِكُ است کہ طالب اختیار کند
 و اگر بدان تلف شود زہے دولت وقتی ایں بیت خواندہ

در رہ عشق ما اگر گشته شوی شکرانہ بدہ کہ خوں بہا تو منم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدہ نفس را جہاد اکبر خواندہ است۔ اگر کہے
 در جہاد اصغر گشتہ شود شہید باشد چہ میگوید اگر کہے در جہاد اکبر گشتہ شود شہید نباشد
 وَلَا تَلْقُوا بَايِدًا يَكُرُّ إِلَى التَّهْلُكَةِ رخصت عام است نہ عمل خاصہ حکایت
 شنیدہ باشی بروی برقلہ کوئی ایستادہ بود پسیدایں آسمان را کہ آفرید گفتند
 خدا گفت زمین را کہ آفرید گفتند خدا گفت کوہ ہار را کہ آفرید گفتند خدا ایں
 درختاں را کہ آفرید گفتند خدا پس ان گفت اللہ شاناً عظیماً خدا را شانی عظیم
 است و بزرگ کسی است و از غلبہ ایں خیال خود را از کوہ بیرون انداخت
 و مرد ایں حکایت را در عوارف و رمدح کسان میگوید کہ خود را در راہ خدا
 و استلائے او فدا سازند و جاں بدہند و ایں محبت خاصہ باشد۔

میرزا ہموار غلوت پو

(۲۸۶) مرید ہمارہ خلوت جوی و تنہای خواہ باشد ہر اینہ طالب را

دو کار راست یا دوست یا یاد دوست و ہر چہ جزو دوست نہ نکوست و در احتیاط
نہ یاد تمام توان کرد نہ از دوست بمراد بر توان خورد۔

(۲۸۷) اگر طالب بندہ کسے است این تدبیر درستی است لرا بقصو و حضور او تعلق تمام

و ہر شب را خونڈ کارش کاری فرماید ہمہ شب جشن وقت دوست و صوفیا نرا کارے کہ

در شب باشد روز چندان نبود شب وقت سکون ہدوست وقت قرار و آرام است ہر کاری کہ

اور ابدان وقت دوست دہد کار ہمانست ذکر و مراقبہ شب مرتب است خصوص

وقتی کہ اکثر مردم خفتہ اند بندہ را در وقت او بسیار خفت است فردا باوی کسب

دنیا نیست نانی پختہ یافتہ است و جامہ دوختہ بر تن چہ حساب زکوٰۃ بر فرض

و حج بر فرض نہ سنت جماعت برو نہ حضور جمعہ کذاک تا آنکہ در حد و وقصا

ہم بروی خفتی است فردا بسیار بندگان باشند کہ نجا ایشان بیشتر از نجات

خونڈ کار بود اگر خونڈ کار کاری فرماید کہ در ان کار در فریضہ خداے کہ بدو متوجہ

است تقصیر و دایں کار را بندہ از خونڈ کار قبول نکند و اگر او ستم کند بیع و شرا

ایتادہ شود لا طاعۃ للخالق فی معصیۃ الخالق و ہم مجتہدین اگر کارے

نامشروع فرماید و بنا مشروع دعوت کند بر و خمر بیار یا ساقی مجلس من شو یا مانند

این کار ہا و گر کہ حکایت آن مروت خصمت نمید ہد نباید کہ بندہ مرید طالب

اقدام این کار ہا کند این خود چیز ہاے است کہ بر عوام متوجہ است حکایت مادر

مرید طالب است اورا خود چہ گوئی و اگر خونڈ کار آسیا گردانیدن فرماید بندہ

مرید طالب دل راست کردہ ہم بر وضع گردانیدن آسیا ذکر ہی میگوید و کلمہ

برزبان میراند کنیز کافی کہ ایشان آسیا گردانند و در وقت گردانیدن چیز

طریقہ عمل سیکہ
غلام شخصے باشد

مرید غلام ہے است
انچنان کار ہا از

خونڈ کار خوش قبول
نکند کہ دین تقصیر

و اسے فریضہ خدا
رود

گھونید ایں بندہ طالب کم ازاں نباشد و اگر بارے گراں بر سر نہد و گوید بمقامی
و منزلی برساں و تنقل ہر قدمی اٹھسگیوید و میرود بار سبک می نماید و دل بند
خدا مشغول شود برنج بار منزعج و مترود نشود و در اں حالت ذکر مفید تر باشد زیرا
دل گرم است و در حالت گرمی ذکر اثر تاملی است

(۲۸۸) صوفیان با چنین گویند چون ذکر یا بگری دل گفته باشد ہاں ساحت

حس جو اس کند دل بمراقبہ و ہذا اثر ہا بند و چون از سماع فلح آید و سماع را بزور

و قوت شنیدہ باشد و ساعت غرض بصر کند و دم را فرود بر و بروں آمدن ندید

و دل را بجنوردار و راحتہا یا بدچہ دانم وقتی ایں کردہ باشی یا نہ اگر کردہ باشی

بدانی کہ چہ میگویم کمتر ایں راحتہا ایں باشد کہ در دل را کشادہ بیند کہ کشادگی ایں

راحتہ و لذتے و اثرے دارد اگر دیدہ باشی بدانی و اگر چشیدہ باشی بشناسی۔

(۲۸۹) مرید اگر جامہ ازرق و یا اسود پوشد بر اے دفع منوت شستن

را شاید و نیز اگر چہ ثقل منوت نباشد اما مشغول شدن بہ شستن و غیر آں زیادتی

وقت اوست تا آنکہ از بعضے حکایت کنند صوفی جامہ چرکین داشت صوفی

دیگر پسید جامہ چرانمی شوی گفت ما التفرغ یا اخنی فراغ شستن ندانم

آں مرد متفسر میگوید سماع سخن آں صوفی ما التفرغ یا اخنی و رول ما ہمارہ

ذوق دید۔

(۲۹۰) مرید طالب را شاید بہ تکیہ دیوارے و درختے شنید البتہ متکا

با خود سازد کہ آسان گیر نفس است مگر آنکہ ذہولے پیش آمدہ باشد یا سستی

طبع بودہ باشد کہ بصورت طبیعت بشری ایں صورت روے نماید ایں ہیئت

بعد از ذکر کردن سماع
شنیدن کہ دل بہ تو گرم
باشد در مراقبہ رفتن
دل را کشادہ کند
نفع ہا بخشد۔

مرید را جامہ ازرق
یا اسود پوشیدن بر آں
فراغت از شستن زیاد
باشد

مرید طالب را بہ تکیہ
دیوارے و درختے
نشستن شاید

وضع کا ہلال است۔ ای صورت اہل جدوجہد و اجتهاد و نیت

(۲۹۱) طالب در خلوت خویش بسیار گریہ و بسیار زار و اما میان دم

نگرد و وقت سماع سکب غبرات را احتما کند بقدر ما ممکن۔

(۲۹۲) طالب را باید خواب اکثرے در شستن باشد و در وضع مراقبہ

شنید دل بحضور وید۔ خوابیکہ در اں حالت بیاید آن خواب داخل عمل دل

باشد و حضوری مرتب دست وید بسیار اں گفته اند معراج در خواب بود ایں

خواب ایں چنین خوابے بود کہ با تو گفتیم۔

(۲۹۳) اگر مرید را کہ لقمہ اش از غیب است بوقتیکہ اورا طعام رسد

اگر دو وقتہ برگیرد شاید۔ آرسے ضرورت اکل و احتیاج بشری ہمیں تقاضا کند

اما احتمال کہ عادت بر پر خوردن شود و چون لقمہ اش از غیب است یکبارگی

دوبارہ خورد بار دیگر کہ رسد چہ کند اگر خورد مضرت در بدینہ او باشد کار بہ پیہ

کشد و اگر نخورد مرد ماں ایں متاع را چہ نامند۔ و چنین گفته اند اگر مرے را

ز نش گفت کہ تو بسیار خواری او گوید اگر آں مرد بسیار خوار است ز نش را

سہ طلاق۔ گفته اند چونہ دانند کہ او بسیار خوار است یکبارگی کہ او طعام

خورد دوم بار کہ طعام پیش او آرد بتواند خورد ایں را بسیار خوار نامند۔

(۲۹۴) مرید را نشاید اختیار کرده در جوارکے و امثال ایں باشد

و ایں قصد ہم نذارو کہ البتہ جائے باشد کہ مرا کہ نشناسد۔ ایں ہم عمل

قوم است اما قصد کارے میان ما ممنوع است۔ امثال ایں تصور دلیل

بر خود بینی و نظر بر خود داشتن بود۔

و خلوت طالب بسیار نیت
باید اما میان مردم احتما
کند بقدر امکان۔

طالب را باید کہ اکثر
نشسته خواب کند

میرا اگر لقمہ از غیب
رسد نشاید کہ دو وقتہ
بیک وقت بگیرد و رعایت

نظر است

میرا باید کہ هر کجا
باید سکونت اختیار کند

(۲۹۵) مرید اور تعبد و تنزہ خلوت و محضر مردم کیساں باشد۔

البتہ اور او خوش را و آنچه وظیفہ اوست بہیج وجہ فوت نکند۔

مرید اور ادو وظیفہ
خوش را و آنچه وظیفہ
نکند و خلوت و محضر مردم
اور ایساں باشد
مرید از بہیج کس

(۲۹۶) و مرید بہیج کیے را بہ طمع دست ندهد و نہ الیتد و ترا نوس

او ب پیش کس نہ نشیند و پس او شدہ زود۔ و ہر کسے بر اسے او بر اسے

و ہر کسے بکارے و او بکارے۔ ایں ہم نکند کہ صورتے سازد کہ خود نمائی باشد

و مردے معتبرے میرود پیش اور و سینہ کشیدہ رفتار کند۔ ایں نوع

شیوہ طالبان نیست۔ و مرید مردم عوام را از درانی و تعبی نکند و از ہر کیے

بشکستگی دل خود طالب مریدے باشد تا آنکہ سگے و گریہ کہ در خانہ اومی

باشند۔

(۲۹۷) بعضے طالبان استعمال مخدے کنند و گویند موجب جمع بہت کہ خیال

درست میداد و راست است ایں سخن اما بہ تدریج مرداں کارہ شود بے آن تواند بے آن

وقت خوش نشود و حضور دست ندهد ہاں شود کہ مرداں گویند فلاں تشریب فلاں ہنگی

خیاںچہ مردم قلندر را دیدہ باشی میاں آں کسے را دیدہ کہ رہ کار دار و اما بدیں مبتلا است

(۲۹۸) و اگر مرید کہ کہے قصہ لیلے و مجنونوں را و دیوان شیخ سعدی را

قدس اللہ سرہ پیش دار و بخواند و قصہ یک دوے از اں بخواند کہ بد اں

و قشش خوش شود و ملالت از سرش دفع شود شاید۔ مرید اگر دوے را

بیند میان ایشان رسم محبت مستمر است اگرچہ چہار پایہ یا پرندہ باشد۔

موجب مرید در و طلب او باشد۔

(۲۹۹) مرید ادم متصف بصف غرض بصر باشد و اگر کشاید خراشا

مرید را ادم متصف بہ

طالب را شاید کہ

استعمال مخدے کند

مرید را گاہ گاہ ہے

قصہ لیلی و مجنونوں را

شیخ سعدی امثال خواند

باعث بر مرید طلب او

باشد

و عبر انظارہ کند۔

(۳۰۰) ہرچہ مرید را واقعہ در خواب و بیداری پیش آید ازین بہتر
 نباشد کہ پیغامبر را بیند یا پیرا بیند و اگرچہ کشف و تجلی باشد ہرچہ بصورت
 پیغامبر و پیر باشد اعتبار تمام دارد۔ طالب مرید برائے احضار دل و برائے
 جمع ہمہ اوصورتے ظاہر پیش دلش دارد۔ دل بغایت بدشواری حاضر شود
 بعد اللتی واللہ بدمت می آید اما بخاطر حضور نقد است شاید ریرہ
 چو دل برجا آید آن صورت در میان نخواہد ماند چوں بجا آید نظارہ ملکوت
 نقد او باشد کشف غیوبات اورا باعجل بود حدیث شنیدہ باشی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است۔ لولا الشیاطین یجومون الی
 قلوب بنی آدم لنظر والی ملکوت السموات۔ حاجی بہری
 خادم شیخ الاسلام مرد مسافر بود حکایت میگوید در جہاں شیخ دیدم کہ
 ارشاد میکند و مریدان را در تربیت میدارد و چند طالب را در مقامے
 اجلاس کردہ است و امر دے بیجے بیجے را در میان ایثاں شانہ
 و ہمہ را گفتہ کہ نظر بر روی او دارد و شخصے را عارس و محافظ کردہ است
 تا خیانتے نزود۔ آل پیر مرشد را ایں قدر در خاطر نمی آید کار کیہ در وہم
 خیانت بود آن کار تا بجا کشد و عاقبت بچہ انجامد۔ من میگویم ہرچہ
 باشد باشد بیرون از مزج شہوت نبود۔ علما باللہ را اسخان علم
 عارفان محقق کشفوفان حق الحقیقت را باحوط و اسلم دست زدوں نبود
 و خزیدیں و صفت صورت وصال مرتب نزود۔

صفت غرض بصیرت بود

ہرچہ مرید را از واقعہ

کہ در خواب یا بیداری

پیش آید ازین بہتر

نباشد کہ بصورت پیغامبر

یا پیر بیند۔

تربیت طلبہ کے
در زمانہ پیری در را
طلب افتد۔

(۳۰۱۱) وگفتہ ایم ایام طلب از اول شباب تا آخر شب است تا اگر
چنین اتفاق افتد پیرے کہنہ از شخصت و ہفتاد گذشتہ باشد بلکہ بشاد
و از ان بالاتر شدہ بود و خداوند سبحانہ و تعالیٰ در ویش القای طلب کند
تدبیر او چسیت اور اصوم میسر نیاید ترک طعام نتواند کرد طی خود چہ باشد
و ایں ایام است کہ البتہ بہ دو م نفر احتیاج باشد ایں چوٹے را اگر پیر شفق
در باب او از زانی دارد اور ا تو جہے و ربطے فرماید اور ا زیں کار بہتر نباشد
فرصتہ بار وایت و سنت موکدہ بجا آرد و دیگر چشمے بستہ بے بستہ مقامے
خالی تنہا ماند و توجہے و تعلقے کہ پیر فرمودہ است ہمہ ان دل نہادہ باشد
اگر اہتمام پیر باشد و در طلب قوت کردہ بود البتہ از موارد و مواہب کہ
صوفیا نراہست خالی نباشد۔ و دیگر ایام تا امید ی اوست دست از وجود
حیات شتہ است ساعتہ ساعتہ خود را بطبیعت در آ میر شتہ می بیند
و خود را از جاہ و مال و اہل و ولد ہجوری یا بد و ایں ہمہ قید ہاے است
در پائے روندہ ایں قید ہا ہمہ بیکبار از پائے وے گستہ است اور ا بجز
خداے و مرگ و گور چیز دیگر در خاطر نماندہ است و غم عاقبت بردن
ایں تدبیر کہ ما گفتم حسن عاقبت بدیں مرتب تر باشد و شہود حق حاضر تر و
بخدار رسیدن نزدیکتر۔ شاب طالب چکند کہ دل از حیات بر کند
و بر مرگ قرار گیرد جز بہ باز آوردن خطرہ نباشد و اگر نہ میل طبیعت او
بدال است اما ایں پیرا ہمہ چیز ہا کہ بر طالب شاب مشکل است از وہمہ
رفتہ است۔ ہر چند کہ دلش سست شدہ است گرمی و تیزی در و نمازہ

دریں وقت برول او از کجا خشکی آید کہ نقش مراقبہ و حضور بردش مرتب شنید۔
 بر آب رواں مسمہ نویسی آنگہ چہ مفہوم تو گردد او بدال ماند۔ اکنوش باید دست
 و پاشکتہ تر کرده و خود طبیعت سست شدہ اند انسان افتادہ دستہا بہلیدہ
 چشم بستہ گوش خود گراں شدہ است اینجادل بشہود وجود او و ہدیم تلقتین
 ایں مراقبہ اینجانبہ نویسم اما تر کس آں می باشد مردمانے کہ ازیں کار خیر ندانند
 ایشان خود را مرشد خوانند و ایں حکایت کنند و زیانکار ایشان باشد اما
 ایں قدر میگویم و ردول جز ایں نگذرا ندول را بدیں بر بستہ دارد لفظ اللہ را بجا
 و سوائے کہ اورا در خاطر می آید ہمیں اللہ را گذرانند و حدیث نفس ہمیں را سازد
 دل را بریں دارد کہ اللہ اللہ میگوید و میگوید امانے می یابد۔ اما می باید دانست
 کہ در دل دو صفت است از مردمان حفاظ بپرس بہیں قرآن میخوانند و بے
 شبہہ اگر دل باز باں یا رہنا شد نتواند خواندن و مع ہذا حدیث نفس و سورہ مزجم
 وقت او باشد۔ میخوانند و حکایتہا و قصہا در دل او میگذرد۔ اینچنین نباشد۔
 کہ اللہ اللہ میگوید و در دل حکایتہا و وسواس میگذرد باید ہمہ او ہمیں اللہ
 اللہ باشد۔ مردم نماز گذارند فاتحہ و ضم قرأت چنانچہ آمدہ است اد اباشد
 و مع ہذا حکایت و قصہ در دل بگذرد اینچنین نباشد۔ اگر دل یکے در ہمت
 شدہ است بواسطہ فوات چیزے ازیں جہانے چوں او سماع و نغمہ شنود
 در و بر و روانہ اضطراب او زیادت شود مثل ایں سخن گفتہ ام بدال ماند کہ یکے
 را دلے بر آمد کہے باشد و اسے در و میکند چوں و کہہ بد و رسد در کوش زیادت
 شود بلکہ اگر گویم یکے سچند شدہ است شاید۔ اکتوں پیرا ایں در دلے دنیاوی

بسیار پیش افتادہ است چه از آنکہ مصیبتہا بسیار دیدہ باشد و در وہا بسیار چشیدہ
 و خود امروز بنقد وقت از ہمہ خود را جدائی یابد و رفتہ می بیند بہ طبیعت در روند
 است چوں در و طلب بر او افتد و در و پرورد زیادت شود امید ہا باشد۔ اینجا
 و درین محاضرہ انتظار بارے و نورے و کشف غیب را کنند ہاں اصل مقصود
 طلبد بعلم اللہ چیزے پیش آید۔ انچہ روندگان مشقتہا و محنتہا بسر برودہ اند شائ
 چیزے پیش آیدہ باشد یا نہ کہ اور آپیش آید۔ ایں پیرا باید چنانچہ رسم
 کار پیراں است برے فرقت از دنیا و ہجراں اہل و ولد بحسب ضعف خویش
 و مے سردے نزد خود را با ہمہ فدا و درہ مقصود کند چہ آن مقصود است کہ فضل و
 شرف ہمہ بدال باشد کہ فدا و راں مقصود شوند۔ و نشاید کہ ممنوں و ذلیل کسے
 گرد آرسے دل بر خدا نہادہ و بروخ را در انزہاق دیدہ و پاسے بر لبہ مرگ
 فرار کردہ و دست از تصرفات دنیاوی کلی شستہ بنخ مبارکش باد ایں
 حالتے است کہ نوزدہ لبوہ موجب کشف حقیقت و یک لبوہ براسے رعایت
 اختیار میدارم کہ ایں امر قصدی نیست اختیاری است اگر او اختیار کند شود و
 اگر نہ بہیت لبوہ گویم۔ ازیں پیراں نباید شد کہ ترا گویند۔

لے شدہ پیر عاجز و فرقت ماندہ در کار خویش تن مہبوت
 متر و میان جبروت غافل از عین عزت جبروت

و با خود بہیقین چشم بستہ باشد و دل را یقین کردہ و اندایں ساعت آں ساعت
 است کہ محبوب بحسن و جمال و بلطف و کرم شاہد گرد و ظاہر آید انا عند
 ظن عبدی بی اینجا محقق تر گرد و دریں بیت فکرے باید کردہ

از بعد کن شکایت لے خستہ جگر کز غایت قرب می نبینی مارا
 پیرا جو امر دباشش طفل مزاج انکار جز بخدا رضی مباحش و دل بجای دیگر
 منہ من برائے تو آن نبشته ام بدال امیدوار کرده ام کہ انشاء اللہ تعالیٰ
 چشم دل بدال روشن گردد۔ چوں پیر خود را از سبب پیری پس عمر نیت
 و نابود بیند کہ قریباً لشنے یا خذ حکمہ پس فناء نقدے اورا
 دست داده باشد۔ اگر چه فنا تصورے است و این تصورے از منبع
 تحقیقے است یک فناء کہ صوفیاں گویند این است و تحصیل او ہم بدیل
 است۔ اینجا سخن بسیار است اما حمیت غیرت را در کار میدارد از فضل
 خدا من بسیار بر رونده ره آسان کرده ام نموده ام۔ چنین گویند۔
 ورنہ کہ زد این در کہ بر و کشودند

من چنین میگویم کہ ہرگز این ورنہ بستہ اند اما آل کو کہ در و در آید بلکہ در
 کشادہ اندانے و درآمد ہم میکنند۔ عجب کاریت این پیرا کہ سالہا ہوا
 گذرانیدہ آخر نفس بہ انتہائے کار و بہ انتہائے مقامات صوفیاں برسد
 عجب عجب کل العجب۔

(۳۰۲) پیرا از تقرب زناں و از صحبت ایثاں بہمہ وجوہ محترم
 باید بود۔ این قسم جوانان فحول را کہ یک وضعی می سازد۔ پیر خود ضعیف
 است اگر بدیں کار شود خود را ضائع گرداند از ہمہ کار ہا بازداشت و ہر جا
 و مقامے نرسید۔ و پیرا البتہ تعہد خویش باید کردن از مضرات چیز
 کہ اورا دریں ایام مضر آید سجدہ احترازا باید کرد اگر بینہ اش صحت نباشد

او خود پیرا است نہ آنکہ ضایع گردد و کار تصوف چہ خواهد کرد۔ اگر پیرا زن بود
باشد یا اعتزال یا اعتذار یا اختیار اما ای کہ خواهد کہ او را بجز او رساند
او اندام از وای کار نیاید۔

طالب عمر رسیدہ را یک
زین دو خواب خوب
برایشان بسیار غلبہ کند
یا خواب نباید اندرین
دو حالت ایشان را چہ باید
کرد۔

(۳۰۳) پیران آریں دو وصف لازم است یا چنان خواب بر
ایشان غلبہ کرده شب و روز می خسپند و میان مردمان شستہ و غنودن
اندو این سبب خشکی دماغ و رطوبتے کہ در معدہ ایشان جمع شدہ است۔
یا چنان خواب از چشم ایشان می پرد کہ البتہ دیدہ ایشان روئے
غنودن نمی بیند۔ نکو است این اگر بملائت و سماحت نباشد و آل قدر
کہ بلذت و راحت است فیہا لغمدہ و گرنہ بخمال عاقبت و حواد
آہیات و آنچه مترقب و منتظر است در آل یاد باشد بریں سماحت و
ملائت دفع میشود بلکہ بجای می آرد۔ و آنکہ گفتیم برو خواب غالب است
بروے فرض باشد کہ ہم از ابتدا کے کار دل را بمراقبہ دید و آل خواب کہ
اورامی آید ز یا نکار نیت در حساب مراقبہ است کہ مرد مراقب و محاضر
در مراقبہ آرزو برد کہ خوابے برو طاری گردد۔ امید دارد کہ ہر چہ بیند در
تر بیند و زود زود تر باز آمدن نباشد و ساعتے با مقصود بمراد ماند۔

پیر طالب را تنگ مزاج
نباید بود

(۳۰۴) پیران تنگ مزاج باشند این صفت پیر طالب را شاید
و پیر نفس دم در زالییدن باشد ایننے و حینے البتہ دروے باشند آریں
بجد احترام کنند۔ و ایں ہم نباشد از در و منفاصل و از در و اندام و ستی
بنیہ ہر نفسے نیالہ و اگر پیرے است در اول جوانی طلبے بصیقل داشت

وآنرا تا بہ پیری رسانید او پیرے سوختہ افروختہ ریختہ بیختہ درو مندے
 مستمندے باشند و این صفت بسیار آرزوے منتہیان باشند تا کہ او ہم
 ازین بود کہ عمرے بہر رفت روے مقصود و دیدہ نشد۔ و آنکہ گویند در دہتر از
 دریاں است آل عبارت از حراں نیست۔ از وجدان است ولے وجدانی
 بیرون از امنے و امانے۔ این چنین پیر کہہ این سوختگی و افروختگی با ولایت
 شفا طلب نباشد و انخواہد این در دریاں دو او این دریاں را آل
 وجدان منضم و منتظم دارو۔ این چنین نیست کہ اورا خائب و خاسر باز خواہند
 گردانید او بنقد خواہد رفت کہ یغبط الانبیاء و الشهداء

معنی این مقولہ کہ
 در دہتر است از
 دریاں۔

پیرانشاید کہ
 اہل نقد وقت اوباشد

(۳۰۵) آل پیرانشاید کہ اہل نقد وقت اوباشد کہ استعاذتے
 کلی است۔ اگر اہل در مغز سر او بیضہ این خیال نہاد از و بلا ہا زاید کہ ایچ
 کارش نیاید و اگر خطرہ اہل آید بہ پیرتپاہد کہ البتہ نشان و ماندگی و پس
 افتادگی و حرامی است۔ این چنین کہے بجائے نرسد۔

معنی این مقولہ کہ
 ساعت حیات دنیا بہ
 زچہ ہزار ساعت
 نعمت بہشت است

(۳۰۶) و آنکہ گفتہ اندیک ساعت حیات دنیا بہہ از چہ ہزار ساعت
 و نعمت بہشت این سخنے است کہ ازین نشان میدہد کہ درین جہاں نقد
 داشتہ اند حاصلے حاضرے ہست چون ازین جہاں روند دریاں جہاں
 شوند نقد حاصل این جہانے را درین جہاں بگذازند بر و ندای رفقہ باز نیاید
 و ہرگز بار دیگر روے نہماند۔ و این کہ انبیا و اولیا حیات را دوست بہشتہ
 اند ہم بنا بر این کہ آل جہاں کشف صرف است ایچ پردہ دریاں نیست
 عین عکس است ظل را اثرے نیست ہر آئینہ ازینجا گویند کہ آل جہاں

است اما دریں جہاں دیدن جمال مقصود در پردہ وجود است ازین برقعہ
 کبود بیرون نیست۔ اکنون مثالے با تو گویم کیے راتو دوست داری در صورت
 مجاز آرزوے تو ایں باشد۔ البتہ البتہ اورا بے ہیچ پردہ بنیم۔ اورا
 در زیب لباس ہم نموداری باشد۔ آری در زیر لباس و در پردہ حجاب
 ذوقے و لذتے و جمالے است کہ در انکشاف و انجلا نیست۔ اکنون فردا
 ہمہ کشف است و پردہ نیست اکنون او در آرزو است کہ او در آل پرہ
 و حجاب آشکارا بنید کہ آنجا زیبے و حسنے و نمکے و گرد داشت۔ بسیار آتما
 کردہ اند کہ اے کاشکے ایں کشف حقیقت برآ آشکارا شدے کہ آل پوشید
 و کشادون و نمودون و ربودون لذتے و گرد داشت۔ شعوزہ اگر شب پردہ ہندو
 و چراغے دار و نیک روشن و افروختہ و راکے آل پردہ صورت ہامی نماید
 باحسنے و جمالے پس آنکہ آل پردہ دور کند و آل چراغ را بردار و ایں مرد
 نظارہ گر گوید کہ اے کاش آل پردہ دور شدے کہ ہمارہ در آل پردہ
 نظارہ بودے کہ آل نظارہ بدال حسن و لطافت جز بدال پردہ نباشد
 کیے اندیشہ باید کرد کہ کیے بہ کیے چہ لذت و چہ راحت و ہم ازین بود کہ کلیم
 و حبیب خواست کہ میرد۔ حکایت آدم و نزدیک موت او شنیدہ باشی۔
 اگر برائے ایں چنین معنی را محققان و عارفان آرزوے بودن کردہ اند مغذو
 باشند و حیات برائے ایں را ہم خواستہ اند دنیا مزرعہ است تنجے بکارند
 وقتے بار و بدعجاب و گراست از یکداتہ ہاں کہ گفتہ فی کل سنبلۃ
 مائة حبة ط وَاللّٰهُ يُضَعْفُ لِمَنْ يَّشَاءُ۔ چنیں می باشد از ضرب

دشتم مطلوب طالب را لذتے تمام است۔ و چنین ہم باشد کہ معشوق رو
از عاشق بہ پوشد و درال پوشیدن ہیئتے و شکلے روئے نماید کہ آل بیچارہ
شیفتہ و مبتلا تر گردو۔ من می نویسم آنچه و قالیق ایل کار است و لطافتے
کہ میاں طالب و مطلوب است اما نہ نام تا کلام نکیختے باشد کہ اینجا فہم برودہ باشد
ہم کہ عاشق با معشوق عمداً و قصداً القاءے جنگے کند تا او خشم و غضب جو
برآدہ ظاہر شود پیدا آید و حسب آل کلماتے و حرکاتے و سکنا تے کند از آل
مبتلاے گرفتار پرس کہ اورا چند لذتے باشد و چند ذوق و چند گرفتاری
پیش آید۔ مرد ماں چنین گویند۔ ۵

خشم کناں بیانا صلح کنیم یکدگر

انچہ گفتیم ایل ہمہ نقد و وقت پیر طالب است۔ مرشدان پیراں را در بزرگرتے
اند و اقدام در ارشاد ایشاں نکرودہ اند ہم در ورودے و گذاردنے داشته
اند و فرمودہ اند ترا آواں طلب گذشتہ است۔ منم کہ پیراں را بر امید
میدارم بر احوالے و برو جدانے نشان وادہ ام کہ خون دل طالبان بسے
آب شود کہ ہرچ کار نیاید۔

(۳۰۷) و اگر مرد پیر طالب برال رتبہ رسد کہ شیخ الفانی خوانند

یعنی ازوے کارے نمی آید قدرت بر صوم ندارد و شرع رخصت بر افطار
میکند و فرضیہ را ایستادہ نمی تواند گذارد و تدبیرے کہ گفتہ ایم میان چند
سطرے گذشتہ است کار او ہاں باشد ذہولی و با آل ذہولی فصولی و
نیاید یعنی بہ طبیعت نرود ذہولی او بحقیقت شود۔ گویند۔ ابناء ثمانین

نسبت پیر کی شیخ
فانی شدہ است

عتق اللہ و این را سجدت نسبت کنند چند معنی احتمال دارد۔ سنت
 باری تعالیٰ بریں جاریست ہرچہ میان بندگان سخن نہادہ است تمام و
 کمال او در اوست تعالیٰ۔ اگر بندہ در خدمت خود کار پیر شود و عمر بشرط
 بندگی گذرانیدہ باشد خود کارش را این شفقت دامن گیر شود کہ اورا
 آزاد کند اللہ سبحانہ و تعالیٰ چون بندہ را بنید عمر او بہشتا در سید
 البتہ سر بہ بندگی نہادہ بود آزادی از صولت او دہد۔ حکایت شیخ لقمان
 سرخی پرندہ با این سخن نسبتہ تمام دارد و بارہا گفتہ ام۔ معنی دیگر چون مرد
 بہشتا در سد از درد منقار و سستی دل و ضعف طبیعت خالی نباشد و
 معلوم است ہرچہ از خدا سبحانہ و تعالیٰ دروے ورنجے کہ بہ بندہ رسد
 موجب کفارت گناہاں باشد فعلی نہا عتیق اللہ باشد۔ و دیگر مرد بہشتا در
 سد ہر آئینہ از مقاسات شداید و از بلیات مصائب و محن خالی نباشد
 بلکہ بیشتر و پیشتر افتد و این موجب تکفیرات گناہاں است۔ و دیگر
 مرد مومن عمرش بہشتا آید و ریل مدت البتہ روئے مغفورے دیدہ باشد
 و دست بردست مغفورے نہادہ و در احادیث است ہر کہ با مغفورے
 شنید و یا با مغفورے خورد یا دست بردست مغفورے زند او ہم مغفورے گرد
 و اکثرون طالبانز اپا کی نفس شرط است و این پیر طالب را گناہاں او خود از
 شخص او بر نیختہ است اورا صاف و پاک کردہ است راہ او آسان
 تر گشتہ۔ من دیدہ ام بعضے جو انرا شاید در تربیت من بودہ اند۔
 ایشان را چنداں مجاہدہ کہ طالبانز ابا شد چنانچہ صوم دوام و تغلیل طعام و

معنی قول ابن عباس
 نمازین عتقا و اللہ

طالبانز اپا کی نفس
 شرط کار است

طی و خلوت بنو جزایں قدرے کہ پاکی نفس داشتند چنانچہ باید و از من
توجہ دستے گرفتند نہایت کارایشاں چه گویم کہ کجا رسید کہ ترا بر من ہم
آں گماں نیست۔

کو وہاں ذبا بالفتار
توجہ یقین نباید کرد

(۳۰۸) و نشاید کہ کوہ کے نابالغے را توجہ و تلقین فرمائید عجیب باشد
کہ ایں کار را اولسبر برد و اگر باشد نادره باشد زیرا چه حوادث و شہوات
و اقتضائے طبیعت ہم در پیش است از ایں کوہ ہائے آتشین و از ایں
خند قہارے پر خار کہ میگذرد۔ و اگر حکایت جنید و سری رحمۃ اللہ علیہما
میگوی گفتہ ام نادره باشد۔

تدبیر مرد طالب کہ
عشق کے گرفتار
شود

(۳۰۹) و اگر مرید طالب را شخصے باوے عشقے بنیاد نہاد تدبیر
خلاص از دست وے چیت اور ہم برہ خویش می آرد و خویلاتے کہ
کہ در سینہ ایں مردم میگذرد و تدبیرش جزایں نباشد کہ مقام گذارد سفر
اختیار کند۔ صبر ہم کار سیت اما اور بسیار خواهد رنجانید۔ محل ہم مخوف است
(۳۱۰) ایں چنین پیرے کہ او طالب است اگر یک نفسے جیات
طلبد بدیں موجب کہ بہ مقصود رسم یا نہ رسم بارے ذوق در طلب
بکشم شاید۔ بدیں سخن من مردم شاعر اشارتے کردہ اند۔ پیر سخن ضعیف
طالب در مجالس محافل حاضر نشود و در مہمانی و شادی بسیار نہ شنید
اور نفس شمرده باید زد اور روز ہا شمرده باید گزرائند۔ نشیندہ
از مردماں کہ فلاں روز ہا شمرده میگذرانند اکتوں ہم تو بانصاف
بہیں اینچنین عمر اتواں ضائع گذرانیدن۔

بہ طالب آگرد از ایں سخن
خواہد شاید و بر دل ہم
است کہ وقت خود
در مجالس محافل رفتہ
ضائع کند۔

بیر طالب راسماع
بود و منط است

(۳۱۱) بیر طالب اگر سماع و سرودے گویند سماع را دو منط
شنیدہ اند۔ یکے آنکہ گویندہ در گفتار شد شنونده دل در مراقبہ و ادہ
روح را بنعمات سپرد۔ خدمت شیخ فرید الدین را رحمۃ اللہ علیہ ہمیں
نسبت کردہ اند تا کہ چند پارے مخصوص کہ ایستادہ است۔ و بریں منط
سماع شنیدن جاہ حکماء یونانی و حکماء ہند جوگیہ و براہمہ و صوفیان
محقق اجماع دارند۔ و بیر طالب را ہمیں بہتر و خود کارے است کہ ہمہ
بداں متفق و مجتمع اند۔ و دو مہل سماع را چنانچہ دیدہ رقصے و گریہ
و نعرہ و دویدنے اگر بیر طالب را ایں حالت پیش آید اگر قوت و جانی
غلبہ کرد طبیعت اورا قوت داد چنانچہ او بر خیزد و رقص کند چنانچہ جو انا
کنند ہمچیاں کند گوین کہ او بخنیں دیدہ ام از بسیار پیراں و جا ماندگا
سخن و رفلج زدہ گماں است و اگر ایں قوت دروے نیاید از
پیچیدن از صعقہ و لطمہ و ضربے بر سینہ و غلطیدن بہ بیہنجاری ازیں
چہ کم آید۔ و دیگر یک کلی است در سماع۔ اگر در ابتداے حال بہ نغمات
و بہ حضور و مراقبہ و سیر روح باں داوند خود ہماں عادت شد ایں خنیں
کسے کمتر جنبد الا ماشاء ذیک عطاءً غیر مجتذ و ذی۔

(۳۱۲) اگر پیر دانشمند کہ او در کار خود باستقصار رسیدہ باشد
تا آنکہ مجمل استدلال و اجتہاد رسیدہ باشد اگر خداوند سبحانہ
و تعالیٰ عنایت خاصہ کند کہ در باب اخص الخواص دارو۔ در دلش
القای طلب کند و بدانی ایں عجوبہ است ایں مرد متدل مجتہد چہل
تربیت دانشمند
کہ در بحث علم پیر شدہ
است۔

مرکب دار و نادرہ کار است کہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ اور اتنبیہہ کند
 تا آنچه مقصود باری تعالیٰ است و مقصود از بعثت انبیا است و مقصود
 کار است و طلب آں شود۔ موجب چه اورا جہل مرکب گفتیم او بہ حقیقت
 کار رسیدہ است و روئے مقصود ندیدہ و ہمہ عمر در وسوسہ و در خطر
 و در تشتت دل گذرانیدہ و آنرا کارے دانستہ و منتہای دین اسلام
 ہما نرا تصور کردہ و بریں قرار گرفتہ اکنون این چنین کسے را طلب از قبیل
 محال عادی باشد۔ الغرض اینچنین کسے را چون طلب افتد باید کہ
 آں قدر کہ خواندہ است و یاد کردہ است و دانستہ است و عورت
 کردہ است از ہمہ بیکبار روئے گرداند و مدخر جام صبح خود را در غرق
 طوفان نوح غرق کند از جملہ جاہلاں و عامیاں و داماندگان و پس
 افتادگان بدتر شمرد خود را اینچنین سازد گوی ایں زماں از د ارحب
 زنجیر گلو کردہ آورده اند۔ بریں طریق پیش پیرو و آنچه او فرماید بچہ
 او دار و نداند کہ من عند نفسہ میگوید یا ساختہ پر و احتہ با ستلا
 کہ او داشت آنچنان میگوید بلکہ تحقیق و اند چنانچہ جبریل علیہ السلام
 از خدا بمصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبرے میرساندہ چنان دل
 پیر از حق نخلق خبرے میدہد حکایت شبلی و دانشمندے کہ بد و پیوستہ
 بود شنیدہ باشی در کتابہا نبشتہ اند۔ و ہر چند کہ وساوس علی
 فر احم دل او شو و نداند کہ ایں قصہ تلفیہ است و ایں حکایت
 حدیث است و ایں معانی کلام است فعلی نہ ایں کار است کہ

علاحدہ کاریت۔ این خوبیات و وہمیات و تشتتات است انج
 راہ و حجاب کاراوست و اگر گوی قال اللہ و قال رسول اللہ
 است این خود داشت او اما کارول علاحدہ کاریت این کار بجای
 است کہ اگر اقرال اورا پرسند کہ تو این علم کہ چند شرفی و چنین
 رتبے وار و آنرا گذاشتہ بتقلید آدی ترا ازین چه حال شد اگر او را
 رہ چیزے چشیدہ باشد و قطرہ ازین دن در کام او چکیدہ بودہ این
 جواب گوید کہ ازین پیوستن نفعے نبود مگر آنکہ مسلمان شدم او برین
 معنی میگویدین قبل صورت اسلام داشتیم معنی اکنون رسیدم میان
 مغز و پوست چند تفاوت باشد میان علم ظاہر و حقیقت باطن بہت
 بدین مانند حکایت صہیب و سلمان و بلال بلال کہ با ابو بکر و عمر رضی اللہ
 عنہم باختہ اند گفتہ ام بسیار بار اگر اتفاق علما است کہ ایشان فضل
 صحابہ اند اولیا اند و با این ہمہ صہیب و سلمان و بلال و بلال
 اطلاع دارند کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما را آنجا مسلمان نمی یا بند ازینجا
 گماں بہ تفضیل نبوی۔ صوفیاں اند ہر یکے بچیزے مخصوص است در
 و تخریب ازاں خبرے و شعورے ندارد۔ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما حالے شد
 کہ صہیب و سلمان و بلال و بلال رضی اللہ عنہم آنجا نرسیدہ اند کذا کہ
 العکس۔ اگر کار بدیں کشد کہ علمش کلی فراموش شود احتمال بر ورود
 مگر او بجای رسید حکایت ابو سعید ابوالخیر و انتمندے کہ برو برے
 ارشاد آمدہ بود در کتابہا بنشتہ اند۔ و اگر دلش برے مطالعہ کثان

شود و نفس بر بنجانہ سخن چندان حدیث و از تفسیر بنید از قوانین نحو
 و نکات معانی بیان و دلایل معقولات ازین کجی محترم باشد۔ باید کہ حکایت
 طالب همچو باہی باشد اگر باہی را پسند تو کجا باشی گوید و آب از چه
 رستہ گوید از آب چہ می نوشی گوید آب چہ منجوری گوید آب یک نفس
 او بے آب نباشد و ہماں نفس کہ بے آب باشد او نباشد۔ در کتب
 سلوک بسیار مموہات و مغلقات است و از روندگان و ساکنان از ہر
 جنس اندزہا و اندعباد اندکذک اجناس دیگر۔ اگر طالب درین
 حکایت در شود و این حکایتہا را محاک کار خود کرد اند آوارہ و ابر شود
 دلش منخوش شود لوح وجود او نقش حقیقت نہ پذیرد و گفتہ اند۔
 چنان تنگ است راہ عشقبازی کہ جز معشوق تنہا در نگنجد
 (۳۱۲) طالب را در بوادی بودن نیک و وفق است اگر
 دلش دلاور بود۔ اگر طالب را این صفت نقد وقت او باشد ہر چہ
 پیش او آید از آہیات و کشوفات و منغایبات و مشاہدات او آسان
 آید و آنرا وزنی نہ نهد و در حسابے نشمرد۔ آنچه باشد آنرا وزنی نہ
 نہد۔ و ہذاں قمر از گیرد و این چنین کسے را شاید بہ پیر حاجت نباشد از
 آنچه طالب چوں حد کشوفات رسید پیر او ہراں واقف شدن نہ ہدیا
 پیش او آنچه دیدہ است تحقیر کند بعلم یا حسب طلب مقصود کہ این مقصود
 طالب نیست یا ورای آں اورا نماید یا خود ہمت گمارد تا او از ازل
 گذرد۔ اما درین حالت کہ اورا وہم اباحت و الحاد شود ازین حالت

طالب اور بوادی
 بودن نیک و وفق
 است و ہر چہ پیش او
 آید ہراں نہ آید

مرید اور حالت کشوفات

اور بیرون آوردن پیرامون مشکل کاریست۔ نہ یعنی اور ایں در سر کمن
باقصی الغایات رسیدیم۔ بدال اندازہ سرفرازی میکند و خود را
چیزے می داند و جہانے را فرود ترمی بیند و ایشانرا کم فہم و ضایع و
ناقص می شمرد۔ و تحفہ دیگر بایں ہمہ خود را بہمہ مراد یافته و نفس ابہمہ

اگر ہم بابت و الحاق
افتد اور ازاں
بیرون آوردن مشکل
کار است۔

لذہتا و راحتہا رسانیدہ و بذوق و خوشی چشیدہ و ہیج مانعے ندیدہ
پردہ شرم از پیش او خاستہ خوف شخصے مائی در دل او نماندہ و شوخی
ببیاکی درو کہ ہم درو باشد اکنون ازیں چنین غرقاب خلاش چوں
بروش تو اں آوردن یک بلاے دیگر است کہ او بوجہم خوش متوجہ
می باشد بجا صیت توجہ و ہیج او چیزے پیش او آید اکنون ایں
موجب یقین و استواری و ممکن او کردد۔ سخن اینجا بسیار است اما
این مختصر احتمال آں نمی تواند کردد۔

(۳۱۴) اگر متعلمے را طلب در سر افتد البتہ میخواہد تعلمے کند و کا
طالبان را ہم مباشر باشد بہت دغدغہ در سینہ بیچارہ البتہ اورا در
خطرات و درین ابتلا میدارد و خصوص آنکہ او طالب است پیرا درام
فرمودہ است کارش جز ایں نباشد تعلم رسمی و عادتی را بجا آرود یعنی
بر در استاد برود و کاغذے بر دست دارد و اگر سامع است یا قاری
است آنرا ملازمت میکند و سخن گوش نہادہ میشوند۔ سپس آں کتاب
در طاق دل مشتاق در کار خدا و ذہن تمام درست دل را بہ تصور
صورت خیالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ کند۔ لے عزیزانند

توجہ بہ صورت خیالی

حضرت سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کارے نیست اینکہ من میگویم۔ اے عزیز ہر کہ بدیل توجہ التزام کر دے آنکہ
البتہ مزاجت خطرات بیشتر دفع شد جمال حضرت مصطفیٰ را صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کم روزے باشد کہ مشاہدہ نکند و نشاید در خانہ بیاید سبق را ببند
و آنکہ روز دوم خواهد خواند شب را کتاب ببند مستظہر شدہ و شرح ببند
بر وقتا در مجلس علم مستظہر کے مستحضرے باشد۔ ایں کار طالب نیست و اگر
ہوس بر اں است کہ بہ وقت علم ذہنش برسد غم اں نخورد در پے اں نشود
تصفیہ و تزکیہ کہ او دارد اورا بچھے و صفائی رساند بہ لطافت و وقتے بر کہ
واصفان و مجتہدان اں علم انگشت حسرت بند اں حیرت بگزند و اگر
بمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توجھے درستے شد حکم معارف علوم بغیر
واسطہ کسبی از و شنود و آنچه از و شنود اں استحکام دارد کہ طوفان نوح آزا
در خلل نتواند آورد۔ بارہا گفته ام اگر بہ اجتهاد الہام بودے زہے کار
کہ بودے ہر بار مرا عجب آید کہ مجتہد خود گوید المجتہد محضی یوب
در سلسلہ دما و فروع و حقوق و مظالم کی طرفے حکم کند تحفہ دیگر نیست کہ
بسیار باشد کہ حکمے کردہ و بسیار بار بر اں رفتہ مرد مجتہد بازاں اجمع
کند۔ طرفہ دیگر نیست کہ ایں رجوع ہم در ورطہ سخی و یصیب است
بسیار علماء در سلوک درآمدہ اند اصحاب کرامت و ارباب انوار شدہ
اند ایں محتمل ہم ہست کہ بر کسے کشف حقیقت ہم شود۔ اما نادرہ کارے
است شود وقتے کہ ہمہ را فراموش کند۔ و نشاید متعلم طالب کتابتے
کند و در بند جمع نسخ و تحصیل اں باشد۔ متعلم طالب در بحث مرئی بناید

طالب متعلم کتابتے

بمکند و در بند جمع

والبتہ در بند اثبات سخن خویش نبود و اگر پیشینہ سخن موچہ و مرتبہ گفت چنانچہ
 این مرد متعلم ملزم شد منفعلی و متاثر نگردد و بلکہ پیشینہ را حرمت دارد و اندک از او
 نفع شد و سخن بظاہر از او قبول کند کہ نیکو میگوید و مرد طالب را ہر بار کہ
 با کسے محاورہ در مباحثہ علم شود استعاذہ بخدا کند تا شوم کہ ورت نفس در ثواب
 نشود۔ والبتہ از خدا خواهد سخن حق بر زبان خصم رود تا نفس را سنگستہ و خوار
 زار بر مرد خود بیند۔ این نفس خود نما و خود پرست است ہر چند او را سنگستہ
 یابی بر حسب مطلوب تو باشد و آنقدر بر سرفرازی و خود نمائی و خود کامی کہ
 در مباحثہ علم است جائے نیست خصوص وقتیکہ میان حریفان سخن درستی بود
 متعلم طالب در مجلسی ایستد سوال نکند و اگر استفسار و استفادہ باشد
 آری چنین ہم باشد و لیکن او طالب فائدہ دیگر است و مستفسری کار
 دیگر اگر بدینہامی پروازد او طالب نیست

(۳۱۵) متعلم طالب را صوم دوام لایبی است اگر طے نتواند کرد آن
 کار دیگر است۔ صوم لایبی است۔ در صوم بسیار کارہا ساختہ است
 تصفیہ و تجلیہ نقد وقت اوست و آن ثوابی کہ منتظر است کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از قدسی میگوید بالصوم لی وانا اجزی بہ
 ای انا جزاؤہ۔ خود محقق است دیگر از اول صبح تا شام از تشویش اکله
 و شربے فلغ است بعد آنکہ نماز شام شود اورا طرف اکله و شربے لحظہ شود۔
 و دیگر نفس با عزت می باشد سخن بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ را شنیدہ باشی
 و دیگر از بسا طبیبت و غیبت و فحش و نیمہ مانع می آید و در آخر وقت سخن

طالب متعلم را صوم
 دوام لایبی است
 تواید صوم دوام

فضول ہم کم می شود۔ و اگر سستی در نفس می آید آستی موجب ذہول و
 حضور او می شود ہر چند کہ می گذارد حضور زیادت تراست و قدرے کہ قوت
 شہوانی ہم می شود و قوت شہوانی طالب را بسیار زیانکار است ہیچ چیز
 آن زیان نکند کہ این کند۔ الکلام فی منتهی النہایت ای عزیز با تو
 میگویم دیدہ اشس کندہ باد کہ نا دیدہ گوید۔ و دیگر اہل دولت و ملازمان او
 ہماں کنند کہ او میکنند پس ایشان نیز صایم باشند۔ و دیگر آنکہ صایم باشد
 خواب در شب کمتر باشد خصوص آنکہ تغلیل طعام و آب کند و رشب۔

طالب را عمل بہ نجوم
 کردن خطا است

(۳۱۶) و طالب را عمل بہ نجوم کردن خطا است و اگر ترا گویند کہ فلا
 بزرگ دائم در پیش او تقویم بودے و البتہ نظر در آن کردے جو ایش ہ
 او نجوم می دانست از صحیفہ دل و از الفاہ فہم ربانی اور معلوم می شد
 با آن نجوم مقابلہ میکنند می بند کہ من آنچه دانستہ ام در نجوم ہم ہماں است
 یا نہ امتحان میکنند کہ نجوم از آن ہا است کہ درواز علم الہی چیزے باز یابد
 و بعضے از سبب آنکہ فلاں بزرگ در نجوم می آید و غلط افتادہ اند۔

اگر صوفی طالب بر
 حفظ صحت خود
 باید سبب تعلق کند

(۳۱۷) و اگر صوفی طالب در طب تعلق کند شاید کہ طالب صوفی
 را صحت بینہ مطلوب کلی است از آنچه احتما باید کرد و در آنچه مباشر
 باید بود از سبب این طب را مباشر باشد کہ این موجب صحت بینہ است
 و با این بینہ کارے تمام است۔ صوفی را گویند اگر ضرورت مرئی چیزے
 از وفوت شود آن بجایے او گیرند از و راست است این سخن ما در
 نفس مباشرت این فعل لذتے است ہماں کس دانند کہ وجدان لذت میکند

ایشان چنین گویند بکار نیاید ہشتے کہ در نماز نباشد۔ حکایت ابراہیم
خواص رحمہ اللہ میں شاید است و عمر و بکار کذلک۔

(۳۱۸) اگر طالب مرے شاعر و ناظم باشد شاید کہ شعر و نظم مشغول

شود و تو انین این کار را چنانچہ حق شعر است گناہ دارد۔ اما حسب حال

بہ بدیہہ بغیر تامل و تفکر بسیار سخنے کہ از طلب و درود عشق و حکمت باشد

نویسد و گوید شاید۔ و آنرا مایہ روزگار خوش نسا زد و نداند کہ این نیز کار
است و شر کذلک۔

(۳۱۹) و اگر طالب را از سود و تجارتی البتہ چارہ نباشد

اہل و ولدے دارد و اتباع بسیار در انتظار او اند و البتہ بے ایشاں بود

چارہ نیست تجارت و ترصص کند بشرط آنکہ دلش متعلق نباشد مردم سوداگر

را ہمہ وقت روز و شب ذہن ایشاں بہوس مال مالا مال است۔

آرزوے خیر این ندارد کہ مال یکے بیک نیم شود و یکے بدو شود بارے

ہمت ہمیں کہ بیفزاید و در خطرہ او ہیں مال مردہ ریک ماندہ میگردد و

حساب آن بدل یا ندارد کہ این خطرہ ایست و با دگر دست کہ البتہ دل

را سیاہ کند و دل او بکدر گردد و منوشوش باشد۔ و اگر تجارتی یا سفر دارد چنانچہ

رسم سوداگراں است ہمہ روز و شب براں کالا افتادہ و جاں و جہاں

خوش بدو سپردہ و در ہمتش جز فزونی مال قرار نگرفتہ است۔ طالب

چنین نباشد و البتہ در آن بند نبود کہ عیب کالاے خود ہو شد و

اظہار حسش کند بلکہ عیب او را آشکارا بر شتری گوید و اگر چنین نکند

طالب اگر شاعر است

شاید کہ بہ نظم و شعر خود

را مشغول کند لیکن اگر

بے اختیار شاعر عشق و

حکمت و خیال و آئینہ عیار

باشد اگر بنویسد

طالب را بقدری است حاجت

تجارت و مثل آن بر

نفع عیال بزرگ

تدلیس و تلبیس و خیانت کردہ باشد۔ و وقت خریدن عیب کالا را پیدا آرد
و ہنر اور را پوشد ایں ہم نشاید۔

در سفر و تجارت طالب
را نشاید کہ در شب
نوت کند

(۳۲۰) در سفر و تجارت باید از روی ورود فوت نشود و اگر خواندنی
است خود درہ میرود و بخواند و اگر گزاردن است البتہ چند گامے تیز کند بیشتر
رو تا آنکہ پسینہ رسد چیزے گذارد و ہم چنین تا آنکہ تمام کند۔ و شب
کہ بیدار باشد نہ برے حفظ کالا بلکہ بیداری او برے خدا باشد چنانچہ رسم
طالبان است و دریں میاں اگر حفظ کالامی شود آن زیان کارا و نیست
و اگر بردا بہ سوار شود برو و خواندنیہا و گزاردینہا ہمیراں بجا آرد و غدر گوید
البتہ طعام باید خوردن تا قوت مثنی شود۔ تغلیل غذا را از اجابت شمر و تغلیل آب کذا کہ
(۳۲۱) و در رفتن باز قفا زبان بجا کایت ندارد و اگر برے تطیب
وقت را برے تطیب دل مصاحبان را چیزے سخنے کشادہ گوید و ابا
(۳۲۲) و صوم فریضہ را بیچ و جھے افطار نکند اما در نوافل مخص است
و اگر با آن بہم افطار کند سبب مشقت سفر باید تغلیل ملازم باشد تغلیل آب از
طعام بیشتر باید بارے در آن کوشد البتہ در سفر بسیار رہ نرود و اگر لابد
افتد خود را باسترخاے منقال ندہد کار ہاے خود را فرو نگذارد و البتہ جرد
جہد نکند کہ اورا مغز ہی کنند۔

در رفتن باز قفا گفتگو
بیا کند
در سفر صوم فریضہ بیچ
و جھے افطار نکند و در نوافل
مخص است

طالب از کمالا و کبے
حرفے کہ بیبکین ہر
روز در تشویش ماند
دور باشد

(۳۲۳) و کالائے و کبے و حرفے کہ طالب را ہمہ روز در تشویش آرد
طالب را آن کار نشاید کرد و اگر کالای بسیار دارد و از ہر جنس دو اب دارد
ایشانرا بمنزل باید رسانیدن با آن اشیائے کہ ایشان حال اند خود ای

کار طالبان نیست و اگر اعوانند و خدم اند کہ ایشان بغیر تشویش اوکائے
بسر بر نہ کھیل کہ رخصتے باشد اما جمع این قدر مال طالب را صورت محال
می نماید۔

(۳۲۴) و در ادائے حقوق حیلہ متعلمان را بکار نبرد و در آنچه اختلاف
علما است اختیار او اسلم و احوط باشد۔ حیلہ زکوٰۃ را و حیلہ استبرار را در
معتقد خویش غلطی محض تصور کند۔ و آنکہ در بیع ام و ولد کسے رخصت و ادائے
یا کفۃ بزنا حرمت مصاہرت ثابت نشود و حکم آنکہ المجتهد مخفی و
اورا مخفی تصور کند۔

طالب در ادائے حقوق
حیلہ متعلمان را بکار
نبرد

(۳۲۵) یک مسلک صوفیاں مسافرت است و اگر چه سفر برائے تجارت
را بود چند چیز کہ لقد وقت مسافرت است اگر چه برائے خدایران نیست
آن چیز با بنجاصیت خویش اورا دست و دہد۔ در سفر گرسنگی بسیار گیر و طالب
آزرا بر خود نگاہ دارد این عین مقصود کار او باشد۔

یک مسلک صوفیاں
سفر است

(۳۲۶) متعلم طالب در بحثها سخن برآدہ نگوید این چنین گوی میگوید
حق طرف من است و اگر دریں بحثها در خود احساس خود نمائی می بینند۔
ازیں سجد احترام باید کرد سخن در آن است اورا نشاید در مجلس بیاید و ہر
کلیتہ کہ از متعلمان بشنود و آنرا بر خود گیرد و عظیم مجاہدہ کہ بر نفس خود ہنہادہ
باشد این سخت ترین مجاہدہ باشد

متعلم طالب در بحثها
سخن برآدہ نگوید

(۳۲۷) طالب حفظ کتاب علم نکند۔ طالب در تحسین خط و کتابت
نباشد طالب لعبت حراب نکند چنانچہ اسپ دو انیدن و تیغ و پیر و نیزہ
خود را مشغول

طالب در حفظ کتاب علم
تحسین خط و لعبت حراب
خود را مشغول

گردانیدن و بعتے کہ دریں کار آمده است۔

(۳۲۸) و اگر طعامے پیش طالب آید ہر گونہ کہ باشد روی یا جید بقدر

قوام بینیہ گیرد و اگر طعام نفاخ یا لطی الہضم باشد آترا اندک تربتاند۔ طالب

روغن خورد بشرط آنکہ بمقدار یکدرم سنگ روغن دانگے نان کم کند طالب

نان با ناخورش خورد بشرط آنکہ آن ناخورش را بحساب نان گیر و آن

مقدار کہ ناخورش خورد آن مقدار از نان کم کند

(۳۲۹) طالب را عزت باشد نہ کہ بر توایض باشد نہ ذل تفلیل باشد نہ

ضعف شب بیداری باشد نہ کسل۔ راه آن مقدار رود کہ ماندگی نیارد سخن

آن قدر گوید کہ دہنش بے مزہ گردد اگر چه توایض و قصص و عبر و امثال این

در حفظ وے باشد اما گفتار نہ۔

(۳۳۰) طالب اگر در رہ رود نظرش بر زمین و اگر بعلطد نظرش

بر آسماں و اگر بنشیند نظرش بر سینہ۔ اگر طالب را کشف ارواح شود

خود را بجا کیت ہے ایشان مذہب و مردان غیب ابدال و او تاد و خضر

طلاقات ایشان را مقصود کلی نداند و از کردہ ایشان وقت خود را تجارت

نکند و بتمس مقصود بکلی بر ایشان نہ بندد۔ ایشان بیشتر اند و بعض محل

ارشادے ہم دارند ہر چه از ایشان رسد برسد گو اگر و راے مقصود باشد

انرا وزنی نہ ہند۔

(۳۳۱) طالب در جہاد نرود بدین نیت کہ با کفار یا مشرکان مجاہدہ

کنم اگر بمریم درجہ شہادت باشد و اگر بریم توایض اعلاے کلمتہ اللہ شود

نیاید کرد۔

تقسیم طعام کہ پیش طالب

باید آترا بقدر ضرورت

بگیرد۔

طالب اور اسوینہ

رہا باید بود

طالب اگر کشف ارواح

شود طایفہ امران غیب

بال تنقات کند

طالب اگر در جہاد رود

اور اچھ نیت باید کرد

دیکھو زعلیٰ باید کرد

ایں ہمہ تختہ است اما مقصود او اور اسے ایں ہمہ است۔ و اگر طالب مرے
 جندی است چاکر است نانے ازاں چاکری منجور و آں ناں را و اند برے
 آں سده ام کہ کار حراب بے آن میر نیست و تیغ زند و در محاربہ در آید و ل را
 بحضور آرد و خدارا با خود و اند و ضربے قطعے و قتلے کہ او کند ید اللہ فوق
 اید یہد باید و محاضرہ او باشد و کارے کہ از و در اں وقت نزد قتل او کشر
 ہمہ اضافت بہ باری تعالیٰ کند و ما زہمیت اذہمیت و لکن اللہ مارحی۔
 شایدے از نقد وقت او باشد و رخھے کہ بد و رسد چہیں تصور کند کہ محبوب باو
 بخشھے کہ میاں دو دوست رود بدال نیاز و بدال نیاز و بدال حشم ضربے
 کردہ۔ لعلہ اللہ اگر ایں مراقبہ کہ منبشتم بتحقیق و تقرر و روے مثبت یابد
 فاعل حقیقی را بقدر شاید وقت خویش بند نہ ایں چہیں میگویم تصویر و تو ہی
 بلکہ شہودی و وجودی است۔ و اگر غنیمتے پیش افتد بجز مال و بجز مال باب
 در اں دست نرزد بکلم رعایت رسم اسلام کارے کند۔ و اگر چہیں اتفاق
 افتد کہ مومنان یکدیگر قتال مسکنند چنانچہ بسیار جا افتد و می افتد البتہ شاید
 بر ایچ کالائے مسلمان دستے ہند اگر چہ اں شخص ظالم بودہ باشد یعنی خارج
 بود از مسلمانان چنانچہ معاویہ بر علی رضی اللہ عنہ خروج کردہ بود۔ و اگر ایں
 میر آید و ل بحضور دادہ چشم بہتہ تیغ زند و البتہ جز بر خصم نیفتد زہے کارے
 ایں نوع نسبت بر تفضی رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ کردہ اند۔ و سواری داہ
 تا مادام کہ سواری محتاج الیہ باشد و مجربے کہ ایں اکتیلج بر خیزد و داہ را
 سبک باید کرد و اگر در معرکہ میان دو و صف اسپ را جولاں کناند و تیغ بازی

نماید شاید۔ و اگر وقت یوم الزحف رسد خدا را با خود دیده و جان را بقدری راه
 او ساخته و مقصود را در نظر داشته باشد جان را بضرب سیفی و قطع سنانی و
 جرح سہمی کشتہ و رفته نداند وہات ہوے کہ در آن وقت کند لغزہ و قیغے کہ
 در آن وقت زند تحقیق داند کہ با من کسے است کہ مرا این چنین گرم میدارد و
 گرم میکند و در خطرہ او این وہم نباشد کہ او مرا خواهد کشتن این وہم باشد
 کہ من او را خواہم کشتن و اگر از دور و فراق تنگ آید با ندوہ ہجران کہ البتہ
 مقصود بد اماں نیست خود را بر فوجے عظیم زند کہ بمیرم و ازین اندوہ خلاص
 یا ہم اگر کشتہ شود فقد وقع اجراء علی اللہ ہم عند انزلاق روحہ مقصود
 او بدست او دہند و جان را بہ تیغ و تیر و نیزہ بقائل نہد چہ چنین داند و بیند
 کہ جان را بخدای سپارم ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل اللہ امواتا
 درست جز ایشان این عزیز نباشد۔ و وقت ساخته شدن برائے جنگ را
 مثلاً لامر می پوشد و بیضہ بر سر می بندد و گریابی آلات حرابہ در ہر آنے کہ
 گرد خویش می آرد مراقب و حاضر باشد اگر شاہدہ عین است خود عین را شاہد
 آرد از و اعانت و مدد طلبد و از و اجازت خواهد کہ بر گیرم یا نہ و در جنگ
 آیم یا نہ۔ اگر او اجازت دید و آید و اگر منع کند باز آیتد و اگر در مراقبہ
 مجرد و لغورے و تخیلی دارد نظر در ول خویش کند اول خطرہ بیند کدام آمد
 منع آید یا اجازت صورت فتح نمود او را در خیال او یا نہ ہمت ہر چیزے
 را کہ قوی تر بیند اول باشد افضاے او کند۔ و اگر شاہد عین است اگر
 او اجازت داد صریح یا منع کرد خود ہم بر آن رود چنانچہ گفتیم و نظر در استصحاب

حال کند اگر از محاورہ صورت او ایسی می بیند کہ اجازت است خود بدال روڈ
 اگر صورت منع است ہماں کند۔ و اگر در حالت تصور آواز شنود یا چیزے
 پیش آید کہ آواز انجا منع تصور میکنید یا اجازت ہماں روڈ۔ و اگر مرد از
 اہل تفرس نبودہ باشد برائے دل اور اہمیں تصور و تخیل سنبدہ بود و اگر
 تصور پیر و اردو در حالت محاربہ اور ایما خود داند یا پشتوان خویش بیند یا
 مقدمہ کار خود و مہورا احساس کند۔ چنانچہ در نماز گفتہ ام پیر ایما است و
 چپا تصور کند یا امام ایجا نیز ہماں صورت است و اینجامزد حم کار است
 دل بہ طبیعت خویش مضطر و بلجا شدہ تصورے درستی دست می دہد۔ و البتہ
 سخت در تصور و تخیل خود تجدید سبقت با پیر کند و در نماز ہم چنین کردہ اند
 برائے ہر فریضہ تجدید بیعت با پیر میکنند۔ ہم چنین ایجا۔ و اینجاد و تصور است
 یا صورت جمال تصور کند یا صورت جلال و کذلک لطف و قہر و درین مقام
 ہر دو بر محل بکار اند اگر صورت جمال تصور افتد فتحے بہو لطف و آسانی دست
 دہد و اگر صورت لطف افتد غنیمتے و نقدے بدست آید۔ و اگر صورت
 جلال روے نماید قتال سختے و اثر و حامے قوی و اگر قہر باشد فتحو و بائد
 منہ۔ من این ہر چہاں صورت بعینہ نبوشتم امامرد ماں عالم نام جاہل
 صفت فہم نکنند زباں و راز کنند قطع لسان ایشان را بصورت سخن
 کشدہ می باید نبشت۔

(۳۳۲) و مرید طالب اگر چاکری کسے کہ خواہد کند اگر صاحب
 ازاں مردم است کہ کار ہائے نامشروع فرماید چاکری او حرام باشد

کیفیت و شرایط چاکری
 کردن مرید۔

ترک آوردن صحبت او واجب بود و اگر کار ہائے سخت فرماید کہ در غل اوز یا کما
آید ہم ترک صحبتش باید کرد۔ و اگر ملکہ را صاحب اقطاع رایا آن ملک کہ
لازم خدمت پادشاہ می باشد طلب خدا و رسرا و افتد اصل کاریت کہ ترک
چاکری و صحبت و ملک اقطاع کند و اگر از آن چارہ نباشد خدمت
پادشاہ بجا آورد و بنال و طائف خوش باشد از خدمتش جدا شود گوشہ گیر و
گذارونی خویش را تمام کند و اگر خواندنی ہم بخین میسر آید بہتر و اگر نہ پیش
او استادہ باشد و خواندنی خویش بسر برد۔ و اگر جنبانیدن لب حرکت
دہان آن صاحب را خوش نیاید و البتہ کار ہائے فرماید کہ بگفتار تعلق
دارد ہمہ خواندنیہا بدل خواند چنانکہ لب نخندد۔ اینچنین خواندن اثرے
لیغے دارد و ل را گرم کند و اثر حرف و صوت آنچه در زبان بود ہم در دل
افتد عنقریب فتح و فتوحے روئے نماید و آن ملکہ کہ صاحب اقطاع است
این کار ہا کردن برو نیک آساں است۔ بیچ کارے بہتر از احسان برقرار
و غزبانیت۔ یک کارے کہ ہلے خدایا کند کہ آن مشوب با احسان باشد
آنقدر مزید در وقت او باشد کہ آنرا حاضر تواند آورد او خود اندکے این مزید
از کجا است۔

(۳۳۳) این ہمہ کہ مسکویم با این ہمہ پاکی نفس شرط کلی است
بے این بیچ کار نمی شود۔ بر رعایا آن معاملات کند کہ مادر و پدر بر فرزند
آن قدر نکنند و البتہ در آن گوشہ کہ وقت او مستور بند کرد باشد شب او
منحصراے ذکر و فکر بود روز او در مشیت امور مسلمانان بود و کار بیچ

را فروداشت نکند۔ و اگر بادشاہ اور فرمایند فلانہ را بکش و فلاں را مطالبہ
 کن و یا جلا کن شاید کہ دریں کار با اقدام کند بروے گوید مرا این کار با مفرا
 و اگر خواهی کہ مرا بفرمائی خود مرا عزل کن از من این کار با نخواهد آمد۔ و البتہ
 حرص بریں نہ میند کہ مال اقطاع را گرد آرد و آنچه حق بیت المال است آن را
 بانہا و غایت رساند و از آن خود را غنی و مالدار گرداند ہما مقدار کہ اورا کفایت
 باشد ہما مقدار بگیرد۔ و البتہ چندنا شروعی کہ از آن ملکی است و شرط کار
 ملکی است گرد آن کار نگردد و چنانچہ جامہ نام شروع پوشیدن قبایے ابریشم
 و کلاہ زرد و مویزہ ابریشم۔ ہمیں مثال ہرچہ ازیں جنس باشد گرد او نبود
 و اگر بادشاہ برائے او مرتعے کند پس آئندہ از او بیرون آید بکشد نگاہ او
 و سہ روز کے کہ رسم ایشاں است ہماں ساعت ہوشد کہ پیش او
 رود و نزدیک فقہار وایتے مر جوے ہست گوئی براں عمل کرد فقہا شمار
 و شمارے را اعتبار کے کردہ اندایں نیز ہمیں اعتبار کار کند۔ دریں
 واقعات تصور شد ہود پیر اثر کے تمام دارد و ازیں تصور بسیار انتفاع
 (۳۳۴) و اگر کیے ازیں اعوانا نرا طلب در سر افتد جز ترک آن کار
 تدبیرے و دیگر نیت مگر یک تدبیر کہ او بدیں نیت اختیار کند آنچه ایں
 اعوانان بر خلق میکنند او پیش شود بر خود گیر و سبب خفت برسلمانان
 و سبب خلاص ایشاں۔ و کاریکہ از آن قوم است باید ملازم حال
 او باشد و صلاح کار آن اسیراں و گرفتاراں و ضعیفاں و در ماندگاں
 بواجبی از خدا خواهد و آن عملے کہ از آن اعوانان آنچه میکنند اما بصورت

خفت میکند از بستن کشتن و دامن ہم از خداوند و ہم از خدا بنید ہم از ازل
 ره اخلاص ایشان جوید۔ و اگر خصیہ و رفقے از ایشان بدور رسد آنرا قبول نکند
 این چنین شخصے در این چنین ورطہ افتاده این چنین کارے کند از بسیار
 پیشتر رسد کہ رسول اللہ فرمود است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجرک
 علی حسب تعبک اجر بر حسب تعب است جزا بحساب عمل است یکے
 بفرغت و بغیر مزاحمت کارے میکند و یکے با چندین گرفتاری بکار است
 اِنَّمَا يُوفِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ در شان او درست باشد

تصور اینکه طالب درین
 حسب قتال و نظر

بیدار شدن

(۳۳۵) طالب درین حراب و قتال تصور خود را تصور کند اگر سوا
 است میان دو گوش اسپ بنید و اگر پیاده است خود را محاط بدو تصور
 کند گوئی او را ہم بدو در پوشیده اند۔ لے عزیز تو نمیدانی کہں چه راه
 و چه تعلیم میکنم خدا ترا فهمے روزی کند تا بدانی کہ چه میکنیم۔ تیغ اسفند
 و تیر اسهم اللہ و سنان راسنان اللہ و اندانچه از ایشان سزآں
 از خداوند و این ہمہ گفتیم بہ تحقیق و ثبت بدانی کہ عمل مرضی است کرم اللہ وجہہ
 (۳۳۶) و اگر بادشاہے را طلب خدا در سر افتد تدبیر او یکے آنست

حسب بادشاہیکے
 طالب خدا در سر افتد

کہ سلطان ابراہیم او ہم و معاویہ ثانی و عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہم کرد و اگر ای
 نتواند یا خود امانے است کہ برائے ای کار را جز او بہتر نیست عالمے
 متدین صالحے دانشمند کہ ہرگز از سیرت او این معلوم نشدہ است کہ
 او پہولے مبتلا است برائے امضائے احکام امور شرعی را ہموار نصب
 کند و ہم بدو نسبت دہد و ہمارہ منہیاں و مجبران گمارد کہ متجسس متفحص

حال او و کسان او باشند ہر چند کہ او مرد متدین است از و چیزے نراند
 اما از جوانب امین نباید بود تا حیلہ نکند و از ظاہر روایت بروایت مرجم
 غیر معمولہ نرند و حیلہ زکوٰۃ رار و اندار و البتہ ہر کہ گوید حیلہ زکوٰۃ کردہ ام
 از و بعنف زکوٰۃ بستاند و اگر حیلہ استبر از کسی معلوم شود و البتہ از زجرے
 و منع و از ضرب چند تا زیانہ خالی نگذار و و شارب عرق و ماء الشیر و آنچه
 بدیں ماند بے ہشتاد تا زیانہ نگذار و و البتہ رواندار و کہ بائع این اشیا
 فاش و اسفار باشد۔ مرد متدین خدا ترس وری سئلہ عمل بروایت
 حنفی نکند۔ و اگر اختلاف میاں علما رفتہ است آنچه احوط و اسلم بود
 ہماں را اختیار کند۔

(۳۳۷) بادشاہ طالب راتبع و تفحص فقرا و ضعیفا و ایتام و
 عجائز و واجب باشد بلکہ فریضہ است نباید حق کسے در گردن او بماند
 کہ وادن بیت المال مستحق برو فریضہ و واجب است برائے ای
 متدینان و خدا ترسان را نصب کند کہ ایشان چیزے رسانند۔ و
 آل قدر کہ در ولایت او از خط و قصبہ و قریات است از ضعفا و
 مساکین آل ولایت باید کہ با خبر باشد و اگر خبر بد و نرسد او عند اللہ مغدو
 باشد۔ و اگر مردم بے دیانت خود را باستحقاق نمانند اصحاب حال را
 بکار باید داشت۔ کور و لنگ و گنگ و بیست و عورت بیوہ و یتیم
 و امثال ایشان باید ضایع نماند و ای کار خیر حسب وسع امکان فریضت
 بیچ کارے ازین مشکل تر نباشد۔

(۳۳۸) بادشاہ طالب را دو کار باید کرد نفس را وقت اعلا کلمۃ اللہ
 سازدن را ہم بدایاں درود و دل را در مراقبہ بہ تصور حلال و عظمت قہر کند کہ
 صولت نفس اورا جز عظمت و قہر باری نشاند این آیت را بسیار خواند
 الْمُرْتَكِفُ فَعَلَ رَبِّكَ بِعَادٍ ۝ اِرْثَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ
 مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ
 ذِي الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَاكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝
 فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمُنْصَادِ ۝
 ہر چند کہ خود را بادشاہ سگستہ تر و خوار تر گرداند راہ او سجدانز و کثیر باشد
 و دولت و دست دست دہد و حالتے پیش آید قریب بحالت مصطفی و مرتضی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کرم اللہ وجہہ چنین گفتہ اند اگر سالے امساک بار
 شود و بادشاہ لتہ کہنہ رنگیں در کمر بندد و جامہ کہنہ بہ پیوندے رنگیں برود
 کشد سر بر منہ کردہ کلند بدست گیرد و چندے گزے زمین ہم بدایاں کلند بدست
 خویش کاود و سید تخم جو بدست گیرد و آزار بجا رود و بالستقبل قبلہ و بجز
 وزاری و شکستگی و در ماندگی از خدا باراں خواہد بیشک بیارود۔ در وقت دعا
 بادشاہ اگر خود را از جملہ فقیراں و مسکیناں و از افتادگان کمتر دارد ہر چہ خواہد
 بیابد و خواہد شیکہ طالبانرا است آن خواست مقصود بہرہ نیاسند بجز
 بشکستگی و ماندگی و از خود بیرون آمدن نیابد۔ سلطان ابراہیم او ہم
 رحمتہ اللہ علیہ میان جملہ مشایخ و صوفیاں بیارے از ہمہ خود را خوار تر کردہ
 بود ہم از سبب این کہ باو سے عزت بادشاہی بود اگر چہ اثر آں خراب باز

سرا و فرو افتادہ است اما البتہ اثر خمار باقی است۔

(۳۳۹) طالبان و تارکان را بزرگ بلائے است اینکہ در دل ایشان

بگذرد کہ من طالبم یا من تارکم۔ ازین کوک نفس بصبر صفا شدن جز
باستعانت خاصہ نباشد۔

طالبان و تارکان را
بزرگ بلائے است اینکہ
در دل ایشان فتنہ
من طالبم یا تارکم
یاد شاہ اگر درکت احاس
فتنہ کند اور اچھے باید
کرد

(۳۴۰) واگر بادشاہ درکے احساس فتنہ کند صورت حکمت را در کار

بند و در قتل و جلاے او دل نہ بہند معاملتے باو کے کند کہ او بجاں خویش

بجاں ماند و فتنہ او دفع شود و سلاطین کہ حکما را بر خود داشته اند ہم برا

این مصلحت را۔

(۳۴۱) اگر عورتے را خداوند سبحانہ و تعالیٰ کرم کند طلب را اوت

در سرا و افگند چہ عورت چہ مرد از ان طرف ہمہ را در یک سلک کشید اند

تفاوت جز عضوے بعضوے نیست از روے صورت ظاہری تدبیراں

عورت چہ باشد۔ اگر جوان است تدبیرش جز این نباشد انقطاعے و

انزواے این جنیں کہ روئے آفتاب دیدن و سوے آسمان نگر بستن

جز بضرورت بشری نباشد و این کار بے مرشد نشود۔ مرشد او پیرے کہنہ

ریختہ بختہ باید آسچناں کسے کہ اور شیعہ معصوم خوانند تلقینے کہ او کتد

این عورت در کنج خانہ شستہ خردیاں شغل شغلے و بگر مشغول نباشد و طعام

البتہ گوشت نباشد۔ برنجے یا تانے کے مردم فقر خشک خورند۔ البتہ البتہ

صوم دوام ملازم او باشد و در مہانیا و شادی ہا کم شنید و در غم و شادی

یا رکے نباشد۔ و چنانچہ رسوم عورات است البتہ چیزے با خود دارند کہ

تربیت زنانیکہ
ایشاں را طلب
در سرافتد

برائے گورو کفن کار آید ازیں رسوم و عادات بیرون آید۔ وایں طائفہ خود را
 برگرد خود گشتن ندید۔ و پیرانشاید توجہ خود فرماید۔ و عورت را باید بعد ظاہری
 در و بسیار باشد تزیینے نکند بیج و جھے و سحلی و غیر آں خود را نیاراید اگر چه
 در تنہائی خود است۔ حاصل حیات او بریں سخن منحصر است۔ عورتے کہ شوہر
 او محبوب آں عورت بودہ باشد بمیرد چونہ احداد کند او بریں صفت باشد
 باز سجد میگویم کہ باجنس خود نشست و خاست نکند و در خلوتہائے خود در دہا
 کہ عورات گویند با خود نگوید و با خود باز نگرداند۔ و آنکہ گویند شوہرے مرشد
 باید چنانچہ حکایت فاطمہ و احمد خضر و بیہ گویند۔ آں افسانہ ہم در آں شبہا
 تمام شدہ است من حکایت زمانہ خود میگویم۔ و ہر چہ ایں را پیش آید در
 خلوت خویش از خیرے و شرے چنانچہ نارسے و نوبے دل بد آں ندید
 و بہ جہد جہید از آں معترض باشد و آنچه در آں وقت بیند او را در دل نداند
 تا ثانی الحال او را وسوسہ ندید۔ و از جملہ اذکار و او را و وظائف باید کہ
 نماز بیشتر باشد۔ و اگر صنعتے خواهد رسیدن و بس کشیدہ کشد و کسے
 را مادر و کسے را پدر و کسے را برادر خواندہ نکند کہ ازیں خواندہ راندہ شود
 و اگر شوہر دارد و شوہر شس از آں مردم نہ کہ قدر شناس ایں کار باشد تن
 خود را بہ تمام بد و نسیار و جز برائے اطاعت فرماں خدایرا۔ و اگر او بر بنے
 دیگر و کنیزک راضی شود و ایں را معذور دارد خود او ایں را دولتے ہنئیے شمارد
 و دیگر گویم عادت شہوت پرستان است ہر کہ بہ کراہیت و عدم رضا
 باوے رغبت کم است و ہر کہ شوخ است و زندا است و طلب دارد و بر آ

این کار شیوہ و شکل بسیار دارد و بر و غمبت بیشتر است۔ و چون این خود را
 کشیدہ دارد و برے این کار را ساخته نباشد زیر اچھو لے گرفتار دارد
 از سر تا پا شعور از خود رفته است برے کہ آرایہ صوم و وام دارد و در ہنش
 بوے می آید و نشن بیشتر ریختہ است از آن اعضا کہ او خطا دارد آل
 اعضا گداختہ است ضرورت شوہر از و دست خواهد داشت۔ و اگر فقیر
 پرسد کہ آراستن و سرو اندام شستن و ساخته شدن برے شوہر احق است
 ناحقی چونہ کند گویم فقیر ہا راست میگویی و لیکن این سخن مجبان و عاشقان
 است این سخن سونو حکااں و افرو حکااں و و اما مذکااں است نشنیدہ
 ان اللہ لایو اخذ العشا ق بما یصدہا منہم جو انے را و اول
 جوانی طلب خدا و رول افتا و طعام گذاشت آب گذاشت خواب گذاشت
 مادر و پدر او و در تا پاک اند و حقوق ایشان بر و فرض و مع نہا گرفتار
 گرفتار است اگر جو انے و عشق مجاز گرفتار شد مادر و پدر را بر و طلب حقوق
 ماند این کار را ہمہراں قیاس کن۔ و اگر شوہر ندارد و خود فانی است
 چنانچہ طالبے رازن نباشد۔ و اگر زراں باشد او را تسبیح گردانیدن و
 شستہ نماز گزاردن موافق تر باشد و صوم دوام باید کہ بود۔ و شستہ
 غم پیرو دختر و نسیہ و فرنیہ نخورد و در واد و ستدا ایشان و خانکند
 و رسوم و عاداتے کہ میان ایشان جاریست آنرا بیکبار و دواع کند
 و شستہ فرزنداں و دختران و بندگان را رسوم و عادات تعلیم کند
 مثلاً گوید کہ در خیانتہ ما این آدہ است و این نیادہ است و چنانچہ

از کفرے اجتناب میکنند ازاں اجتناب کند۔ و چنانچہ جو اں را گفتم در جہا
 و شادی حاضر شود و با ایشان یار نباشد۔ و گریہ او جز در ایافت مقصود نباشد
 و دم سرد او جز از خوف حرام نبود۔ و اگر دلش بر اے حج مائل شود یا د خدا را
 کعبہ خود سازد و ہمہ روز گردا و گردو۔ و او را از کنج بروں آمدن آشتی و
 تفرقے فاحش پیش آید۔ و در ایامیکہ از عبادت ظاہر بیکار میشود و در کنج
 نشسته بحس دل اللہ اللہ گوید کہ از جملہ عبادت ہا اینجا او بیشتر اثر بیند
 و اگر بہ بلاغت نرسیدہ دروے شوہر ندیدہ او را این کار مناسب تر و
 موافق تر ہے دولتے کہ او دار و اگر در اینچنین ایام او را طلب خدا در سر
 افتد گفتمہ ام آخر طلب نسبت محبت و عشق دارو این ہمہ کار عاشقان
 است کہ میگویم۔

(۳۴۲) ویک کلی با خود راست گیر و واقعے و خوابے کہ او را پیش آید
 اگر از آنہا است کہ نقیض و ضد است مرہوار کلا و جملتہ آنرا اتباع کند
 و براں باشد اگر چیزیش پیش آید کہ درو و ہم لذت این جہاں باشد از دست
 الحذر الحذر۔ این سخن با مردواں طالب ہم ہست۔

(۳۴۳) و خود را عورتے با برکتے و پارے نسا زد بر آب بخواند بدد
 بر کو دکاں دست فرود آرد و ہر کسے را نشدہ نفسے بدد۔ این از مطالبے
 آمدن است۔ مرد طالب را ہم ہمیں صورت است و اگر خداے تعالی نازد
 او را این دولت روزی کند چنانچہ را بعد بصریہ و بی بی فاطمہ سام رحمہما اللہ
 این حکایت دیگر است ایشان پیرانرا ارشاد میگردند۔

(۳۴۴) اے عزیز بہ تحقیق بدانی کہ منیچو استم ہر ملتے کہ آتر ہفتادو
 دولت گویند رہ ارشاد و تعلیم ایشاں نبولیم و این ہفتادو دولت
 احمدیت منیچو استم رہ ارشاد و تعلیم مشرکان و مجوس ترساہم نبولیم باوجود
 آنکہ ایشاں بااں شرک و مجوسیت و ترسانی کہ گرفتار اند اما وقت عزیز
 است و عمر قصیر است و خداوند سبحانہ و تعالیٰ فرمودہ مَا مِنْ دَابَّةٍ
 اِلَّا هُوَ اَخَذَ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلِيٌّ صَرِيحٌ مُّسْتَقِيْدٌ۔ آخذنا صيتها
 عبارت از رابطہ کہ ممکن را با واجب است۔ علی صراط مستقیم عبارت
 از اجتماع آل رابطہ است بدست رب تعالیٰ ازاں رو کہ او اوست
 و آل رابطہ بدست او متحد باشد۔ قَسْبُكُنَّ الَّذِيْ بِيَدِكَ مَلَكُوتُ
 كُلِّ شَيْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ ہم پر یہ اشارت فرمودہ است باشد
 کہے کہ این رابطہ بدست او دہند و او بر اسرار ہمہ و پر بو اطن ہمہ مطلع
 باشد۔ اتباع شیخ نصیر الدین محمود او وہی ثم حشمتی قدس سرہ و وجہ العزیز
محمد حسینی را سلمہ اللہ تعالیٰ الی یوم التناؤ پر توے ازاں
 بردش زدہ است ہر آئینہ شے ماٹی و در خیال دل او بیضہ بناوہ است
 کہ از آیشاں معارف و حقایق آسجا تولیدے ہست۔ و لکن فہوم تہر
 و رب غیور ہست رواند از و بر اہلے و ناسلہلے سخن رود۔ یک سخن
 ورستے جامعے با تو گویم و بسیار گفتہ ام و شاید مہدیں پاری چند بار
 گفتہ ام۔ مرجع سلوک و مباء او بد و کلمہ باز آندہ است تزکیہ نفس
 و توجہتہ تام تزکیہ نفس ہر کسے باندا زہ کہ اوست بروینے ورہے کہ

اوست۔ و توجہ تامہ انچہ ملقن تلقین کند۔ بدست ہر کہ این دو کلمہ ملاک الہ
 سپردند خمیر مایہ ہمہ سعادتہا و رخصتہ و جو و او نہادند و بدیل دامن خرقہ او
 بر بستند کارش بفضل اللہ مرتب تمام شد۔

تہمت



تمام شد

کتاب مستطاب المعروف بہ خاتمہ از تصانیف حضرت
 قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین سلطان العارفين الولی الاکبر خواجہ
 صدرالدین ابوالفتح شہید محمد حسین گیسو دراز چشتی
 رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعلیقات بر کتاب خاتمه

مصنف کتاب خاتمه اعی حضرت خواجہ بندہ نواز محمد موم سید
محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ العزیز دریں کتاب در بعض جاها بعضے
از واقعات بزرگان سلف اشارہ فرمودہ اند و انہارا بتفصیلا در معرض تحریر
نیارودہ اند۔ راقم این سطور سید عطا حسین غفر اللہ عنہ فوبہ بعضے از انہارا از دیگر
تصانیف حضرت محمد موم رحمۃ اللہ علیہ و از کتب مستندہ اقتباس کرده حوالہ تسلیم
می نماید۔

صفحہ ۱۲ فقرہ (۲۶)

(۱) "جنید رحمۃ اللہ کہ در شان سہل رحمہ اللہ گفته است آسان سخن نیت و جنید
فرمود قدس سرہ العزیز۔ سہل آرزو کہ از ما در بوجہ آمد روزہ دار بود و آن روز کہ
وفات کرد روزہ دار بود و بحق رسید روزہ ناکشودہ بہاں سہل گفته انا اذکر خطاب
است بر یکم با این ہم او چیز از دل نداشت" (منقول از تذکرۃ الاولیاء
حضرت خواجہ فرید الدین عطار و بعض تصانیف حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ
علیہا)

صفحہ ۳۳ فقرہ ۲۸

"حکایت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ باشی بالارفتہ است" از لفظ

”بالارفتہ است“ غالباً مراد مصنف علیہ الرحمۃ از ترجمہ اداب المریدین است کہ
 ایں کتاب خاتمہ را بطور کتمہ آن تصنیف کردہ اند۔ از کتاب ترجمہ اداب المریدین کہ
 بارچہارم در سنہ ہشت صد و سیزدہ ہجری تصنیف کردند و الاآن ہمیں نسخہ در دنیا
 موجود است ایں حکایت نقل کردہ می شود :-

”ذوالنون مصری را از حال و آل سماع پرسید نگفت سماع و ارد حق است
 چیزے از خدا بر بندہ فرود می آید دلہا بسوے حق می کشد ہر کہ بسوے آن دارد کہ
 گوش بحق داشت محقق و متحقق شد و ہر کہ بسوے آن گوش پفس داشت زندیق شد
 بحق چند معنی دارد۔ متصف بصف حق است محقق و متحقق شود و ہر کہ او بہ سبب حق
 شنود یعنی آنچه حق و حقاً باشد۔ دیگر بحق شنود یعنی او از خودی او زرفتہ و نفس نفسا^{نت}
 او باقی سماع چنین کس بزندقہ کشد سخن مختصر می کنم کہ ترجمہ دراز نگردد۔۔۔۔۔۔
 از عبد اللہ خفیف حکایت آرند کہ او گفت با احمد ابی الجواری
 بشر از در مجلسی بودہ ام در آن جمعیت اتفلقی سرودے گفتند وقت شیخ احمد
 خوش شد خاست و تو احدے میگرد مقابل او صف بود و بعضے ابنک دنیا آنجا پوہ
 اندیکے میان ایشان تبسم کرد شیخ احمد منارہ شمعے بود آنرا گرفت و طرف او
 انداخت بروتر رسید بدیوار رسیدہ پایہ آن منارہ بدیوار خلیدہ اگر بروز
 تاچہ شدے مقصود ازیں حکایت ایں بود کہ آنکہ بلہو و تبسم در سماع بہ ایتد
 او در مجلس سماع نشاید۔ اما فقیہ جامد طبع را و متعلم خشک مزاج را از سماع آنچه
 بیرون کنند چنانچہ مگس از شہد و ہمچنین گویند شیخ ابی احمد ابی الجواری ہی سال
 نماز صبح بوضو عشا گذارد یعنی اینچنین متعبد و سماع می شنید و بر تبسم و متلہی اینچنین

معنا میگرد و از اینجا این معلوم شود که گمان نبرد که صوفیاں در سماع بخیر می باشند۔
خبر تمام است اما چنانچه چندین اعمال دارند که از اعمال ایشان سماع است۔

(۳) صفحه ۵۹ فقره ۸۵

” حکایت خضر و موسی علیهما السلام شنیده باشی۔“

این قصه در کلام اللہ شریف در سورہ کہف مذکور است از اینجا باید طلبید۔

صفحه ۶۱ فقره ۸۸

” حکایت خدمت شیخ الاسلام فرید الدین و خدمت شیخ قطب الدین و خدمت

شیخ معین الدین قدس اللہ سرہم بارہا گفته ام شنیده باشی۔“

حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو در از قدس اللہ سرہ العزیز این حکایت را

در بعضی از تصانیف خود آورده اند۔ راقم الحروف عطا حسین آل را بہ تمامہا از

کتاب سبع نابل کہ تصنیف حضرت سید عبدالواحد بلگرامی است رحمۃ اللہ علیہ اینجا

نقل میکند۔

” چون مخدوم شیخ فرید بشہر دہلی رسید با خواجہ قطب الدین بیعت کرد بعد

از ان ملازم خدمت گشت بعد از مدتہ خواجہ جہاں شیخ معین الحق والدین بمقام

اجمیر آمدند مخدوم شیخ فرید بہت پائے بوس ایشان زلفت بہ سبب آنکہ اگر

من بجنور پیر خود نخت پائے بوس پیر کنم ملاحظہ پیر فرود گذار شہ باشم و اگر

پائے بوس پیر کنم ملاحظہ پیر فرود گذار شہ باشم۔ آنگاہ خواجہ جہاں شیخ معین الدین

با خواجہ قطب الدین فرمودند کہ شیخ فرید را بطلبید و حاضر کنید چون بطلب ایشان

حاضر شدند نخت پائے بوس پیر کردند و پیر ایشان بازوے مخدوم شیخ فرید گرفتند۔

درپایے پیر خود انداختند و ایشان شیخ فرید را در کنار گرفتند و عنایتها و تواضعها بسیار فرمودند با خواجہ قطب الدین گفتند کہ کار شیخ فرید برائے چه معطل میدارند کار ایشان را تمام کنید۔“

صفحہ ۱۱۵ فقرہ ۱۱۵

”حکایت ابراہیم خواص و یوسف حسین گفتہ باشم و تو بارہا از من شنیدہ ^{شہابی} حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ یوسف حسین بودند و ہر دو بزرگان از اکابر متقدمین اند و معاصر حضرت سید الطالیفہ جنید رضی اللہ عنہ۔ حضرت یوسف بن حسین الرازی در سنہ ثلث و اربع و ثلثمائتہ از دنیا رفت و حضرت ابراہیم خواص قبل از دو سنہ احدی و تسعین مائتین وفات یافت۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گمیو در از رحمتہ اللہ علیہ آں قصد را کہ اشارتے از اں درینجا فرمودہ اند و بعض تصانیف خود ملخصاً آورده اند۔ را تم ایں جزو آں را بہ تمامہا از کتاب تذکرۃ الاولیا خواجہ فرید الدین عطار بہ نقل می آرد۔

..... ”ابراہیم خواص از برکات صحبت او یوسف بن حسین آنجا رسید کہ بے زاد و را حله بادیہ را قطع میکرد و نا ابراہیم گفت شبے از شبہا مذاے شنیدم کہ بر دو یوسف حسین را بگوئے کہ تو از را ندگانی ابراہیم گفت کہ مرا ایں سخن چنان سخت آمد کہ اگر کو ہے بر سر من زدندے آساں ترازاں بودے کہ ایں سخن با اومی بایست گفت۔ شبے دیگر ہمیں آواز شنیدیم کہ با او بگوئی کہ از را ندگانی برخاستم و غمگینم و استغفار آوردم و متفکر بشستم تا شب سوم باہول ترازاں گفتند کہ با او بگوئی کہ از را ندگانی و گرنہ زخمے خوری کہ بر بخیزی۔ بر خاتم

و بہ اندوہ ہے تمام در سجد شدم اور اور مخراب نشستہ دیدم چون چشمش بر من افتاد
گفت ہیچ بیتے یا داری گفتم دارم پس بیتے (عجمی) گفتم اور خوش آمد و دیر
بر پائے بود و آب از چشمش رواں شد چنانچہ باخوں آمیختہ بود پس رو
بمن آورد و گفت از بامداد تا اکنون پیش من قرآن میخواندند کہ قطرہ آب از
چشم من نمی آمد و مرا حالتے نبود بہ یک بیت (عجمی) کہ بشنودم چنین حالتے پدید
آمد کہ طوفان از چشم من سختن گرفت مردمان راست میگونیذ کہ او از مذلق است
و از حضرت خطاب راست می آید کہ او از راندگان است کسکہ از بیتے چنین شود
و از قرآن بر جاعے فرودہ بماند راندہ بود۔ ابراہیم گفت کہ من متحیر بماندم در کا
او و اعتقاد من سستی گرفت تر رسیدم و بر خاستم و بہ باد یہ در آدم اتفاقاً خضر
افتادم فرمود کہ یوسف حسین زخم خوردہ حق است ولے جاعے او علیین است کہ
در راه حق قدم چنداں باید زد کہ اگر دست رد بر پشانی تو نهند منوز جاعے تو
اعلی علیین بود کہ ہر کہ دریں راہ از باد شاہی بیفتد از وزارت نیفتد۔

صفحہ ۱۱۰ فقرہ ۱۸۴

”حکایت سلطان ابراہیم اوہم شنیدہ قدس اللہ روحہ“

در رسالہ شیریہ امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ روایت کردہ
کہ حضرت سلطان ابراہیم اوہم کہ بادشاہ بلخ بود روزے برائے لشکار بروں
رفت و اسپ را در پیے ثعلبے یا رنبے انداخت کہ ناگاہ ہاتقے آواز داد یا
ابراہیم ای برائے ہمیں کار پیدا کردہ شدہ و برائے ہمیں کار امر کردہ شدہ ہمچنین
از قریب پس زیں اسپ او آواز آمد کہ واللہ برائے این کار پیدا کردہ شدہ

در حال او متنبہ شد از پشت اسپ فرود آمد و لباس خود را پشیمانے کہ آنجا
گو سفندال او میچرانید و او لباس او خود پوشید و اسپ خود را و هر چیزیکہ با خود داشت
نیز پشیمان داد و راه با دیہ گرفت و بعد چندے بمکہ رفت و در صحبت امام سفیان
ثوری و خواجہ فضل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہما درآمد۔

(۷) صفحہ ۱۳۸ فقرہ ۲۵۸

”حکایت لیلی و شکستن کاسہ مجنون شنیدہ باشی۔“

آوردہ اند کہ چند نفر گدایان بر در لیلی آمدند ملازمان لیلی کاسہ ہائے آہنا
پیش او بردند در ان میاں کاسہ مجنون ہم بود لیلی ہمہ کاسہ ہا را پر کرد و کاسہ مجنون را
شناختہ بہ سنگت۔ مردان مجنون را خبر کردند بجز شنیدن مجنون را ذوقے در گرفت
و برقص درآمد۔

(۸) صفحہ ۱۳۱ - فقرہ ۲۴۸

”حکایت کلیب و اصحاب جنید رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ باشی۔“

چنین گویند کلیب مجذوم شد از شہر بیرون آمد و بادیا افتاد و شے مہجاء
جنید رفتند برگرد او با ایستادند و گوشش باصفا داشتند کہ درین حالت درین
بلا او با خدا چہ میگوید و چہ می نالد شنیدند کہ می گوید یا رب سہی کلیب و سہی
مجذوم و در سہی ہذا فاقہ این جابرئیل و من المبارزت لے
خداے من نام من سنگے و تن من از چہ ام سنگید از دو خوردن من بعد چند روز بفات
کجا است جبرئیل درین میدان بلا و محنت معلوم شود کہ مبارز کیت او یا من منقول
از ترجمہ ادب المریدین

صفحہ ۱۶۶ فقہ ۳۰۶

(۹۱)

”حکایت آدم و نزدیک موت او شنیدہ باشی۔“

منقول از بعضے تفاسیر و قصص الانبیاء تألیف شیخ عبدالواحد بن محمد المنقعی

رحمۃ اللہ علیہما۔

”منقول است کہ در وقت عرض اولاد نظر آدم علیہ السلام در میان اصحاب لہین

بریک فرزند سعادتمند افتاد کہ میاں مردم نورانی بود و بصورت و سیرت بے نظیر و

دلپذیر مینمود با وجود اینہمہ ناز و اعزاز میگرفت دل آدم علیہ السلام برویک

گریاں آن فرزند چون سپند لبخت و کیفیت احوال او از چہرہ اش سوال نمود

او گفت کیے از پیغامبران اولاد ترست کہ نام او داد و خواهد بود گفت موجب گرت

او چیت گفت بجهت زلتے کہ مدت چهل سالش بگریانند گفت عمرش چہ مقدار

باشد گفت شصت سال گفت عمر من چہ باشد گفت نہ ہزار سال گفت از جلد نہ ہزار سال

چهل سال باو بخندم بعد از او بود عا اور گفت یارب عمر من چهل سال بردار و بہ

داؤد از رانی داد دعائے او چهل اجابت رسید حکم گردید کہ عمر داؤد صد سال

باشد بعد از گذشتن مدت ہصد و شصت سال از عمر آدم ملک الموت بہ قبض

روح آدم آمد و گے گفت مرا وعدہ اجل بعد نہ ہزار سال مقرر شدہ منور چهل سال

باقیت ملک الموت واقعہ داؤد در میان آورد آدم از دوستی جان جوع از

ہبہ جایزینداشت ملک الموت بہ تفصیل این قصہ را بعض حق تعالی رسانید

بکرم خود عمر آدم نہ ہزار سال تمام عطا فرمود و عمر داؤد بہ صد سال رسانید“

صفحہ ۱۶۸ فقہ ۳۰۷

(۹۱)

”حکایت شیخ لقمان خرمی پرندہ با ایں سخن نسبتے تمام دارد و بارها گفته ام“
 حضرت خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمہ ایں حکایت را در بعضی از تصانیف خود
 آورده اند۔ اینجا از نفحات الانس مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرده میشود۔
 ”وے ایشخ لقمان خرمی قدس سرہ العزیزہ) در ابتدا مجاہدہ بسیار داشت و معاملہ
 با احتیاط۔ ناگاہ کشفی افتادش کہ عقلش برفت گفتند لقمان آں چہ بود ایں
 گفت ہر چند بندگی بیش کردم بیش می بالیت در ماندم گفتم الہی بادشاہ
 را چوں بندہ پیر شود آزادش میکنند تو پادشاہ عزیزی در بندگی تو پیر گشتم آزادم
 کن گفت ندائے شنیدم کہ گفتند اے لقمان آزادت کردیم نشان آزادی آں بو
 کہ از عقل تو بر گیرم پس وے از عقلای مجاہدین بوده است و شیخ ابوسعید ابو الخیر
 بیا رگفته است کہ لقمان آزاد کرده خدایت“

(۱۱) صفحہ ۷۶ فقرہ ۳۱۵

”سخن بشرحانی رحمۃ اللہ علیہ۔ شنیدہ باشی۔“

راقم ایں سطور بہ تحقیق نتوان گفت کہ اشارہ حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد
 حسینی گیسو دراز قدس سرہ بہ جانب کہ ام سخن حضرت بشرحانی رحمۃ اللہ علیہ است
 ولکن حکایتی کہ مطابق مضمون ایں عبارت کتاب خاتمہ است، امام ابو القاسم
 قشیری علیہ الرحمہ در رسالہ قشیریہ از شیخ خود استاد ابو علی وفاق قدس سرہ
 روایت کرده اند ایں است۔ وقتے بشرحانی در راہے میگذشت مردمان بد
 ویکے با دیگرے گفت کہ ایں مردا یعنی حضرت بشرحانی اتمام شب نمی خسپد
 و بعد از نہ روز افطار میکنند۔ بشرحانی شنید و بگریست و گفت کہ یادندام کہ

وقتے تمام شب بیدار بودہ ام دکا ہے روزہ نداشته ام کہ بہ شب افطار کردہ ام
 لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ بہ لطف و کرم خود در قلوب مردمان بیشتر از ان
 می اندازہ کہ بندہ از زندگان او عمل می آرد و بعد از ان حضرت بشرحانی گما
 در شب سخت و ہمیشہ روزہ میداشت و بعد از سه روز افطار میکرد و نیز در سالہ
 قشیریہ آوردہ کہ وقتے بشرحانی علیہ الرحمہ بہ ملاقات معانی بن عمر ان رفت
 رحمتہ اللہ علیہ و در او زوازا نذرون پرسیدہ شد کہ کستی گفت بشرحانی دختر
 از انذرون خاتہ گفت کاش اگر یہ دودانگ نعلین منخریدی و می پوشیدی
 اہم حافی از تو دور میشد۔

صفحہ ۱۶۸ فقرہ ۳۱۶

(۱۲۱)

”حکایت ابراہیم خواصی چہ شہرین شاہد است و عمر و بکار گذارک۔“
 در نفحات الانس آوردہ کہ عادت حضرت ابراہیم خواص قدس سرہ این بود کہ
 ہر بار کہ اورا ضرورت و وضو شد غسل کرد و وقتے اورا علت سنگم پدید آمد
 ہر بار کہ فارغ گشتے غسل کردے همچنین شصت و نہ بار غسل کردے ساخت بود چوں
 بارہفہام در آب در آمد جان خود را بہ جان آنری سپرد و در سہادی و تعین و امین۔

صفحہ ۱۹۱ فقرہ ۳۲۱

(۱۲۳)

”حکایت فاطمہ و احمد خضرو بہ گویند۔ آل افسانہ ہم در آل شہبہا تمام

شده است من حکایت زمانہ خود میگویم۔“

از تذکرہ الاولیاء حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ۔

”..... احمد جامنہ چوں شکریاں پوشیدے و فاطمہ کہ عیال او

در طریقت آیتے بود و از دختران امرای بلخ بود تو یہ کرده بود و کس بہ احمد فرستاد کہ
 مرا از پدر بخواد احمد اجابت نکرد و گیر با کس بہ احمد فرستاد کہ من ترا مردانہ
 ترا زین بنداشتم کہ راه حق بینی را ہیر باش نہ راہ بڑ احمد کس فرستاد و او را
 از پدرش بخواست پدرش بحکم تبرک اورا بہ احمد داد و فاطمہ ترک شغل دنیا بگفت
 و بحکم عزالت با احمد بیار امید تا احمد را قصد زیارت با زید افتاد فاطمہ با او رفت
 چون پیش با زید آمدند فاطمہ از رخ برداشت و با زید گستاخ وار
 سخن آمد احمد از ان متغیر شد و غیرتے در دلش مستولی گشت گفت اے فاطمہ ایسے
 گستاخی بود کہ با زید کردی فاطمہ گفت از انکہ تو محرم طبیعت منی و او محرم طریقت
 من از تو بہوارسم و از و سجداے و دلیل بر این سخن آنست کہ او از صحبت من
 بے نیاز است و تو بمن محتاج و پیوستہ با زید با فاطمہ گستاخ بودے تا روز
 با زید را چشم بردست فاطمہ افتاد کہ خالبتہ بود گفت یا فاطمہ از برائے چه
 خالبتہ گفت یا با زید تا این غایت کہ تو دوست و حناے من ندیدہ بودی
 مرا با تو انبساط بود اکنون کہ ترا نظر بریں افتاد صحبت ما بر تو حرام شد و اگر کے
 را اینجا خیالے افتد پیش ازین گفتہ ایم کہ با زید گفت کہ از خدائے در خواست
 کردم تا موت زناں از من باز گیر و تا چنان شد کہ زناں را و دیوار را در چشم
 من کیماں گردایندہ است چون کے چنین بود او از کجا زن بیند پس احمد و
 فاطمہ از آنجا بہ نیشاپور آمدند و اہل نیشاپور را با احمد خوش بود چون یکجا
 بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ بہ نیشاپور آمد و قصد بلخ داشت احمد خواست کہ
 او را دعوتے سازد با فاطمہ مشورت کرد گفت دعوت سخی را چه باید فاطمہ گفت

چندیں اکاؤر گو سفند و حوانج و شمع و عطر و با ایں ہمہ نیز بیت خرابید تا کشیم
 احو گفت خرابیے چه منی دار و گفت چون کریمے بہمان آید باید کہ سگان
 محلہ را نیز ازاں نصیبے بود ایں قاطمہ در فتوت چنین بود تا لاجرم با یرید
 کہ ہر کہ منجو اید کہ مرے را در لباس زناں بیند گو در قاطمہ نگردے

مجلس شریف حضرت امام رضا علیہ السلام

فہرست مضامین کتاب خانہ

نقرہ	صفحہ	مضمون کتاب
۱	۲	دوام وضو و تجدید وضو برائے ہر فریضہ و احتیاط و حفاظت خانہ
۲	۲	وضو کردن و مسواک کردن
۳	۳	تعمیر الوضو - فریضہ بہ اول وقت ادا کنند سنت نماز فجر
۴	۳	بے وضو نچسپند و چون از خواب بیدار شوند وضو کنند
۶	۳	در نماز فریضہ و رقرات اختصار بہتر کہ حضور در نماز مقدم است
۷	۳	مراقبہ از کثرت نوافل بہتر است - حضور در وضو
۸	۴	تجدید وضو برائے ہر فریضہ و متصل وضو نماز فریضہ گزاردن
۹	۴	احتیاط در وضو کردن - در وقت وضو کردن سخن نکنند حضور در طہارت خانہ
۱۰	۴	قیلولہ و غنودگی یکے پیش از اشراق یا بعد از او میدان صبح قبلہ فریضہ فجر
۱۱	۵	شب را سہ حصہ کنند
۱۲	۵	وقایع خود پیش کئے گویند بجز پیرو از و جوان تعبیر نباشد

صفحہ	مضمون کتاب	فقہ
۵	اول وقت از اوراد خالی ندارند	۱۳
۶	نماز چاشت	۱۳
۶	وقت قبولہ کردن	۱۴
۶	نماز فی الزوال	۱۴
۶	اہتمام دارند کہ ہر نماز فریضہ را در اول وقت ادا کنند خصوصاً نماز فجر ^{و عصر}	۱۵
۶	اوقات مرجوہ را غنیمت شمرند تفصیل اوقات مرجوہ	۱۶
۷	اوقات مکروہہ و رعایت آن وقت داشتن۔	۱۷
۸	تاخیر در نماز عشا تا نصف شب	۱۸
۸	خواب و بیداری و مشغولینہا	۱۹
۸	مراقبہ اعز المشائیل است	۱۹
۸	صوفیان را در اشتہار و استعار حال خود التفاتے نباشد	۲۰
۹	ذکر و مراقبہ و مراقبہ در ہر حال	۲۱
۹	تسمیہ گفتن وقت طعام خوردن	۲۲
۹	نماز تہجد۔ خواب صوفی چند قسم است	۲۳
۹	خواب مردمانیکہ او شان را محمد تعلق بہ بیاست آویختہ بود	۲۳
۱۰	در خواب رفتن صوفی کہ او را باد شاہے دست پابریہ انداختہ ^{نور}	۲۳
۱۰	باید کہ صوفی را در خواب از وجود خود خبر بود	۲۳
۱۰	بعضی صوفیان عابدان شہید تا ہر چہ خواهند بران در خواب مطلع شوند	۲۳

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۲۳	۱۰	بعض صوفیاں عابدانہ پسندتا ہرچہ خواہند ہر ان در خواب مطلع شوند
۲۴	۱۱	حضرت علیہ السلام را با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاقات واقع شد آیا
۲۵	۱۱	خواب من اللہ القاشود و ان خص الخواص را بود
۲۶	۱۲	مرید را باید کہ بر اسے بیداری بسیار اجتہاد کند
۲۷	۱۲	طریقہا کے تغلیل طعام و آب
۲۸	۱۳	طریق طی کردن
۲۸	۱۴	تغلیل طعام و آب موجب تغلیل منام باشد
۲۹	۱۴	اقسام خواب کہ النوم فی اللہ باللہ من اللہ و عن اللہ باشد
۳۰	۱۵	انواع صوم و صائمان
۳۱	۱۵	اعتمکاف
۳۲	۱۶	اشتغال بہ نکاح بہتر است یا تکلی بہ نوافل
۳۳	۱۷	طالب را تجر و بہتر کہ نکاح اور ازیاں آرد
۳۴	۱۸	اختلاف در سند از حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ
۳۵	۱۹	ہم بعد از رسیدن بمرتبہ کمال صوفی را پابندی جمیع اورا لازم است
۳۶	۱۹	آداب طعام خوردن و فضیلت دایم با وضو بودن
۳۷	۲۰	آداب سماع شنیدن
۳۸	۲۱	حقیقت اختلاف فقہاء در سند سماع
۳۹	۲۲	مواقع کہ در ان سماع ناشنیدن بہتر

مضمون کتاب

نقرو	صفحہ	مضمون کتاب
۳۹	۲۲	حضرت نظام الدین اولیا بعد از رحلت نبیؐ خود خواجہ نوح تاشش شاہ سماع ^{شنید}
۴۰	۲۳	حرکاتے کہ در سماع از اں اجتناب لازم است
۴۰	۲۳	نا اہل را از مجلس سماع بیرون کنند
۴۰	۲۴	ذوقیکہ در سماع حاصل آید دو صورت دارد
۴۲	۲۵	از مفہوم بیتے کہ از اں صوفی در قص آید مقام اومی تو اں دانست
۴۳	۲۵	واقعہ رحلت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی در حالت سماع
۴۴	۲۶	شنیدن بیت بہ تجمل معنی ^{دہلی}
۴۵	۲۷	حل معانی اشعار از مجاز بہ حقیقت و اعتراض جاہلے بر خواجہ نصیر الدین ^{حراغ}
۴۶	۲۹	اشارات و معانی انواع رقصہا کہ صوفیاں در سماع کنند
۴۷	۳۱	حالات و واردات کہ بر اقصائے آہنا صوفیاں در قص آیند
۴۸	۳۲	حرکاتیکہ در سماع صوفیاں را از اں اجتناب باید کرد و احتیاطها کہ بکار ^{باید برد}
۴۸	۳۳	در مجلس سماع موجودگی عورت جائز نیست و اگر گویند عورت است سماع ^{از و جائز نیست}
۴۸	۳۳	فرامیر کہ نزدیک فقہا حرام اند صوفی را از اں بجد محترز باید بود
۴۸	۳۴	چنانکہ در سماع از نظر عورت احتراز واجب است ہنچیاں از نظر مرد فقہیہ
۴۹	۳۵	ایجاد نغمہ و اثر ہا کہ بر دلہا از نغمہ مترتب شود
۴۹	۳۷	سبب اثر نغمہ و استیلاے آں بر مستمع

نقرو	صفحہ	مضمون کتاب
۵۰	۳۷	اقسام سماع و ستمعان
۵۱	۳۸	بعد از سماع دل خود را گرد آرند و خیال خود را بمقبوضہ قائم دارند
۵۲	۳۹	احکام فرامیر و حسن صوت
۵۳	۴۰	صوفی را در مجالس و محافل آہنگ و نغمہ کشیدن نشاید
۵۴	۴۱	سماع را پیشہ سازند و در سماع بکار دیگر مثلاً ذکر یا مراقبہ مشغول نشوند
۵۵	۴۱	در سماع چنانچہ عمل نظیر بر نظیر گفتہ اند حمل نقیض بر نقیض ہم بہت
۵۶	۴۲	در سماع آب نہ نوشند
۵۷	۴۲	در سماع کسے را تنہا نگذارند۔ و اہتمام کنند کہ در سماع تہفہ نہ آداب سماع
۵۸	۴۳	در سماع خود سرود گفتن رقص کردن نشاید و برگونیدہ فرمایش کردن ہم نشاید
۵۹	۴۳	در حالت رقص پا بر زمین سخت زدن و دستک زدن نشاید
۶۰	۴۳	اگر در سماع صوفی در حالت آید و خواہد کہ دیگرے با او موافقت کند
۶۱	۴۳	آں دیگر را موافقت باید کرد
۶۱	۴۴	سماع صورت عشق بازی است
۶۱	۴۵	سماع را ایں قدر بگیرند کہ گویندگان و دیگران تنگ آیند
۶۲	۴۵	در سماع اوراد و وظائف خود ادا کردہ و بے تعلق شدہ بیاید و بے صورت شدید بیرون نہ رود
۶۳	۴۵	در سماع اگر ارذل الناس اہم کیفیتے وارد شود دیگران را باید کہ با او موافقت منودہ بر خیزند۔

صفحہ	نقشہ	مضمون کتاب
۲۶	۶۵	اگر کورے را دستار از سر او جدا شود اورا بحال او گذارند
۳۶	۶۶	سماع و قرض در مسجد شاید مستقبل قبلہ و پشت بجانب قبلہ کردہ نہ نشینند
۳۶	۶۶	انہار خرق عادتے کیسے نوع و مجلس سماع مناسب نیست
۳۶	۶۶	در سماع گویندہ را با طہارت بودن ضرور است
۳۶	۶۶	در دعوتہا کسے دیگر را بغیر اذن صاحب دعوت ہمراہ خود نہ برد
۳۸	۶۸	آداب نشستن در مجالس و در مجلس طعام
۳۸	۶۹	آداب طعام خوردن در مجالس دعوتہا
۵۰	۷۰	آداب ظلال کردن و مضمضہ کردن
۵۱	۷۱	آداب آب خوردن در اثنائے طعام خوردن و بعد از طعام خوردن
۵۱	۷۲	بعد طعام خوردن شکر منیر بان بجا آرد
۵۱	۷۲	در اثنائے طعام خوردن و بعد ازان شیش مردمان آروغ نیارد
۵۲	۷۳	صوفی اکثر الاحوال صائم باشد
۵۲	۷۳	اوقات طعام خوردن
۵۲	۷۴	احتیاط در اکل حلال
۵۲	۷۵	آداب منیر بان و میہمان با یکدیگر
۵۳	۷۶	کاروے پیش دستے تحفہ بردن
۵۳	۷۷	آداب بردن آوندے و اشیائے دیگر بطور تحفہ
۵۳	۷۸	آداب نان خوردن

نقشہ	صفحہ	مضمون کتاب
۷۸	۵۵	کیفیت طعام و آب خوردن ابدالان و چگونگی صحبت ایشان ^{با کمال}
۷۸	۵۵	کسانیکہ دعوت ایشان قبول کردن نشاید
۷۹	۵۶	صوفی را باید کہ از اخراجات خود کسے را مطلع کند و معاملہ با خدا دارد
۸۰	۵۶	پیش پیر جامہ ہدیہ بردن
۸۱	۵۶	آداب رفتن و نشستن پیش پیر و طعام خوردن پیش او
۸۲	۵۷	در امور بشری مرید شیخ را ہمو خود بشرد اند و در امور شرعی ہمو پیغمبرال
۸۳	۵۸	از مجلس پیر بے اذن او برنخیزد و از پیر چیزے التماس نکند
۸۴	۵۸	مرید مجلس شیخ را مجلس حق داند
۸۵	۵۸	مرید را لا بد است کہ فرمان پیر بجا آرد
۸۶	۵۹	پیش پیر متوجہ پیر باشد و براقبہ و ذکر و اورا مشغول نشود
۸۶	۵۹	از پیر غافل بودن حرام کلی است
۸۶	۵۹	یک سخن پیر مرید را بجائے رساند کہ صد سالہ طاعت او را آنجا نبرد
۸۶	۶۰	مرید نام پیر را بر زبان بسیار راند و در ہر جا و بہر حال تصور او دارد
۸۷	۶۰	مرید خود را و ایم در حرمت پیر داند
۸۸	۶۱	اعتقاد مرید با پیر و مرید را با پیر چہ قسم اعتقاد باید داشت
۸۹	۶۲	فرمان پیر را بر ہمہ مقدم دارد و در رعایت احترام ملازمان و مقربان ^{بکمال}
		پیر بسیار بجد باشد
۹۰	۶۳	مرید از کسانیکہ پیر او را بد عقیدہ اند بسیار دوری گزیند۔

صفحہ	نقشہ	مضمون کتاب
۶۴	۹۱	حرمت و اشتق جامہ پیر و تبرک بستن ازاں
۶۴	۹۲	حرمت و اشتق جاے نشست پیر
۶۴	۹۲	ارواح خلاصہ راطی مکان و طی زماں است
۶۵	۹۳	رابط قلب با پیر
۶۵	۹۴	مرید را باید کہ ہر کیے از اصحاب شیخ را بہ نعمتے مخصوص تصور کند۔
۶۵	۹۵	مرید را در اتباع پیر در امور بشری احتیاط باید کرد
۶۵	۹۵	اتباع پیر در معاملات است و در اہیات نہ
۶۶	۹۶	تحقیق کلام پیر از متفقہ نکند
۶۶	۹۶	مرید را پیر پرست باید بود
۶۶	۹۸	مرید را دو کار است تخلیہ و تجلیہ
۶۶	۹۹	تصور پیر
۶۶	۹۹	دوستی و محبت پیر
۶۶	۹۹	پیر و مصطفیٰ و خدایر ایکے دیدہ ایم و یکے دانستہ ایم
۶۶	۹۹	ہر کہ از فرمان پیر نفاذت کند او نہ کیجنت نیست مرید را ہر چہ رسد از پیر رسد
۶۶	۱۰۰	بر مرید مبتدی لازم است کہ ہر واقعہ خود را بر پیر گذرانند۔ و معاملات دیگر با پیر
۶۸	۱۰۱	در جماع محل بر پیر باید کرد۔

نقشہ	صفحہ	مضمون کتاب
۱۰۲	۶۸	پیر امثال ساقی تصور کن
۱۰۳	۶۸	مرید را اتباع پیر واجب است اگر چه از پیر پیشتر رود
۱۰۳	۶۸	بر پیر اعتقاد درست دارد کہ او مقبول و موصول است
۱۰۴	۶۹	مرید اگر پیر اور خواب یاد و واقعہ بحالت مستنکرہ بنید نسبت بحالت خود نکند
۱۰۵	۶۹	مرید مصاحبت و مجالست جز با معتقدان پیر ندارد
۱۰۶	۶۹	عشق مرید بر جمال ظاہری پیر
۱۰۶	۶۹	پیر بر مثال مرضعہ است و مرید بر مثال رضیع و در اسبج حال مرید را
۱۰۶	۶۲	از پیر استغنا نباشد
۱۰۶	۶۲	بد صحبت است آنکہ از فرمان پیر جدا شد و صحبت پیرا ترک داد
۱۰۶	۶۲	بہر حال تہ کہ ہستی و ہر درجہ کہ حاصل کردہ صحبت پیرا مگذار
۱۰۶	۶۲	مدت صحبت حضرت مصنف با پیر خود و ایشان را و ثنوار بہادر سلوک
۱۰۸	۶۳	پیش آمدن بعد از رحلت پیر و امداد از روحانیت پاک او شان
۱۰۸	۶۳	بعد حصول اجازت از پیر مرید را در دست گرفتن چہا احتیاط باید کرد
۱۰۹	۶۳	مرید از پیر مطالبہ علمی نکلند کہ در سلوک محتاج الیہ نیست و از پیر منتظر
۱۰۹	۶۳	خارق عادت نباشد
۱۱۰	۶۳	مرید را بے رہبری پیر در سماوات عروج نیست و این عروج بچند
۱۱۰	۶۳	طریق باشد
۱۱۱	۶۳	مرید را از الہیات ہر چہ پیش آید پیش پیر عرض کردن لابدی است

نقشہ	صفحہ	مضمون کتاب
۱۱۲	۷۵	مرید پیر اور قالب خود بجاے جاں بلکہ جاں جاں خود تصور کند
۱۱۳	۷۵	مرید را باید کہ در نظر پیر خود را آراستہ نماید
۱۱۴	۷۶	مرید را اگر با ایدال و اوقنا و ہم ملاقات شود از ہمہ روگردانیدہ روی پیر آورد
۱۱۳	۷۶	مرید را پیر ہر چہ فرماید بران عمل کند و زلت اور حاجت نسازد
۱۱۵	۷۶	مرید اگر پیر اور خواب یادروا قوہ مقہور باری بیند بگمان نشود و اور را باید دانست کہ مقربان حق را این چنین معاملات بسیار آفت
۱۱۶	۷۷	سخن فقہہ را با معاملہ و کلام و جہہ برابر کردن مصلحت نیست
۱۱۶	۷۷	پیر را ہر خدمتے کہ مرید بجا آرد منت از پیر بر جان خود نهند
۱۱۶	۷۷	مرید را باید کہ ہر روزے و ہر ساعتے سلامتی پیر از خدا طلبیدہ باشد
۱۱۶	۷۸	اعتقاد مرید با پیر
۱۱۷	۷۹	شرایط مرید طالب
۱۱۷	۷۹	از معظمت سلوک نیست کہ سخت مرشد ہادی را پیدا کند
۱۱۷	۷۹	شرط دیگر اینکه طالب را باید کہ جو انحراف باشد
۱۱۷	۸۰	شرط دیگر پاکی نفس
۱۱۷	۸۰	شرط دیگر ہر چہ کند آنرا در نئے نہ نهند
۱۱۷	۸۰	و شرط دیگر عزت و تنہائی و از صحبت زن دور ماند
۱۱۷	۸۰	شرط دیگر اہتمام در اکل حلال
۱۱۷	۸۰	شرایط دیگر

نقوہ	صفوہ	مضمون کتاب
۱۱۸	۸۱	تزکیہ نفس و توجہ تام لابدی مرید است
۱۱۹	۸۱	مرید را باید کہ در فراغت وقت کوشد
۱۲۰	۸۱	تزکیہ نفس را بیچ شرط نیست جز مخالفت نفس و برائے توجہ را بیچ شرط نیست جز رفع خطرات
۱۲۱	۸۱	مقصود طالب شہود مطلوب است
۱۲۲	۸۲	طالب را ہر چہ دہند او در آں طلبد
۱۲۳	۸۲	محبت بے رویت و معرفت وجود ندارد
۱۲۳	۸۲	بجز متابعت پیر و پیغامبرہ بہ مطلوب نتوان برد
۱۲۴	۸۳	طالب را نباید کہ خرق عادات کشف غیوب را طلبد
۱۲۵	۸۳	مرید را دو چیز فریضہ است یکے تحصیل مرشد و دیگر التزام بمراد
۱۲۶	۸۳	مرید پیش پیر سخن بسیار نگوید و گلہ کسے نبرد و عیوب خویش پیش او عرض نکند
۱۲۷	۸۴	مرید بہ تحقیق عقیدہ دارد کہ حقیقت و طریقت خلا و ضد شریعت نہ اند
۱۲۸	۸۴	در حیات پیر مرید پیرے دیگر را نہ بیند
۱۲۸	۸۴	مرید را باید کہ حرمت ازواج پیر را نگاہ دارد
۱۲۸	۸۴	مرید از پیر معصومی نہ طلبد
۱۲۹	۸۵	در تذلیل و تعزز نفس خویش مرید فرآن پیر بجا آرد
۱۲۹	۸۵	میل خلق سوسے طالب

نقشہ	صفحہ	مضمون کتاب
۱۳۰	۸۵	مرید از تمہنی شیخوخت مجتنب باشد
۱۳۰	۸۶	روش مرید با انبیا
۱۳۱	۸۶	روش مرید با معتقدان خود
۱۳۲	۸۶	{ اگر پیر مرید را بکارے نامشروع دعوت کند اور ابا بد کہ بطریق احسن ازان پیر جدا شود
۱۳۲	۸۷	حکایت یکے از یاران بندہ نواز
۱۳۳	۸۸	مرید را بقدر ضرورت دینی و دنیاوی علم حاصل کردن باید
۱۳۳	۸۸	مرید عادت یریک لباس ن کند بلکہ بحسب معیشت وقت باشد
۱۳۵	۸۹	مرید را ہمہ چیز از شیخ او حاصل می تواند شد
۱۳۶	۸۹	مرید پیر را گذار شتہ کج نرود
۱۳۷	۹۰	مرید اگر در مرتبہ ابدال رسید پیش پیر حکایت ازان طایفہ نکند
۱۳۸	۹۰	کیفیت توکل برید در حصول رزق
۱۴۰	۹۱	مرید را ہمہ قسم عمل حسدہ بجا باید آورد و تا فتح باب از چہ شود
۱۴۱	۹۱	مرید بقیف و اتساع کتابی مشغول نشود و حضور نام نگہدارد
۱۴۲	۹۱	مرید را بر رگہ زرنہ باید نشست
۱۴۲	۹۲	مرید را توجہ تام بر پیر باید داشت
۱۴۳	۹۲	مرید را جد و جہد در اخفای حال خود باید کرد
۱۴۴	۹۲	مرید را غافل نباید خفت خواب و میران النوم و الیقظہ باشد

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۹۳	۱۳۵	مرید برائے حضور از حالتی بہ حالتی تفرقہ نکند و ہموارہ منتظر موت باشد
۹۳	۱۳۶	مرید را برائے شب مقامے خالی باید کہ هیچ کس در اوں جا نباشد
۹۳	۱۳۶	دریں کار خلوت و تنہائی شرط است بپاکی نفس و ذکر و مراقبہ
۹۳	۱۳۶	بے کسب دل ہیچ شدنی نیست
۹۳	۱۳۷	مرید را تخلیہ بہتر از تجلیہ است
۹۳	۱۳۸	مرید را نشاید کہ پیش از کشفات و تجلیات و حصول مقصود خود مطالعہ کتب اہل تحقیق کند
۹۵	۱۳۹	مرید عیال دار را چہ باید کرد
۹۲	۱۳۹	تا از ہمہ چیز فارغ نشوی نصیبہ ازیں رہبری
۹۲	۱۵۰	مرید در نہرل و قہقہہ و مطایبہ نیفتد و فحش بزیباش نزود و بر خورت نظر تیز نکند
۹۲	۱۵۱	اگر پیر از سر مرید برود او را چہ باید کرد
۹۷	۱۵۲	مرید را از رسم و عادات مردمان دور باید بود
۹۷	۱۵۳	مرید را آخذ بہ عزائم باید بود
۹۷	۱۵۳	مرید پیرا در ہر صفتی کہ در خواب بیند داند کہ برائے تنبیہ حالت اوست
۹۸	۱۵۵	پیرا اگر ابتلاے شود مرید را بد عقیدہ نباید شد و لیکن دریں باب اتباع او نکند

نقشہ	صفحہ	مضمون کتاب
۱۵۶	۹۹	مرید در لہوے و طربے مشغول نشود
۱۵۷	۹۹	مرید را باید کہ در سفر و حضر بے مہواک و مصللا در و مال نباشد
۱۵۸	۹۹	مرید را اگر شہوت از دو اوج غلبہ کند اورا چہ باید کرد
۱۵۹	۹۹	عمل مرید در معاملات با دیگران
۱۶۰	۱۰۰	مرید چون قدم در ارادت بند از حلقہ حقوق خویش کہ بردگیران دارد باز آید
۱۶۰	۱۰۰	در رہ ارادت اول کار در منظام است
۱۶۱	۱۰۰	اگر از مرید در سرفرمیمہ زاید حکایت آید پیش کسے کند
۱۶۱	۱۰۰	مرید را نشاید کہ یارے را در راہ سلام کند
۱۶۲	۱۰۱	مرید اگر از موسیقی میدانہ ذہن را بیدان متعلق کند
۱۶۳	۱۰۱	مرید را لباس پیراں اختیار کردن نشاید
۱۶۴	۱۰۱	مرید کار کہ گیرد از اہل باز نیاید
۱۶۵	۱۰۲	مرید را باید کہ مقصود خود را قریب الوصول دانستہ باشد
۱۶۶	۱۰۲	مرید را سوی الخلق و قوی الت ترکیب باید بود
۱۶۷	۱۰۳	مرید را دل اور باید بود
۱۶۸	۱۰۳	حبس نفس
۱۶۹	۱۰۳	مرید با خیر و شر کسے کارے ندارد
۱۷۰	۱۰۴	مرید را با ضیافت دیگران و غم و شادی ایشان کارے نباشد

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۱۰۴	۱۷۱	مرید از ہمہ قسم ہو س خود را دور دارد
۱۰۴	۱۷۲	مرید خواب نکند تا خواب برود غلبہ نکند
۱۰۵	۱۷۳	مرید در استعمال دسوات اعتدال ورزد و از طعام لطیفی الہضم احتراز کند
۱۰۵	۱۷۴	مرید را بر فراحت صاحب حقہ التفات نباید کرد و قدم ارادت را پست نباید برد
۱۰۶	۱۷۵	اگر در حیات پیر یا بعد وفات او از بزرگی دیگر مرید را چیزی رسد اورا عقیدہ باید داشت کہ ایں ہم دادہ پیر است
۱۰۶	۱۷۵	مرید را باید کہ خانہ پیر او تبرکات اورا بسیار احترام کند
۱۰۶	۱۷۶	مرید وصیت کردہ میرد کہ چیزی از تبرکات پیر درگور او نهند
۱۰۷	۱۷۶	اداب حاضر شدن بر تربت پیر
۱۰۷	۱۷۷	مرید را باید کہ کوشید کہ باز خود بر پیر نہ نهد
۱۰۷	۱۷۸	مرید را از تسخیر کواکب و اجنہ اجتناب باید ورزید
۱۰۸	۱۷۹	اداب مرید در امور متفرق و در مال
۱۰۸	۱۸۰	مرید را از سماع شنیدن چارہ نباشد
۱۰۸	۱۸۰	طالبان بر انواع اندیک گروہ بہرہ حکمت روند و گروہی دیگر بہرہ عشق و محبت
۱۰۹	۱۸۱	مرید صحت وقت یا ضیق وقت را طالب نباشد

فقہ	صفحہ	مضمون کتاب
۱۸۱	۱۰۹	ایام طلب از اول بوع تا پہل سال است
۱۸۲	۱۰۹	مرید را ہوس مطوع و ملبوسے نباشد
۱۸۳	۱۰۹	مرید را از ہر دورے طلب باید کرد چنانچہ نماز و روزہ و درود و دعا و غزہ
۱۸۴	۱۱۰	مرید را باید کہ ہر چہ در دست او باشد از آن بر خیزد
۱۸۵	۱۱۰	وقت اضطرار مرید را سوال کردن جائز باشد
۱۸۶	۱۱۱	مرید ہموارہ منتظر مرگ باشد
۱۸۷	۱۱۱	مرید آن اشغال را از دیگران مستور دارد کہ پیر او آہنہا را مستور دہن خواہد
۱۸۸	۱۱۱	مرید پیر را ہر چہ شیشہ صافی تصور کند
۱۸۹	۱۱۱	مرید فرمان پیر او را حال بجا آوردن تہیہ کند اگر چہ امرے محال نماہد
۱۹۰	۱۱۱	مرید ہر چہ در خواب بیند پیش پیر عرض کند
۱۹۱	۱۱۲	مرید را اگر اتفاق افتد کہ در مجلس پیر را یاد گیرا کا بر یاد باید کہ از ہمہ گذشتہ پیش پیر رود
۱۹۲	۱۱۲	مرید اگر پیر او را واقعہ بیند
۱۹۲	۱۱۲	معنی فعل ما شیت
۱۹۳	۱۱۳	مرید را اگر خواب یا خطرہ مطابق واقعہ شود آنرا کرامت نشمرد
۱۹۴	۱۱۳	سنہ تصنیف این کتاب خاتمہ
۱۹۴	۱۱۳	احتیاط در اکل حلال
۱۹۵	۱۱۳	بعد ادا سنت فجر تا اشراق و بعد عصر تا اوہین با کسے سخن نگوید

نقرو	صفحو	مضمون کتاب
۱۹۶	۱۱۳	مرید اگر کیمیا یا سمیاداند عمل بران نکند و اگر در اثنائے ارادت و طلب میں چیز با پیش آئند از آنها قطعاً احتساب و رزق و حصول نعمت از طلب درست
۱۹۷	۱۱۳	حصول نعمت از طلب درست
۱۹۸	۱۱۳	ناموں العاقبت بودن پیران بعد حصول حجت نیست
۱۹۹	۱۱۵	مرید ہر لہو و طرب را کہ حلال است نیز گذارد
۲۰۰	۱۱۵	مرید را نشاید کہ در تحقیق حدیثی و اثری کہ در باب طاعات و عبادت شود افتد بلکہ اورا باید کہ بر انہا عمل کند و لیکن سخنہائے خصی و تسہیل را تحقیق باید کرد
۲۰۱	۱۱۵	مرید اگر کاغذی در راہ یابد کہ در ان سخن مفید نوشته شدہ است باید کہ بران عمل کند
۲۰۲	۱۱۶	مرید ہر مالے کہ در ابتداے ارادت دارد باید کہ آنرا صرف کند
۲۰۳	۱۱۶	مرید کار امروز را بفرود انگذارد۔
۲۰۴	۱۱۶	مرید را اگر چنانا نظر بر جملے افتد باز بقصد بردن نظر نکند
۲۰۵	۱۱۶	مرید از اعمال جوگیہ احترام و رزق والا حبس نفس
۲۰۶	۱۱۷	مرید را اگر از روع خوردنی و آشامیدنی پیدا شود اورا چہ باید کرد
۲۰۷	۱۱۷	مرید را باید کہ در خیال مقصود چنان محبوبود کہ بادیہ و زاویہ اورا یکساں شود
۲۰۸	۱۱۷	عمل مریدیکہ بندہ کسے باشد
۲۰۹	۱۱۸	مرید را برستی نسب خود نظر نباید کرد و ہمت لمبذ باید داشت

نقشہ	صفحہ	مضمون کتاب
۲۱۰	۱۱۸	مرید اور خانقاہی و لنگرے برائے قوت قرار نہاید کرد
۲۱۱	۱۱۹	مرید از دو خستی و سختی چارہ نباشد
۲۱۲	۱۱۹	مرید ترشی و شیرینی بسیار نخورد
۲۱۳	۱۱۹	مرید را اگر احتلام بر حرام افتد بر توبہ خود اعتماد نہاید کرد
۲۱۴	۱۱۹	مرید اور کار خویش مشغول باید بود و نشاید کہ بکار دیگران مشغول شود
۲۱۴	۱۲۰	راہ دو است یکے راہ طالبان خدا و دیگر راہ نیکمردان
۲۱۵	۱۲۰	مرید را باید دانست کہ کشف غیوب و اطلاع بر ضمائر بلائے عظیم است از ان پر خدا باید بود
۲۱۶	۱۲۱	مرید را نہاید کہ خود را بنامے مشہر کند
۲۱۷	۱۲۲	مرید چون چشم از خواب باز کند اورا باید کہ خیال کند کہ وقت بیداری در دل او چه گذشتہ است
۲۱۸	۱۲۲	مرید اور نماز مراقبہ پیر باید کرد
۲۱۹	۱۲۲	مرید ہر جا کہ باشد جماعت نماز فوت نکند
۲۲۰	۱۲۳	مرید ہرگز گمان نہرود کہ کسے دیگر از پیر او بہتر است گو کسے باشد
۲۲۱	۱۲۳	مرید را بھل دیو و پری مشغول نہاید شد
۲۲۲	۱۲۳	مرید آوند آب ہموارہ یا خود دارد
۲۲۳	۱۲۳	مرید را سفر دریا یا سفر دیگر کہ در ان مقاصد دینی نیست نہاید کرد
۲۲۴	۱۲۴	مرید را ہر جا بہ دعوت نہاید رفت

صفحہ	نقشہ	مضمون کتاب
۱۲۲	۲۲۵	مرید در بازار مازندران ضرورت شدید
۱۲۲	۲۲۶	مرید در طہارت و نظافت ہما نقدر کوشد کہ فقہا فرمودہ اند
۱۲۵	۲۲۷	مرید را باید کہ از صحبت قلندران و منجواران و صوفیوں نظر باز
۱۲۵	۲۲۸	قطعا اجتناب در زود
۱۲۵	۲۲۹	مرید را دو سہ جامہ برائے تطہیر و تمیزیف و ضرورت ہائے دیگر
۱۲۵	۲۳۰	نگاہداشتن جائز است
۱۲۵	۲۳۱	مرید را اگر اضطرار بگدائی مجبور کند آنرا چگونہ باید کرد
۱۲۵	۲۳۲	مرید را نشاید کہ بقلب کرویہ و مقبوحے کسی را یاد کند
۱۲۵	۲۳۳	مرید را مراقبہ و ذکر زیادہ باید کرد
۱۲۶	۲۳۴	مرید را سہ چیز یعنی گر شکی و تشنگی و تنہائی و شب بیداری را دو محبت
۱۲۶	۲۳۵	مرید را نباید آنچه خاصہ پیر است ہوس آن کند
۱۲۶	۲۳۶	مرید را تا آنکہ حقایق بر او منکشف نشدہ است نباید کہ از پیر دور شود
۱۲۶	۲۳۷	مرید را اگر تعلم ناگزیر باشد باید کہ تعلم بہ علوم دینی کند
۱۲۶	۲۳۸	مرید را از غیبت و تمامی احترام کلی می باید داشت و بر غلامان
۱۲۶	۲۳۹	کنیز کمال شدید نباید بود
۱۲۶	۲۴۰	مرید را باید کہ آمد و شد خلق را بلاے داند
۱۲۶	۲۴۱	مرید را از ترس و دوزخ و آرزو سے بہشت فارغ باید بود
۱۲۶	۲۴۲	آداب مرید در مسجد داخل شدن و در مجلس نشستن

نقہ	صفحہ	مضمون کتاب
۲۳۷	۱۲۷	عمل طلب از ابتدائے بلوغ تا چہل و چند سال است
۲۳۸	۱۲۸	مرید حقوق خود کہ بردگیران باشد کحل کند و با جملہ جہاں صلح باشد
۲۳۹	۱۲۸	مرید را سماع باید شنید و اگر ذوق آن در دل خود نیاید اورا باید دانت کہ تخم محبت در دل او نکاشتہ اند
۲۴۰	۱۲۸	مرید را نشاید کہ در نظارہ ملاہی بہ السید
۲۴۱	۱۲۸	مرید کہ پیش از ارادت صاحب مال وجاہ بود بہتر بود از غیر آن
۲۴۲	۱۲۹	مرید را از محبت اغنیاء احترام باید کرد
۲۴۳	۱۲۹	مرید را اسب صفت لایبی باید کہ ہر صبح اورا دہند او بدان سرفرو دنیا
۲۴۴	۱۳۰	مرید را صورت ملائمتیاں اختیار کردن نباید
۲۴۵	۱۳۰	مرید کہ تمام شب بیدار بودہ است شاید کہ پیش از طلوع آفتاب قدرے چشم گرم کند
۲۴۵	۱۳۰	مرید را نشاید کہ یک کار خود را گذاشتہ بکار دیگر مشغول شود
۲۴۶	۱۳۰	آداب مرید در راہ رقت
۲۴۶	۱۳۱	مرید سے را کہ در مراقبہ و شغل حضور نیاید چہ باید کرد
۲۴۶	۱۳۱	حضور دل خمیرایہ ہمہ سعادتہا است
۲۴۷	۱۳۱	مرید اگر فسوفے داند کہ در ان اسمائے شیاطین نیست اورا عمل باید آورد کہ در ان نفع مسلمانان است چون افسوں مار و کتر دم
۲۴۸	۱۳۱	اگر مرید در امراضی چون برص و جذام مبتلا شود آترا غنیمت وقت خود شمرد

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۱۳۱	۲۴۹	مرید اگر در آواں ارادت زلتے پیش آید باید کہ از ارادت پس نباید
۱۳۲	۲۵۰	مرید را در حکایت کردن اسرار و واقعات بخیل باید بود و در اوراک معانی ^{خریص}
۱۳۲	۲۵۰	مرید را ہر چہ آید آید در راہ نہ الیستد
۱۳۳	۲۵۱	مرید را بر در پیر جفاے و قفاے کسان پیر کشیدن ضرور است
۱۳۳	۲۵۲	مرید را صاحب غمبٹہ باید بود
۱۳۴	۲۵۳	مفہوم و معنی انکسل ام السعادت
۱۳۴	۲۵۴	بیان کسبہا و حرفتہا کہ مناسب حال طالب اند
۱۳۴	۲۵۵	مرید را از رسوم مردمان دور باید بود
۱۳۵	۲۵۶	مرید را ادب پیر در ہر حال نگاہ باید داشت و نشاید کہ در حیا او بر سجادہ نشیند
۱۳۵	۲۵۶	مرید را رعایت خدام پیر بطریق احسن باید کرد و مرید نخواہد کہ ہیچ جاے اورا ذکر خیر کند مگر پیش پیر و ترسد کہ کسے اورا بدگوید مگر پیش پیر
۱۳۵	۲۵۷	مرید اگر صورت زیبا ندارد برائے او نیکوتر است
۱۳۶	۲۵۷	مرید را نشاید کہ در حالت رنجوری سخت مضطر و مضطرب شود
۱۳۶	۲۵۷	مرید را باید کہ از خداے تعالی در ازنی عمر خود خواستہ باشد برائے ترقی درجات خود
۱۳۶	۲۵۷	ہجران بہ حقیقت است و وصل و ہم و خیال
۱۳۶	۲۵۸	مرید را در حالت مرض چہ باید کرد و چگونہ باید بود

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۲۵۸	۱۳۸	خیریت خاتمہ بحسب روزگار و حال مرید باشد و خیریت خاتمہ درین است کہ وقت انزہاق روح تجلی او تعالیٰ برصفت رضنا و ظہور جمال حسن بود
۲۵۸	۱۳۸	مفہوم خوف خاتمیت کہ عرفا دارند
۲۵۸	۱۳۸	در بہشت کہ دارالامان است اہل آنرا نیز خوف باشند خوف احتراق بلکہ خوف تجلی جلال
۲۵۸	۱۴۰	مرید مرہض را بحکم طیب احتمالاً باید کرد
۲۵۹	۱۴۱	مرید طالب را باید کہ ہموارہ جو یاں صال مراد و مطلوب خود باشد
۲۶۰	۱۴۱	عشق را دو آفت است یکے آفت ابتدا و دیگرے آفت انتہا
۲۶۱	۱۴۲	مرید طالب را غم قوت نباید خورد
۲۶۲	۱۴۲	مرید را نباید کہ گوید کہ فلاں کس مراد دست است یا دشمن است
۲۶۳	۱۴۳	معاملہ مرید در بارہ خرید و فروخت و قرض ستانن
۲۶۴	۱۴۳	مرید طالب خواہاں ملاقات شیخ الغیب نباشد
۲۶۵	۱۴۴	اگر خلق بر مریدے رجوع کنند اورا چہ باید کرد تا آریں بلا محفوظاً
۲۶۶	۱۴۵	مرید را باید کہ در مجلسے کہ آید ہر کجا جائے یاد بنشیند
۲۶۷	۱۴۵	مرید را اگر کسے در وقتے دو بار قوت رساند ترک صحبت او باید کرد
۲۶۸	۱۴۵	مرید را از سخن صنیعی و نمامی احتراز باید کرد
۲۶۹	۱۴۶	مرید را باید کہ بد شرف نسب مال جاہ آبا و اجداد بر خود نصنہ نہ ہند۔

نقرا	صفء	مضمون کتاب
۲۶۰	۱۴۶	مرید را از صحبت مرد و اصل و منتہی فائدہ تعلیمی و تلقینی باشد و بس
۲۶۱	۱۴۶	مرید شیخ را در واقعہ ببیند و اورا گویند کہ ای خدا است اورا چہ تعبیر باید کرد
۲۶۲	۱۴۶	مرید را نباید کہ بجز در اجازت یافتن از شیخ مرید کردن گیرد
۲۶۲	۱۴۶	سخن در رویت باری تعالی در دنیا و طالب صادق را گوش نہاد
		بر اقوال مدعیان بیخبران
		مرید طالب را مصلحت نباشد کہ کتب حقایق و معارف را در مطالعہ
۲۶۳	۱۴۸	آرد چون فصوص و تمہیدات اورا مطالعہ کتب سلوک چون کشف المحجوب و مہلج العابدین مفید افتد
۲۶۴	۱۴۸	مرید را کہ هنوز بیایہ تحقیق مقصد عارفان نرسیدہ است نشاید کہ کتابے در سلوک تصنیف کند
۲۶۵	۱۴۹	مرید را نشاید کہ زبان نصح بر مردم کشاید کہ ای کار رسیدگان و واصلان است
۲۶۵	۱۴۹	مفہوم الکبریٰ با عروائی
۲۶۶	۱۵۰	مرید را نشاید کہ از مقامے کہ دروست حکایت کند
۲۶۶	۱۵۰	پیرا اگر مرید را توجہ خود فرماید دولت عظیم باشد
۲۶۸	۱۵۰	مرید را در پیش پیر نشستہ و در خواندن یا براقبہ رفتن نشاید اورا متوجہ پیر باید بود
۲۶۹	۱۵۰	مرید را ہوارہ مضطرب باید بود

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۱۵۰	۲۸۰	مرید راجن بسیار نباید گفت و اکثر حال در سکوت باید بود
۱۵۱	۲۸۰	ذکر را با مراقبہ جمع کردن عظیم شغلے است
۱۵۱	۲۸۱	ترسیت کہ ابدال مریدان را کنند
۱۵۲	۲۸۲	طالب را باید کہ بے سیرے و طیرے وغیر آن سرفرو و نیارو
۱۵۲	۲۸۳	کیفیت مرید مجتہد و مضطرب در سماع
۱۵۳	۲۸۴	مرید را در زینت خود نباید بود و لباس محقورہ و مشہورہ نیز نباید پوشیدہ
۱۵۳	۲۸۵	کار مرید است کہ شب فاقہ و روز گرسنگی را غنیمت شمرد
۱۵۳	۲۸۵	فضیلت فاقہ اضطرابی بر فاقہ اختیاری
۱۵۳	۲۸۶	مرید را ہوارہ خلوت جوے و تنہائی خواہ باید بود
۱۵۵	۲۸۶	طریقہ عمل کسیکہ غلام شخصے باشد
۱۵۵	۲۸۶	مرید کہ غلام کے است آنچنان کارہا از خورد کار خویش قبول نلند کہ در ان تقصیر در اداے فریضہ خدا باشد
۱۵۴	۲۸۸	بعد از ذکر کردن یا سماع شنیدن کہ دل ہنوز گرم باشد در مراقبہ رفتن در دل را کشادہ کند و نفعہا بخشد
۱۵۶	۲۸۹	مرید را جامہ ازرق یا اسود پوشیدن بر آفرغنت از شستن رودا باشد
۱۵۶	۲۹۰	مرید طالب را بکیہ دیوارے یا درختے نشستن نشاید
۱۵۶	۲۹۱	در خلوت طالب را بسیار گریستن باید اما میاں مردمان احکا کند بقدر امکان
۱۵۶	۲۹۲	طالب را باید کہ اکثر نشستے خواب کند

صفحہ	فقہہ	مضمون کتاب
۱۵۷	۲۹۳	مرید را اگر لقمہ از غیب میرسد شاید کہ دو وقتہ را بیک وقت بگیرد مگر احتیاط شرط است
۱۵۷	۲۹۴	مرید را باید کہ ہر کجا جائے یا بسکونت اختیار کند
۱۵۸	۲۹۵	مرید اور او دو وظیفہ خویش را در بیچ حال فوت نکند و خلوت و محضر مردم اور اکیساں باشد
۱۵۸	۲۹۶	مرید از بیچ کسے طمع ندارد و نہ پیش اہل دنیا نزنوے ادب نشیند و نیز نشاید کہ بہ تعنت و رعوت پیش آید
۱۵۸	۲۹۷	طالب را نشاید کہ استعمال مخدرے کند
۱۵۸	۲۹۸	مرید را گاہ گاہے قصہ لیلی و مجنون و دیوان شیخ سعدی را مثلاً خواندن باعث بر مزید طلب او باشد
۱۵۸	۲۹۹	مرید را دام متصف بہ صفت غضب بصر باید بود
۱۵۹	۳۰۰	ہر چه مرید را از واقعه کہ در خواب یاد رسیداری پیش آید ازیں بہتر نباشد کہ بصورت پیغام میرا پیر باشد
۱۶۰	۳۰۱	تربیت طالبے کہ در زمانہ پیری در راہ طلب افتد
۱۶۳	۳۰۲	طالب عمر رسیدہ را از تقرب و صحبت زمان بہمہ وجوہ محترز باید بود
۱۶۳	۳۰۳	طالب عمر رسیدہ را یکے ازیں دو حالت بود یا خواب برایشاں بیا غلبہ کند یا خواب نیاید اندریں دو حالت ایشاں را چہ باید کرد

صفحہ	فقہ	مضمون کتاب
۱۶۴	۳۰۴	پیر طالب رات تک مزاج نباید بود
۱۶۵	۳۰۴	معنی این مقولہ کہ در ذہن بہتر است از در ماں
۱۶۵	۳۰۵	پیر طالب را نشاید کہ ال نقد وقت او باشد
۱۶۵	۳۰۶	معنی این مقولہ کہ یک ساعت حیات دنیا بہہ از چہار ہزار سال در نعمت بہشت است
۱۶۶	۳۰۶	تربیت پیر کیہ شیخ فانی شدہ است
۱۶۸	۳۰۶	معنی قول ابناء ثمانین عتقاء اللہ
۱۶۸	۳۰۶	طالبانزا پاکی نفس شرط کار است
۱۶۹	۳۰۸	کو دکال و بابا لغال را توجہ و تلقین نباید کرد
۱۶۹	۳۰۹	تذہیر مرید طالب کہ در عشق کسے گرفتار شود
۱۶۹	۳۱۰	پیر طالب اگر در رازی حیات خود خواہد شاید برو لازم است کہ وقت خود در مجالس و محافل زلفہ ضایع کند
۱۶۰	۳۱۱	پیر طالب را سماع برو و نوع است
۱۶۰	۳۱۲	تربیت دانشمندی کہ در بحث علم پیر شدہ است
۱۶۳	۳۱۳	طالب را در بوادی بودن نیک موافق است و ہر چہ پیش او آید بران تہہ آسیند
۱۶۳	۳۱۳	مرید را اگر در حالت کثوفات اگر وہم باحت و انکاد افتد اورا زائل بیرون آوردن مشکل کار است

نقہ	صفحہ	مضمون کتاب
۳۱۲	۱۴۲	تربیت مرید متعلم
۳۱۲	۱۴۲	توجہ بہ صورت خیالی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۳۱۲	۱۴۵	طالب متعلم کتابتے کند و در بند جمع کتب تحصیل آن نباشد و در بحث مرانی نباشد
۳۱۵	۱۴۶	طالب متعلم را صوم دوام لایبی است
۳۱۵	۱۴۶	فوائد صوم دوام
۳۱۶	۱۴۶	طالب را عمل بہ نجوم کردن خطا است
۳۱۶	۱۴۶	اگر صوفی طالب براب حفظ صحت خود در طب تعلق کند شاید
۳۱۸	۱۴۸	طالب اگر شاعر است نشاید کہ بہ نظم و نثر خود را مشغول کند و اگر بے اختیار اشعار عشق و حکمت در خیال او آید جایز باشد اگر بنویسد
۳۱۹	۱۴۸	طالب را بقدر امکان تجارت مثل آل برافقہ عیال جائز است
۳۲۱	۱۴۹	در راه رفتن باز قفا گفتگو بسیار نکند
۳۲۲	۱۴۹	در سفر صوم فریضہ بیچ وجہی افطار نکند و در نوافل رخصت است
۳۲۳	۱۴۹	طالب از کالاب و کیسے و حرفتے کہ بہ سبب آن ہمد روز و توش ماند و در ماند
۳۲۴	۱۸۰	طالب در ادائے حقوق حید متعلمان را بکار نبرد
۳۲۵	۱۸۰	یک مسلک صوفیاں سفاست
۳۲۶	۱۸۰	متعلم طالب در بحثہا سخن برآمدہ گوید

صفحہ	نقشہ	مضمون کتاب
۱۸۰	۳۲۷	طالب را در حفظ کتب علم و تحمین خط و لعبت حراب خود را مشغول نہ باید کرد
۱۸۱	۳۲۸	ہر قسم طعام کہ پیش طالب بیاید آنرا بقدر ضرورت بگیرد
۱۸۱	۳۲۹	طالب را در امور میانہ رو باید بود
۱۸۱	۲۳۰	طالب را اگر کشف ارواح شود و ملاقات با مردان غیب شود بداں التفات نہ باید کرد
۱۸۱	۳۳۱	طالب اگر در جہاد رود اورا چہ نیت باید کرد و چگونہ عمل باید کرد
۱۸۲	۳۳۲	کیفیت و شرایط چاکری کردن امرید
۱۸۷	۳۳۵	تصور اینکه طالب را در عین حرب قتالی در نظر باید داشتن
۱۸۷	۳۳۶	تربیت بادشاہیکہ طلب خدا در سر او افتد
۱۸۹	۳۳۸	بادشاہ طالب را دو کار باید کرد
۱۹۰	۳۳۹	طالب باو تار کار بزرگ بلاے است اینکہ در دل ایشان تقد کہ من طالبیم تا کہ
۱۹۰	۳۴۰	بادشاہ اگر در کسے احساں فقہ کند اورا چہ باید کرد
۱۹۰	۳۴۱	تربیت زنانیکہ ایشانرا طلب در سر افتد
۱۹۱	۳۴۲	عورت طالب اگر واقعے یا خوابے بیند کہ صد ہوا آنرا ابتلع کند
۱۹۱	۳۴۳	زن طالب خود را عورتے با برکتے و پارسائی نسازد
۱۹۲	۳۴۴	اختتام این کتاب
۱۹۴	۳۴۴	مرجع سلوک مبنیاء او بدو کلمہ باز آمدہ است تزکیہ نفس و توجہ تام

غلط نامہ کتاب خانہ

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۸	لبندواز	لبند پرواز	۸۰	حز	جز
۶	شاید آنکہ	شاید تا آنکہ	۹۲	اخذ	آخذ
۶	حالت	حالت	۱۰۴	نامشروعات	نامشروعات
۱۱	صلوات علیہ	صلوات اللہ علیہ	۱۰۵	واحتراز کی	واحتراز کی
۲۱	شو میتی	شو میتی	۱۰۶	یا پیرے	یا پیرے
۲۲	(۲۹)	(۳۹)	۱۱۶	(۱۰۳)	(۲۰۳)
۲۳	میارد	می آرد	۱۱۸	بازا چہ	بازا چہ
۳۳	درقص شود	درقص شود	۱۲۱	نفاقی	نفاقی
۳۳	خوجا گرید	خوجا گوید	۱۲۲	x	میدیا ہر جا بدعت نیاید رفت
۳۳	کسے راکہ از	کسیکہ از	۱۲۶	از مشن این	از مشن این
۳۳	بعد از گرفتگی	بعد از گرفتگی	۱۳۲	اکسل	اکسل
۵۸	سامتینی	سامتینی	۱۳۱	بجھو خداوند	بجھو خداوند
۶۹	یا پیر	یا پیر	۱۳۵	سخن پیتی	سخن پیتی
۷۶	ذلت	ذلت	۱۳۶	ولا فہ	ولا فہ
۷۷	ماشی	ماشی	۱۳۶	بمجرد	بمجرد
۷۷	بہاء الدین	بہاء الدین	۱۳۷	گیر و برد	گیر و برد

صحیح	غلط	صفحہ	صفحہ	صحیح	غلط	صفحہ	صفحہ
بعتے	بعتے	۱	۱۸۱	وہانے	اوہانے	۱۹	۱۵۱
سیدتخم	سیدتخم	۱۳	۱۸۹	جبال	جہاں	۱۱	۱۵۹
بیارد	بیارد	۱۳	۱۸۹	خود طبیعت	خود طبیعت	۱	۱۶۱
تانے	تانے	۱۴	۱۹۰	آن جہان بہتر	آن جہان	۱۹	۱۶۵
روح	روحہ	۱۲	۱۹۳	ازیں جہاں			
نخسپند	نخسپند	۱۹	۲۰۸	گدازد	گدازد	۲	۱۴۴
				خود دورہ	خود دورہ	۳	۱۴۹

محمد شہیر احمد صاحب کتاب خانہ ہمایوں علیہ السلام

بمقریب سیر جو بی شاہد کن

(قائم ہوا)

زندہ طلسمات فائن آرٹ لیتھو اینڈ پرنٹنگ برقی پریس

برادر الملک رین بعد سے اب ہر جا کی ضرورتیں ہیں

حیدرآباد کن میں نگر ظلمت کا پیرا ہے

جو بال گنٹش وضع قطع کے کیا لندڑ۔ تصاویر۔ پوسٹر

طغری۔ واقسام کے لیسبل وغیرہ طبع کرتا ہے

آپ بھی ایک مرتبہ کام لیکر

آزمائش کیجئے

مطبوعہ

زندہ طلسمات فائن آرٹ لیتھو اینڈ پرنٹنگ برقی پریس حیدرآباد کن

کتاب خانہ ممتاز علوم
۸۰۰۰
۱۰۸۰۵۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
۱۰۸۰۵۸

کتاب مستطاب المسمیٰ خاصہ

تالیف سال ۱۸۰۷ھ

ارتضائیف حضرت سلطان العرفاء الکاملین امام الاولیاء الوالین صلین بیدلساوا

صدرالدین ابوالفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو رازخواجہ سیدہ نواز جشتی

قدس سرہ الغریز

(تصحیح)

۱۳۵۷ھ

حافظ مولوی سید عطا حسین صاحب ام۔ اے سی ای

ناظم تعمیرات و طیفیاب کاسرہ اصیفہ

کتاب کے ملنے کا پتہ۔۔۔ توسط مولوی سید عطا حسین صاحب محلہ لنگم پٹی۔ حیدرآباد دکن